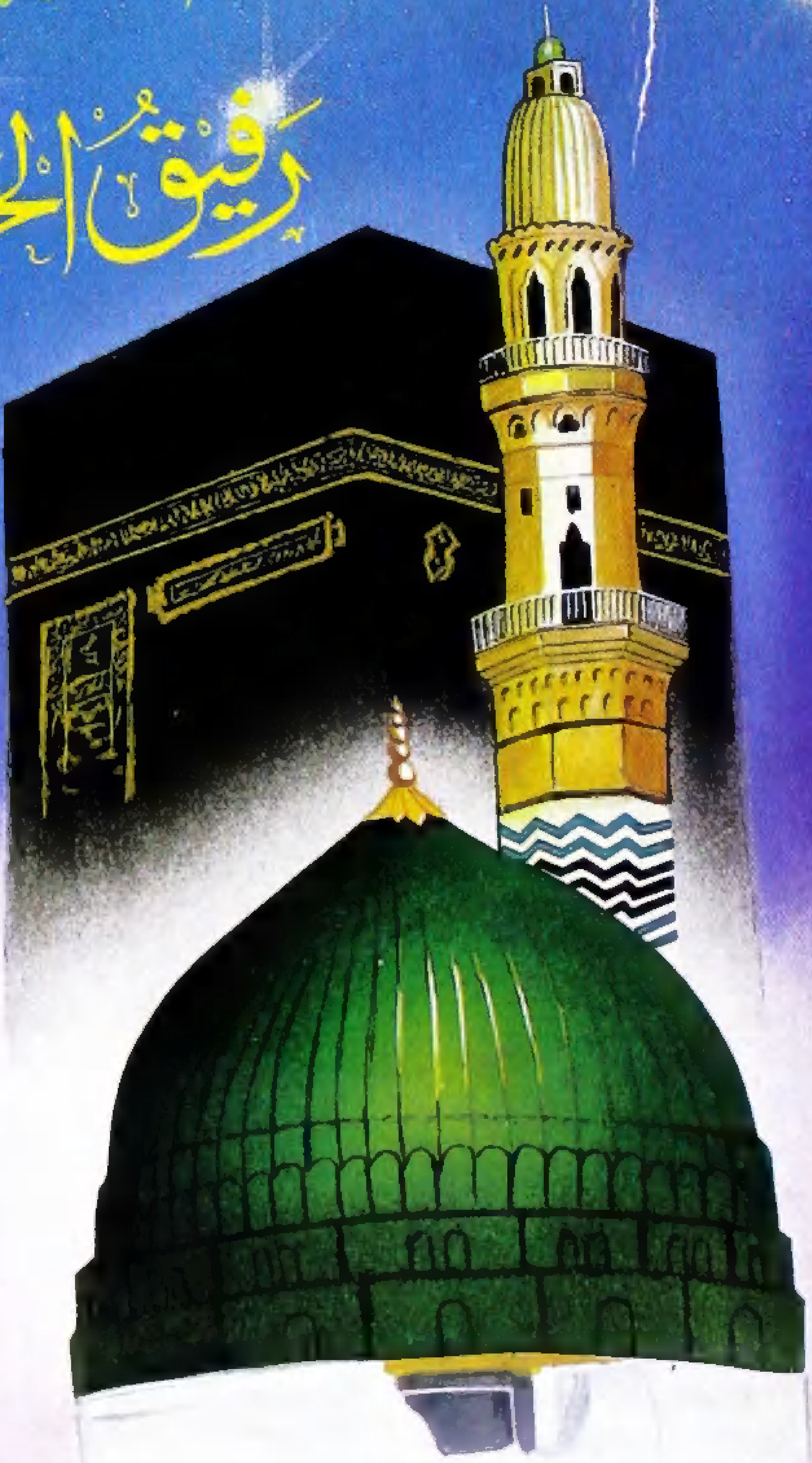
لبیک، اللّٰھم لبیک

رفیق الحرمین

مؤلف

ابو البلال
محمد الیاس
عطار قادری



مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد، کھارادر، کراچی فون: 203311

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

مدینہ ۱۱۶ ۹۲

رفیق الحرمین

(اس کتاب میں طریقۂ حج و عمرہ و حاضری مدینہ، دعائیں سوالاً جواباً مسائل اور آخر میں ۲۵ حکایات حجاج درج ہیں)

مؤلف

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا

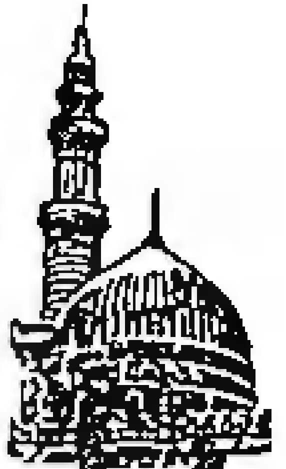
ابو البلال محمد الیاس عطار قادری

ناشر

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 209311

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۷۸۶ / ۹۲ مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

نام کتاب ــــــــــ رفیق الحرمین

مؤلف ــــــــــ امیرِ اہلسنّت ابو البلال محمد الیاس عطّار قادری

ناشر ــــــــــ مکتبۃ المدینہ، کراچی

بار اوّل ــــــــــ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

کتابت ــــــــــ ظفر شاہ قادری

ہدیہ ــــــــــ /۱۲ روپے

ملنے کا پتہ:

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد، کھارادر کراچی

فون: 203311

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

خوفِ خدا (عزوجل) اور عشقِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اور اصلاحِ معاشرہ کا سرچشمہ

فیضانِ سُنّت

اور

نعلِ پاک

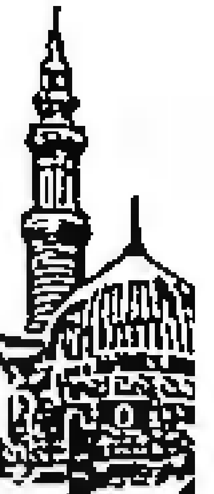
از

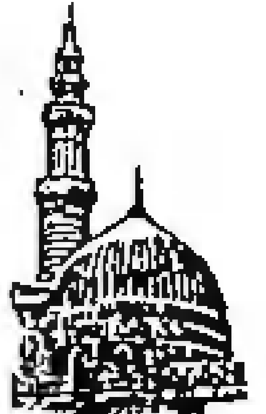
امیرِ اہلسنّت ابو البلال مولٰینا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ
کی ایمان افروز کیسٹیں سماعت فرمائیں

ھدیۃً فی کیسٹ ‎/18 روپے

ناشر
مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد، کھارادر، کراچی فون 203311

فہرست





حرفِ آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

سگِ مدینہ عُفِیَ عنہٗ نے زائرینِ حرمین کی خدمت کی سعادت کے حصول کے لیے اللہ عزوجل کی نصرت اور میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعانت سے حج و زیارت کے آداب و احکام مرتب کرنے کا آغاز مکۃ المکرمہ کی مہکی مہکی فضاؤں سے کیا، حصولِ برکت کے لیے چند سطور مدینہ منورہ کی منور منور فضاؤں میں بھی تحریر کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اور کراچی میں اس کی تکمیل کر کے اس کا نام رفیق الحرمین رکھا۔ اندازِ بیان حتی الامکان آسان رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس تصور سے دل بے خود مسرور ہے کہ کتاب ہٰذا کا مؤلف اگرچہ کہیں بھی رہے۔ ان شاء اللہ عزوجل یہ کتاب رفیق الحرمین زائرینِ حرمین شریفین کی رفاقت میں حرمین طیبین کی حاضری سے مشرف ہوتی رہے گی اور گاہے گاہے "شائقینِ ادعیۂ طواف" کے ہاتھوں میں جھومتی ہوئی طوافِ خانۂ کعبہ کا شرف بھی پاتی رہے گی۔ اور.... اور.... ان شاء اللہ عزوجل میٹھے میٹھے مدینے کی زیارت کی سعادت بھی حاصل کرتی رہے گی.... اور سہانے سہانے گنبدِ خضرا... اور... اور... ان شاء اللہ عزوجل سنہری سنہری جالیوں کو بھی چومتی رہے گی۔

میری بے نور آنکھوں پہ مت جائیے، رہنمائی کی بس زحمت فرمائیے
جب اٹھے گی ادھر وہ نگاہِ کرم، راستے تا بہ منزل چمک جائیں گے



طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

تقریظ

اُستاذُ العلماء حضرت علامہ مولینا مفتی

ابو سعید محمد عبد اللطیف صاحب

قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقیر غفرلہٗ القدیر نے رفیق الحرمین کو پڑھا بحمدہٖ تعالیٰ کتاب ہٰذا کو جو کہ آسان اور عام فہم اردو زبان میں تحریر کی گئی ہے سیّدی اعلیحضرت مولینا الشاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ کے رسالہ مبارکہ "انوار البشارہ" اور سیّدی صدر الشریعہ مولینا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی تصنیف منیف "بہارِ شریعت" حصہ ششم کا خلاصہ پایا۔ بحمدہٖ تعالیٰ رفیق الحرمین نے مسائل حج و زیارت پر مبنی آج کل کے غیر ذمہ دارانہ اردو میں لکھے ہوئے کتابچے اور رسائل سے زائرین مدینہ منورہ اور حجاج و معتمرین کو مستغنی کر دیا ہے۔ مولیٰ کریم عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت امیرِ اہلسنّت مولینا العلام محمد الیاس صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ کو جو کہ رفیق الحرمین کے مؤلف ہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس سعی کو قبول فرما کر سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

الفقیر ابو سعید محمد عبد اللطیف قادری غفرلہٗ

(صدر مدرس دار العلوم عطائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم، جگنہ، گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

حاجیوں کے لیے مفید مشورے

پیارے حاجیو! اللہ عزوجل آپ کو سفرِ حج مبارک کرے۔ آپ برائے کرم ضروریاتِ سفر کا روانگی سے تین چار دن پہلے ہی انتظام کر لیجئے نیز کسی واقف کار حاجی سے بھی مشورہ کریں یوں تو ضروریاتِ زندگی کی ہر چیز حجازِ مقدس میں مل جاتی ہے لیکن اپنے وطن سے لیجانے میں آپ کو کافی مالی بچت رہے گی کیونکہ پاکستانی سَو کا نوٹ وہاں پر سولہ، سترہ ریال کا رہ جاتا ہے (یہ ۱۴۱۰ھ کا حساب ہے اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے) وہاں حج کے موسم میں اشیائے ضروریاتِ زندگی کا دام بڑھا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ بعض جگہ ایک چائے دو ریال (یعنی تقریباً بارہ روپے پاکستانی) کی ملتی ہے۔ اس لیے سگِ مدینہ کے مشورے اور فہرستِ اشیاء خصوصاً متوسط الحال حجاج کے لیے ان شاء اللہ عزوجل بے حد مفید ثابت ہوں گے لیکن یہ یاد رہے کہ جتنا سامان ہلکا ہوگا اُسی قدر دورانِ سفر سہولت رہے گی اب کچھ اشیاء کے نام بطورِ مشورہ عرض کیے دیتا ہوں ہو سکے تو انہیں ساتھ لے جائیے ان شاء اللہ عزوجل سفر میں ان کی بہت قدر ہوگی۔ ہاں پھل یا پکے ہوئے کھانے کے ڈبے، مٹھائی وغیرہ کھانے کی اشیاء حجازِ مقدس میں نہ لے جائیں کہ یہ وہاں کی گورنمنٹ کی طرف سے ممنوع ہے۔

سامانِ سفر کی فہرِست

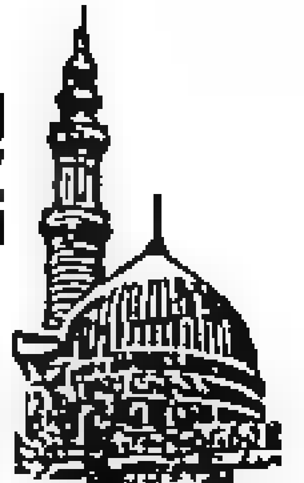
(۱) پنج سُورہ (۲) اپنے پیر و مُرشِد کا شَجرہ (۳) حج کے مسائل پر کوئی کتاب مثلاً بہارِ شریعت کا چھٹا حصّہ کتابُ الحج[1] اور سگِ مدینہ کی یہی تالیف (۴) قلم اور پیڈ (۵) ڈائری (۶) قبلہ نُما (یہ حجازِ مقدّس ہی میں خریدیں۔ مِنیٰ، عَرَفات وغیرہ میں قِبلہ کی سَمت معلوم کرنے میں بَہُت مدد دے گا) (۷) کُتُب، پاسپورٹ، ٹِکٹ، ٹراولر چیک، ہیلتھ سرٹیفکیٹ وغیرہ رکھنے کے لیے گلے میں لٹکانے والا چھوٹا سا بیگ (۸) اِحرام کے کپڑے (۹) اِحرام کے تہبند پر باندھنے کے لیے جَیب والا بیلٹ (۱۰) عِطر (۱۱) جانَماز (۱۲) تسبیح (۱۳) حسبِ ضَرورت مَلبُوسات (موسم کے مطابق) (۱۴) اوڑھنے کے لیے کمبل یا چادر (۱۵) تکیہ (۱۶) عِمامہ شریف بمع ٹوپی (۱۷) بچھانے کے لیے چٹائی یا چادر (۱۸) آئینہ، تیل، کنگھا، مسواک، سُرمہ، سُوئی دھاگہ، قینچی سفر میں ساتھ لینا سُنّت ہے (۱۹) تولیہ (۲۰) صابُن (۲۱) مَنجن (۲۲) سیفٹی ریزر (۲۳) لوٹا (۲۴) گلاس (۲۵) پلیٹ (۲۶) پیالہ (۲۷) دستر خوان (۲۸) گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل (۲۹) چمچ (۳۰) چھُری (۳۱) دردِ سر اور نزلہ وغیرہ کے لیے ٹکیاں (۳۲) دستی سامان کے لیے مضبوط ہینڈ بیگ (۳۳) لگیج کرانے کے لیے بڑا بیگ (اس پر کوئی علامتی نِشان ضَرور لگالیں) (۳۴) ہاتھ کا پنکھا (اس کی قدر آپ کو عَرَفات میں ہوگی) (۳۵) حسبِ ضَرورت کھانے پکانے کے برتن (۳۶) اناج

مزید سامانِ سفر

بَحری جہاز والوں کے لیے چُونکہ کافی گُنجائش ہوتی ہے لہٰذا ان کے لیے چند مزید اَشیاء ذِکر کی جاتی ہیں :-

---

[1] اِس کا مسئلہ صفحہ ۵۴ پر مُلاحظہ فرمائیں۔



① پلاسٹک کی بالٹی اور مگ (غسل کرتے اور کپڑے دھونے کے لیے ضرورت پڑے گی)

② چائے کی پتی، چینی، کیتلی اور چند پیالیاں۔ بحری جہاز میں باورچی خانہ کے قریب کھولتا ہوا پانی تیار رہتا ہے آپ اِس سے بآسانی چائے تیار کر کے پی سکتے ہیں۔ یہ برتن حرمین شریفین میں بھی کام آئیں گے۔

③ آپ کے مُلک کے ٹکٹ لگے ہوئے لفافے۔ آپ اپنا ایڈریس لکھ کر بذریعہ طیارہ وطن جانے والے کسی بھی حاجی کو دے دیں گے تو وہ وہاں جاکر پوسٹ کر دے گا، اِس طرح آپ کا خط ان شاءاللہ عزوجل جلد گھر پہنچ جائے گا۔

④ خشک میوہ، بسکٹ، موسمبی، سیب وغیرہ انہیں جہاز کے اندر ہی استعمال کرلیں نیز بحری سفر میں لیموں کا استعمال بے حد مفید ہوتا ہے۔

⑤ بحری جہاز والے بیگ یا پٹارہ بہت مضبوط لیں کیونکہ ان کا سامان جدہ شریف پر کرین سے اُتارا جاتا ہے اگر بیگ کمزور ہوا تو ٹوٹ جائے گا اور وہاں آپ کو بہت پریشانی اُٹھانی پڑے گی۔

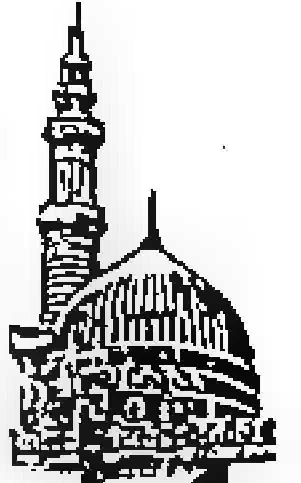
ہیلتھ سرٹیفکیٹ تمام حاجی صاحبان قانون کے مطابق تمام سفری کاغذات بہت پہلے سے تیار کرالیں۔ مثلاً ہیلتھ سرٹیفکیٹ: یہ آپ کو حاجی کیمپ میں ہیضہ، چیچک وغیرہ کا ٹیکہ لگوانے کے بعد ملے گا اگر اس میں کسی قسم کی کمی ہوئی تو آپ کو جہاز پر سوار ہونے سے روکا

جاسکتا ہے یا جدّہ شریف کے ایئر پورٹ پر بھی رکاوٹ پیش آسکتی ہے۔ اِسی طرح کی قانونی معلومات کسی تجربہ کار حاجی سے ضرور حاصل کر لیجئے۔

بے حد ضروری احتیاط عموماً بیگیج پر نام اور پتہ "بڑی مار کر پین" سے لکھا جاتا ہے اور بڑی مار کر پین میں اسپرٹ ہوتی ہے اور اسپرٹ شراب ہے اور شراب ناپاک ہے۔ لہٰذا ایسا بیگ گلے میں لٹکا کر نماز نہ پڑھیئے جس پر بڑی مار کر پین سے نام و پتہ وغیرہ لکھا ہو۔ اسی طرح فوٹو والا کارڈ لباس پر لگا کر بھی نماز نہ پڑھیے۔

سامان کہاں جمع کرائیں؟ حاجی کیمپ میں واقع پی آئی اے کے دفتر میں اپنا تمام سامان (سوائے پاسپورٹ، ٹکٹ اور ضروری کاغذات) جہاز کی روانگی سے آٹھ گھنٹے قبل جمع کرا دیجئے۔ یہاں سے آپ کا سامان آپ کے جہاز میں پہنچا دیا جائے گا اور آپ کو بھی پرواز سے تقریباً تین گھنٹے پہلے پی آئی اے کی بسیں حاجی کیمپ سے ایئر پورٹ پہنچا دیں گی۔ آپ چاہیں تو پرائیویٹ سواری پر بھی ایئر پورٹ جاسکتے ہیں۔ مگر احتیاط اسی میں ہے کہ آپ پرواز سے تین گھنٹے قبل ایئر پورٹ پر پہنچ جائیں وہاں پاسپورٹ وغیرہ کی جانچ پڑتال کرانے کے بعد آپ جہاز پر سوار ہو جائیے۔

ہوائی جہاز والے کب احرام باندھیں؟ ہوائی جہاز سے کراچی تا جدّہ شریف تقریباً چار گھنٹے کا سفر ہے اور دورانِ پرواز میقات کا پتہ نہیں چلتا۔ لہٰذا کراچی والے اپنے گھر سے تیاری کر کے چلیں۔ اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو



اِحْرام کے نَفل بھی گھر پر ہی پڑھ لیں اور اِحْرام کی چادریں بھی گھر ہی سے پہن لیں، البتہ گھر سے اِحْرام کی نِیّت نہ کریں طَیّارہ میں نیّت کر لیجئے گا کیونکہ نیّت کرنے سے پابندیاں شُروع ہو جائیں گی، ہو سکتا ہے کہ کسی وجہ سے پرواز میں تاخیر ہو جائے۔ پھر ایئرپورٹ پر آپ خوشبودار پھولوں کے گجرے وغیرہ بھی تو نہیں پہن سکیں گے[1] اِس لیے آسانی اِسی میں ہے کہ آپ اِحرام کی چادروں میں مَلْبُوس ہوائی اڈّہ پر تشریف لائیں یا روزمَرّہ کے لباس ہی میں آجائیں۔ ایئرپورٹ پر بھی حمام، وُضُوخانہ اور جائے نَماز کا اہتمام ہوتا ہے۔ آپ یہیں اِحْرام زیبِ تن فرما کر نوافل ادا کریں پھر اِحْرام کی نیّت کر لیں۔ مگر آسانی اِس میں ہے کہ جب آپ کا طیّارہ فضا میں ہموار ہو جائے اُس وقت نیّت کریں۔ (نیّت اور میقات وغیرہ کی تفصیل آگے آ رہی ہے)

جَدّہ تا مکّۂ معظّمہ جَدّہ شریف کے ہوائی اڈّہ پر پہنچ کر اپنا دستی سامان لیے لَبَّیْک پڑھتے ہوئے دھڑکتے دِل سے ہوائی جہاز سے اُتریئے اور کسٹم شیڈ سے مُتَّصِل کاؤنٹر پر اپنا پاسپورٹ اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ چیک کرا کے شیڈ میں جمع شُدہ سامان میں سے اپنا سامان شناخت کر کے علیحدہ کر لیں۔ کسٹم کرانے کے بعد مع سامان اپنے مُعلّم کی بس میں لَبَّیْک پڑھتے ہوئے

---

[1] اِحْرام کی حالت میں خوشبو کے استعمال کے اَحکام کی تفصیل آگے آ رہی ہے ہاں اِحْرام کی چادریں اگر پہن لی ہیں مگر ابھی تک نیّت نہیں کی تو خوشبو لگانا، خوشبودار پھولوں کے گجرے پہننا سب جائز ہے۔

مکّہ معظّمہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے سفر پھر سفر ہے کئی قسم کی پریشانیاں درپیش آسکتی ہیں، بس وغیرہ کا بھی انتظار کرنا پڑتا ہے، ہر موقع پر صبر و رضا کا پیکر بن کر رہیں۔ فضول شور و غل کرنے سے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید اُلجھنے کا خطرہ رہتا ہے اور صبر کا ثواب بھی برباد ہو جاتا ہے۔

بحری جہاز سے روانگی

سفینہ عموماً دن کے ایک بجے روانہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی قدرے تاخیر بھی ہو جاتی ہے تاہم عازمینِ حج کو علی الصبح ہی بندرگاہ پر پہنچنا چاہیئے تاکہ جانچ پڑتال کے ضابطے بآسانی مکمل ہو سکیں۔ عازمینِ حج کو حاجی کیمپ کراچی سے مناسب کرایہ پر بندرگاہ پہنچایا جاتا ہے (براہِ راست بندرگاہ پہنچنے والے حُجّاج تاخیر کی صورت میں نتائج کے خود ہی ذمہ دار ہوں گے) سامان ٹرکوں سے جائے گا۔ اپنا وزنی سامان یعنی ٹرنک وغیرہ ٹرک پر بھجوا دیں۔ پاسپورٹ اور ٹکٹ وغیرہ اہم کاغذات کا بیگ گلے میں لٹکا لیں۔ دورانِ سفر استعمال کی چیزیں اور احرام کی چادریں بھی کسی بڑے تھیلے میں رکھ لیں جہاز پر کھانے اور چائے کی تقسیم مقررہ اوقات پر ہوتی ہے اِن اوقات کا خیال رکھیں۔ کھانے اور چائے کی قیمت کرائے میں شامل ہوتی ہے۔ سمندری سفر میں عموماً ابتداءً معمولی سے چکر آتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو گھبرائیں نہیں بلکہ بیٹھ جائیں یا لیٹ جائیں مَبادا چکرا کر گر پڑیں اور چوٹ لگ جائے۔ اگر بیمار ہو جائیں تو ڈاکٹر سے رابطہ قائم کریں۔ اگر کوئی بھی شکایت ہو تو اپنے قافلے کے امیر کو بتائیں وہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپکی مدد کرے گا۔

بحری جہاز والے کب اِحرام باندھیں؟ عام حالات میں کراچی تا جدّہ براستہ "عدن" بحری سفر تقریباً سات دن کا ہے۔ لہٰذا کراچی سے اِحرام باندھ کر نہ چلیں۔ پاک و ہند کے حاجیوں کیلئے میقات یَلَمْلَمْ ہے جو جدّہ سے تقریباً ستر کلومیٹر پہلے آتا ہے جب جہاز اس کے قریب پہنچے گا تو جہاز میں سائرن کی آواز گونج اُٹھے گی اور لاؤڈ اسپیکر پر بھی اِعلان کر دیا جائے گا کہ حُجّاجِ کرام اپنا اپنا اِحرام باندھ لیں، تو آپ اِحرام باندھ لیجئے (باندھنے کا طریقہ آگے آرہا ہے)

ساحِلِ جدّہ شریف جب آپ کا سفینہ ساحِلِ جدّہ شریف پر لنگر انداز ہو جائے گا وہاں کا عملہ آپ کے سفینے میں آکر آپ کی دستاویزات وغیرہ چیک کرے گا۔

جدّہ کسٹم اب لبّیک پڑھتے ہوئے دھڑکتے دِلوں سے اپنا دستی سامان ساتھ لیے جہاز سے اُتریئے۔ وہاں کے کسٹم شیڈ میں اپنے سامان کی جانچ پڑتال کرائیے پھر آپ کو جدّہ شریف کے حاجی کیمپ "مدینۃ الحُجّاج" میں پہنچایا جائے گا۔ وہاں کی ضروری کارروائی میں شاید "بارہ" گھنٹے بلکہ اس سے بھی کافی زیادہ وقت لگ جائے گا۔ آپ صَبر و تحمّل کا دامن نہ چھوڑیئے گا یہاں آپ کی رہنمائی کے لیے آپ کے مُعلِّم کے وکیل موجود رہیں گے۔

مُعلِّم کی طرف سے سواری آپ ہوائی جہاز سے جائیں یا بحری جہاز سے، جدّہ شریف سے مکّۂ مکرّمہ، مدینۂ منوّرہ، مِنیٰ، عرفات،

مُزدلفہ اور واپسی میں پھر مکّہ شریف سے جدّہ شریف تک پہنچانا مُعلّم کے ذمّہ ہے اور اس کی فیس آپ سے پہلے ہی وصول کی جاچکی ہے جب آپ پہلی بار مکّہ شریف میں مُعلّم کے دفتر پر اُتریں گے اُس وقت کا کھانا اور عرفات شریف میں دوپہر کا کھانا بھی مُعلّم کے ذمّہ ہے۔

سفر کے آداب

(۱) چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصُور مُعاف کرائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے اُن پر لازم ہے کہ دل سے مُعاف کردیں۔ حدیثِ مُبارک میں ہے کہ جس کے پاس اُس کا اسلامی بھائی مَعذرت لائے، واجب ہے کہ قبول کرلے (یعنی مُعاف کردے) ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا (الترغیب والترہیب)

(۲) والدین کی اجازت لے لیں۔ حج اگر فرض ہوچکا ہے تو والدین کی اجازت نہ بھی ہو تب بھی جانا ہوگا۔ ہاں عُمرہ یا نفلی حج کے لیے والدین سے اجازت لیے بغیر سفر نہ کریں۔ یہ بات غلط مشہور ہے کہ جب تک والدین نے حج نہیں کیا اولاد بھی حج نہیں کرسکتی۔

(۳) کسی کی امانت پاس ہو یا قرضہ ہو تو لوٹادیں، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس کردیں یا مُعاف کرالیں پتہ نہ چلے تو اتنا مال فُقراء کو دے دیں۔

(۴) نماز، روزہ، زکوٰۃ، جتنی عِبادات ذِمّے ہوں ادا کریں اور توبہ بھی کریں اس

سفرِ مُبارک کا مقصد صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خوشنودی ہو۔

(۵) حاجی کو چاہیئے کہ توشہ مالِ حلال سے لے ورنہ حج قبول ہونے کی اُمّید نہیں اگرچہ فرض اُتر جائے گا۔

(۶) حاجت سے زائد توشہ لیں اور اپنے ساتھیوں اور فقیروں پر تصدّق کرتے چلیں یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔ (انوار البشارۃ)

(۷) کرائے کی گاڑی پر جو کچھ سامان بار کرنا ہو پہلے سے دکھالیں اور اس سے زائد بغیر اجازتِ مالک گاڑی میں نہ رکھیں۔

حکایت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارک رضی اللہ عنہٗ کو سفر پر روانہ ہوتے وقت کسی نے دوسرے کو پہنچانے کیلئے خط پیش کیا۔ آپ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا سواری والے سے اجازت لے لوں کیوں کہ میں نے اس کو سارا سامان دکھا دیا ہے اور یہ خط زائد شے ہے۔

(۸) حدیثِ پاک میں ہے کہ جب تین آدمی سفر کو جائیں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ اِس سے کاموں میں انتظام رہتا ہے۔

(۹) امیر اُسے بنائیں جو خوش اَخلاق اور سُنّتوں کا پابند ہو۔

(۱۰) امیر کو چاہیئے کہ ہمسفر اسلامی بھائیوں کی خدمت کرے اور اُن کے آرام کا پُورا خیال رکھے۔

(۱۱) جب سفر پر جانے لگیں تو اس طرح رُخصت ہوں جیسے دُنیا سے

رُخصت ہوتے ہوں۔

(١٢) وقتِ رخصت سب سے دعائیں لیں کہ برکتیں حاصل ہوں گی۔

(١٣) کوئی اسلامی بہن اپنے شوہر یا قابلِ اطمینان مَحرم (یعنی جس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو) کے بِغیر ہرگز سفر نہ کرے ورنہ جب تک گھر لوٹ کر آئے گی قدم قدم پر گناہ لکھا جائے گا (یہ حکم صرف سفرِ حج کے لیے ہی نہیں ہر سفر کے لیے ہے)۔

(١٤) لباسِ سفر پہن کر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل اَلحمد و قُل سے پڑھ کر باہر نکلیں۔ وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔

(١٥) گھر سے نکلتے وقت ایۃ الکرسی اور قُل یٰاَیُّھَا الکٰفِرُوْنَ سے قُل اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک تبّت کے سوا پانچ سورتیں سب بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ آخر میں بھی بسم اللہ شریف پڑھیں ان شاءَ اللہ عزوجل راستہ بھر آرام رہے گا۔

(١٦) مکروہ وقت نہ ہو تو اپنی مسجد میں دو رکعت نفل ادا کریں۔

(١٧) ریل یا بس وغیرہ میں بسم اللہ، اللہ اکبر، الحمدُ للہ اور سبحان اللہ سب تین تین بار، لا اِلٰہ اِلا اللہ ایک بار، پھر یہ دعا پڑھیں۔ ان شاءَ اللہ عزوجل سواری ہر قسم کے حادثے سے محفوظ رہے گی۔ دعا یہ ہے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پ ع)

ترجمہ: پاکی ہے اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں

کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (یعنی طاقت) کی نہ تھی اور بیشک ہمیں

اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پلٹنا ہے۔ (کنزالایمان)

(۱۸) جب بَحری جہاز میں سوار ہوں تو یہ دُعا پڑھیں تو ڈوبنے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رہیں گے۔ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر اِس کا چلنا اور اِس کا ٹھہرنا، بیشک میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور اُنہوں نے (یعنی کافروں نے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدر نہ کی جیسا اُس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اُس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور وہ اُن کے شِرک سے پاک اور برتر ہے۔ (کنزالایمان)

(اِس دُعا میں پہلی آیت سُورۂ ھُود کی ہے جبکہ دُوسری آیت سُورۂ زُمر کی ہے)

(۱۹) جب کسی منزِل پر اُتریں تو دو رَکعت نَفل پڑھیں (اگر وقت مکروہ نہ ہو

تو، کہ سنّت ہے۔

(۲۰) منزل پر اتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں اِنْ شاءَ اللہ عزّوجلّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: اللہ عزّوجلّ کے کلماتِ تامّہ کی پناہ مانگتا ہوں اُس شر سے جسے اُس نے پیدا کیا

(۲۱) یَا صَمَدُ ۱۳۴ بار روزانہ پڑھیں بھوک پیاس سے امن رہے گا۔

(۲۲) جب دشمن کا خوف ہو سورۂ لِاِیْلٰفِ پڑھ لیں۔ اِنْ شاءَ اللہ عزّوجلّ ہر بلا سے امان ملے گی۔

(۲۳) دورانِ سفر ذکر و دُرُود کی کثرت کریں فرشتہ ساتھ رہے گا۔ فضول باتیں یا گانے باجے کا سلسلہ رہا تو شیطان ساتھ رہے گا۔

(۲۴) سفر میں اپنے لیے اور تمام اسلامی بھائیوں کیلئے دعا سے غافل نہ رہیں کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲۵) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیثِ پاک میں ہے کہ اس طرح تین ۳ بار پکاریں:۔

اَغِيْثُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ ترجمہ: اے اللہ عزّوجلّ کے بندو میری مدد کرو (حصن حصین)

(۲۶) بدّوں بلکہ تمام عربوں سے بے حد نرمی کا برتاؤ کریں۔ اگر وہ سختی بھی کریں تو آپ ادباً برداشت کریں کہ جو اہلِ عرب کی سختیوں پر صبر کرے گا اُس کی

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔ اہلِ مکہ و مدینہ بلکہ تمام اہلِ عرب کے افعال پر اعتراض نہ کریں بلکہ دل میں بھی کدورت نہ لائیں، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔ ہاں اگر کسی میں عقیدے کی خرابی ہے تو بیشک اس سے نفرت اور سخت نفرت کریں۔

۲۷ سفر سے واپسی میں بھی گزشتہ آدابِ سفر کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔

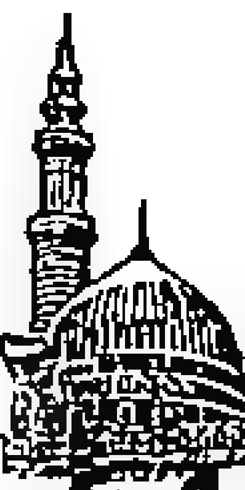
۲۸ وطن پہنچ کر سب سے پہلے اپنی مسجد میں مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔

۲۹ دو رکعت گھر آ کر بھی (مکروہ وقت نہ ہو تو) ادا کریں۔ پھر سب سے پُرتپاک طریقے سے ملاقات کریں۔

سفر میں نماز کس طرح ادا کریں؟

۱ کم از کم ستاون میل تین فرلانگ کا سفر کرنے والا شرعاً مسافر کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

۲ جہاں سفر کر کے پہنچیں اور پندرہ یا زیادہ دن قیام کی نیت ہے تو اب مسافر نہ رہے بلکہ مقیم ہو گئے۔ ایسی صورت میں نماز میں قصر نہیں کریں گے جب پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہو تو اب نمازوں



میں قصر کریں گے یعنی ظہر، عصر اور عشا کی فرض رکعتوں میں چار چار فرضوں کی جگہ دو دو رکعت فرض ادا کریں گے، فجر اور مغرب میں قصر نہیں۔ باقی تمام سنتیں، وتر وغیرہ سب پوری ادا کریں۔

(۳) چلتی ریل گاڑی میں فرض، وتر اور فجر کی سنتیں نہیں پڑھ سکتے جب ریل گاڑی بالکل ٹھہر جائے تو پڑھ لیں۔ خواہ نیچے اتر کر پڑھ لیں۔ ریل گاڑی بالکل ٹھہر گئی اور گاڑی ہی میں نماز شروع کر دی، سلام پھیرنے سے قبل ہلکا سا جھٹکا بھی اگر گاڑی نے کھایا نماز نہ ہو گی۔ ریل گاڑی رکتی ہی نہیں تو آپ چلتی گاڑی میں ہی نماز پڑھ لیں اور بعد میں اتر کر قضا پڑھ لیں۔ باقی سنتیں اور نوافل چلتی ریل گاڑی میں پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) ہوائی جہاز کا حکم اس سے بالکل مختلف ہے، فرض، وتر، سنتیں اور نوافل وغیرہ تمام نمازیں دورانِ پرواز پڑھ سکتے ہیں، اِعادہ کی حاجت نہیں۔

(۵) بحری جہاز میں جب کہ اتر کر خشکی میں نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو ساری نمازیں اسی میں ادا کریں۔ اِعادہ کرنے (لوٹانے) کی حاجت نہیں۔

(۶) ہوائی جہاز یا ریل گاڑی میں لوگ نشست پر ہی جدھر کو مرضی آئی منہ کر کے بیٹھے بیٹھے ہی نماز پڑھ لیتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ قبلہ کی معلومات کر کے حسبِ معمول کھڑے کھڑے نماز ادا کریں یہ ضروری ہے۔

حج کی فضیلت

اللہ عزّوجلّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (پ۲ ع۸)

ترجمہ: حج وعُمرہ کو اللہ عزّوجلّ کے لیے

پورا کرو۔ (کنزالایمان)

(۱) تاجدارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے "جس نے حج کیا اور رَفَث (یعنی فحش کلام) نہ کیا اور فِسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا۔" (بُخاری)

(۲) مدینے کے تاجدار دو عالَم کے مالِک ومُختار صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "عُمرہ سے عُمرہ تک اُن گناہوں کا کفّارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مبرُور کا ثواب جنّت ہی ہے۔" (ابنِ ماجہ)

(۳) حضرت سیّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "حج وعُمرہ مُحتاجی اور گناہوں کو ایسے دُور کرتے ہیں جیسے بھٹّی لوہے، چاندی اور سونے کے مَیل کو دُور کرتی ہے اور حجِ مبرور کا ثواب جنّت ہی ہے۔ (ترمذی و ابنِ ماجہ، خزیمہ و ابنِ حبّان)

(۴) حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَدَنی سرکار، دو جہاں کے سردار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، "رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے"۔ (ابوداؤد)

(۵) حضرتِ سیّدُنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رحمتِ عالم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا۔ (بزار)

(۶) حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شافعِ اُمَم سراپا جُود و کرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے، "جو مکّۂ مکرّمہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکّہ پاک واپس آئے اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں کی مثل لکھی جائیں گی۔ عرض کیا گیا حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ ارشاد فرمایا، ہر نیکی لاکھ نیکی ہے"۔ الحمدللہ! اِس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم۔ (بیہقی)

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں!!

اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "انوارُ البشارۃ" میں پیدل چلنے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں، ہو سکے تو پیادہ (مکّۂ مکرّمہ سے منیٰ، عرفات وغیرہ) جاؤ کہ جب تک مکّہ معظّمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی

جائیں گی یہ نیکیاں تخمیناً یعنی اندازاً اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل اُس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے میں اِس اُمّت پر بے شُمار ہے۔" سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ عرض کرتا ہے کہ اعلیٰحضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پُرانے طویل راستے کا حساب لگایا ہے، اب چُونکہ مکّہ معظّمہ سے مِنیٰ کے لیے پہاڑوں میں سُرنگیں نکالی گئی ہیں اور پیدل جانیوالوں کے لیے راستہ مختصر اور آسان ہوگیا ہے اِس حساب سے نیکیوں کی تعداد میں بھی کمی واقع ہوگی۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۷) حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میٹھے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا، "حاجی کی مغفرت ہوجاتی ہے اور حاجی جس کے لیے اِستغفار کرے اُس کے لیے بھی مغفرت ہے۔" (بزار، طبرانی)

(۸) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ المؤمنین عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے، "جو حج یا عُمرہ کے لیے نکلا اور راستے میں مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہوگی نہ حساب ہوگا اور اُس سے کہا جائے گا، تُو جنّت میں داخل ہوجا۔" (طبرانی)

(۹) حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے، "جو حج کے اِرادہ سے چلا اور راہ میں فوت ہوگیا تو اب قیامت تک اُس کے

لیے حج کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عمرہ کی نیّت سے نکلا اور راہ میں موت سے ہمکنار ہوا تو اُس کے لیے تا قیامت عمرہ کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ (الترغیب والترہیب، بیہقی)

حاجی کے لیے سرمایۂ عشق ضروری ہے

پیارے حاجیو! حج کے لیے جس طرح سرمایۂ ظاہری کی ضرورت ہے اسی طرح سرمایۂ باطنی کی بھی سخت ضرورت ہے اور وہ سرمایہ، سرمایۂ عشق و محبت ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اہلِ محبت سے ملتا ہے چنانچہ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا، "یہ ابھی ابھی بیت المقدس سے ایک قدم میں میرے پاس آئے ہیں تاکہ مجھ سے آدابِ عشق سیکھیں۔"

کسی عاشق سے نسبت قائم کر لو!

سبحان اللہ عزوجل ایک باکرامت ولی بھی سرمایۂ عشق کے حصول کی خاطر اپنے سے بڑے ولی کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے، پھر ہم تو کس شمار و قطار میں ہیں! لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی کسی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت قائم کر کے اُس سے آدابِ عشق سیکھیں اور پھر سفرِ مدینہ اختیار کریں۔

پہلے ہم سیکھیں قرینہ ... پھر ملے مرشد سے سینہ
چل پڑے اپنا سفینہ ... اور پہنچ جائیں مدینہ

پیارے حاجیو! اب طالبانِ خدا عزوجل اور عاشقانِ مصطفےٰ و مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے عشق و محبّت سے لبریز رقّت انگیز دو واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔ انہیں رِقّتِ قلبی کے ساتھ پڑھئے اور محبّتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مُصطفوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں تڑپئے اور ہو سکے تو خُوب آنسو بہائیے۔

پُراسرار حاجی

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں، میدانِ عَرَفات میں لوگ جمع ہو کر مشغولِ دُعا تھے میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو سر جھکائے شرمسار کھڑا تھا میں نے کہا، اے نوجوان! تو بھی دُعا کر۔ وہ بولا، مجھے تو اس بات کا ڈر لگ رہا ہے کہ جو وقت مجھے حاصل ہوا تھا شاید وہ جاتا رہا، اب کس مُنہ سے دُعا کروں! میں نے کہا تو بھی دعا کر تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بھی اِن دُعا مانگنے والوں کی برکت سے کامیاب فرمائے۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، اُس نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے کی کوشش کی کہ ایک دم اُس پر رِقّت طاری ہوئی اور ایک چیخ اِس کے مُنہ سے نکلی، تڑپ کر گرا اور اُس کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) (کشف المحجوب)

ذبح ہونیوالا حاجی

حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مِنیٰ میں ایک نوجوان دیکھا کہ آرام سے بیٹھا ہوا ہے جبکہ لوگ قُربانیوں میں مشغول تھے اِتنے میں وہ پُکارا، اے میرے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سارے بندے قُربانیوں میں مشغول ہیں، میں بھی تیری بارگاہ میں اپنی جان قُربان کرنا چاہتا ہوں، میرے مالک عَزَّوَجَلَّ مجھے قبول فرما یہ کہہ کر اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری اور تڑپ کر گرا۔ میں نے اسے قریب جا کر

دیکھا تو وہ جان دے چکا تھا۔ (کشفُ المحجوب)

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں (ذوقِ نعت)

اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کہنا کیسا؟

محترم حاجیو! آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو حجِ بَیْتُ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور زیارتِ مدینۂ منورہ کی سعادت سے نوازا لیکن یہ یاد رکھئے کہ ہر عبادت کی قبولیّت کے لیے اِخلاص شرط ہے جتنا اِخلاص زیادہ ہوتا ہے اُتنا ہی اَجر و ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ آہ! اب علمِ دین اور اچھی صُحبت سے دُوری کی بنا پر ہماری اکثر عِبادات رِیاکاری کی نذر ہو کر برباد ہو جاتی ہیں جس طرح اب ہمارے ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دخل ضروری سمجھا جانے لگا ہے، اسی طرح اب حج جیسی عظیم سعادت بھی دِکھاوے کی بھینٹ چڑھتی جا رہی ہے۔ مثلاً ہمارے بے شمار بھائی حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے حاجی کہتے اور اپنے قلم سے اپنے نام کے آگے حاجی لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اس میں آخر کیا حَرَج ہے؟ ہاں واقعی اِس صُورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحب کہہ کر پکاریں۔ مگر پیارے حاجیو! اپنی زَبان سے اپنے آپ کو حاجی کہنا اپنی عِبادت کا خود اعلان کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اِس کو اِس مثال سے سمجھیں

لطیفہ ٹرین چھک چھک کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف جا رہی تھی۔ دُو شخص قریب قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک نے سِلسلۂ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے پُوچھا، جناب کا اِسمِ شریف؟ جواب ملا "حاجی شفیق"۔ اور آپ کا مُبارک نام؟ اب دُوسرے نے سُوال کیا۔ پہلے نے جواب دیا "نمازی رفیق" "حاجی صاحِب" کو بڑی حیرت ہوئی، پُوچھ ڈالا، اجی نمازی رفیق! یہ تو بڑا عجیب سا نام لگتا ہے۔ "نمازی صاحِب" نے پُوچھا، بتائیے آپ نے کتنی بار حج کا شرف حاصِل کیا ہے؟ حاجی صاحِب نے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پچھلے سال ہی تو حج پر گیا تھا۔ نمازی صاحِب کہنے لگے: آپ نے زندگی میں صِرف ایک بار حجِ بَیْتُ اللّٰہ شریف کی سعادت حاصِل کی تو بہ بانگِ دُہل اپنے آپ کو "حاجی" کہنے کہلوانے لگے اور یُوں اپنے حج کا سرِ عام اعلان فرمانے لگے اور بندہ تو بِلا ناغہ روزانہ پانچ وقت پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو پھر اپنے آپ کو اگر "نمازی" کہلوائے تو اِس میں تعجُّب کی کونسی بات ہے؟

حج مُبارک کا بورڈ لگانا کیسا؟ سمجھ گئے نا؟ بلکہ آج کل تو نُمائش کی اِنتہا ہو گئی عجیب تماشہ ہے، حاجی صاحِب جب حج کو آتے جاتے ہیں تو پُوری عمارت کو برقی قُمقُموں سے سجایا جاتا ہے اور گھر پر "حج مُبارک" کا بورڈ لگایا جاتا ہے بلکہ تو یہ تو یہ کہیں کہیں تو دیکھا گیا ہے کہ ریکارڈنگ بھی کی جاتی ہے، خُوب تصاویر اُتاری جاتی ہیں۔ آخر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مُجرِم کا اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اِس

طرح دھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے لرزتے کانپتے ہوئے جانا چاہیئے۔

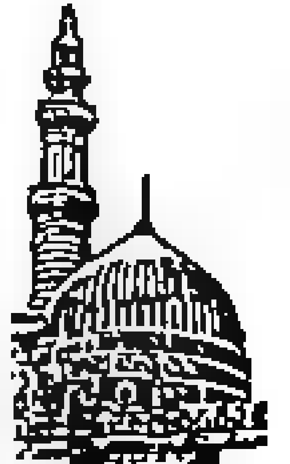
آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو — اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لب ہو "مدینہ مدینہ" — جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ
جب مدینے میں ہو اپنی آمد — جب میں دیکھوں ترا سبز گُنبد
ہچکیاں باندھ کر رُوؤں بے حد — کاش! آجائے ایسا قرینہ

پَیدل سفرِ حج! حضرتِ سیِّدُنا مالِک بِن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حج کے لیے بصرہ سے پَیدل نکلے۔ کسی نے عَرض کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سوار کیوں نہیں ہوتے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بھاگا ہوا غلام جب اپنے مولا عزّوجلّ کے دربار میں صُلح کے لیے حاضر ہو تو کیا اُسے سوار ہو کر آنا چاہیئے؟ خدا عزّوجلّ کی قسم اگر میں مکۂ معظمہ انگاروں پر چلتا ہوا پہنچوں تو بھی کم ہے!" (تنبیہ المغترین)

اے مدینہ تُو خوشی سے ہنس رہا ہے
دِل جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

اِصْطِلاحات

حاجی صاحبان مُندرجۂ ذیل اِصطلاحات اور اسمائے مقامات وغیرہ ذِہن نشین کر لیں تو اِس طرح آگے مُطالعہ کرتے ہوئے اِن شاءَ اللّٰہ عزّوجلّ آسانی پائیں گے۔



① **اَشْہُرِ حج** حج کے مہینے یعنی شوّالُ المُکرَّم و ذیقعدہ دونوں مکمّل اور ذُوالحجّہ کے ابتدائی دس دِن ۔

② **اِحْرام** جب حج یا عُمرہ یا دونوں کی نیّت کرکے تَلْبِیَہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں اِس لیے اس کو "اِحْرام" کہتے ہیں ۔ اور مَجازاً اُن بغیر سِلی چادروں کو بھی اِحرام کہا جاتا ہے جن کو اِحرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے ۔

③ **تَلْبِیَہ** وہ وِرْد جو عُمرہ اور حج کے دَوران حالتِ اِحْرام میں کیا جاتا ہے یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ الخ پڑھنا ۔

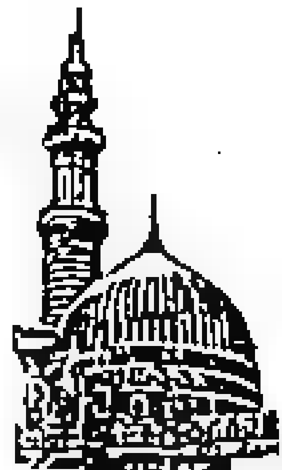
④ **اِضْطِباع** اِحْرام کی اوپر والی چادر کو سیدھی بَغل سے نکال کر اس طرح اُلٹے کندھے پر ڈالنا کہ سیدھا کندھا کھلا رہے ۔

⑤ **رَمَل** طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں اکڑ کر شانے ہِلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا ۔

⑥ **طَواف** خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر یا پھیرے لگانا ۔ ایک چکر کو "شَوط" کہتے ہیں ۔

⑦ **مَطاف** جس جگہ میں طواف کیا جاتا ہے ۔

⑧ **طَوافِ قُدُوم** مکۂ مُعظّمہ میں داخِل ہونے پر پہلا طواف ۔ یہ "اِفراد" یا "قِران" کی نیّت سے حج کرنے والوں کے لئے سُنّت ہے ۔



۹ **طوافِ زیارۃ** اِسے طوافِ اِفاضہ بھی کہتے ہیں یہ حج کا رُکن ہے اِس کا وقت ۱۰ ذُوالحجہ کی صبحِ صادق سے "بارہ ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے مگر دس ذُوالحجہ کو کرنا افضل ہے۔

۱۰ **طوافِ وِداع** حج کے بعد مکّہ مکرّمہ سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ یہ ہر "آفاقی" حاجی پر واجب ہے۔

۱۱ **طوافِ عُمرہ** یہ عُمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

۱۲ **اِستِلام** حجرِ اَسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چُوم لینا یا ہاتھوں سے اِس کی طرف اشارہ کرکے انہیں چُوم لینا۔

۱۳ **سعی** "صَفا" اور "مَروَہ" کے مابین سات پھیرے لگانا (صفا سے مَروَہ تک ایک پھیرا ہوتا ہے۔ یوں مَروَہ پر سات چکر پورے ہوں گے۔)

۱۴ **رَمی** جَمرات (یعنی شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

۱۵ **حَلق** اِحرام سے باہر ہونے کے لیے حُدودِ حرم ہی میں پُورا سر مُنڈوانا۔

۱۶ **قَصر** چوتھائی (¼) سر کا ہر بال کم از کم اُنگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا۔

۱۷ **مَسجِدُ الحرام** وہ مسجد جس میں کعبۂ مُشرّفہ واقع ہے۔

⑱ **بَابُ السَّلَام** مَسجِدُ الحرام کا وہ دروازۂ مُبارکہ جس سے پہلی بار داخل ہونا افضل ہے اور یہ جانبِ مشرق واقع ہے۔

⑲ **کَعْبَہ** اِسے بَیتُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہتے ہیں یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر یہ پوری دنیا کے وَسط میں واقع ہے اور ساری دنیا کے لوگ اِسی کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور مُسلمان پروانہ وار اس کا طواف کرتے ہیں۔

کَعْبۂ مُشَرَّفہ کے چَار کونوں کے نَام:۔

⑳ **رُکنِ اَسْوَد** جَنُوب و مشرِق کے کونے میں واقِع ہے اِسی میں جنّتی پتھر "حَجرِ اَسْوَد" نصب ہے۔

㉑ **رُکنِ عِراقی** یہ عِراق کی سَمت شِمال مشرِقی کونہ ہے۔

㉒ **رُکنِ شامی** یہ مُلکِ شام کی سَمت شِمال مغرِبی کونہ ہے۔

㉓ **رُکنِ یمانی** یہ یَمَن کی جانب مغرِبی کونہ ہے۔

㉔ **بَابُ الْکَعبہ** رُکنِ اَسْوَد اور رُکنِ عِراقی کے بیچ کی مشرِقی دیوار میں زمین سے کافی بُلند سونے کا دروازہ ہے۔

㉕ **مُلتَزَم** رُکنِ اَسْوَد اور بابُ الْکَعبہ کی درمیانی دیوار کا حِصّہ۔

٢٦ **بِیرِ زَم زَم** مکۂ مُعظّمہ کا وہ مقدّس کنُواں جو حضرت سیّدُنا اسماعیل علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے عالَمِ طُفُولیّت میں آپ کے ننّھے ننّھے مُبارک قدموں کی رگڑ سے جاری ہوا تھا۔ اِس کا پانی دیکھنا، پینا اور بدن پر ڈالنا ثواب اور بیماریوں کے لیے شِفا ہے۔ یہ مبارک کنُواں مقامِ ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) سے جنُوب میں واقع ہے۔

٢٧ **حَطِیم** کعبۂ مُعظّمہ کی شمالی دیوار کے پاس نِصف دائرے کی شکل میں فَصِیل یعنی باؤنڈری کے اندر کا حصّہ حَطِیم کعبہ شریف ہی کا حِصّہ ہے اور اِس میں داخل ہونا عَین کعبۃُ اللہ شریف میں داخل ہونا ہے۔

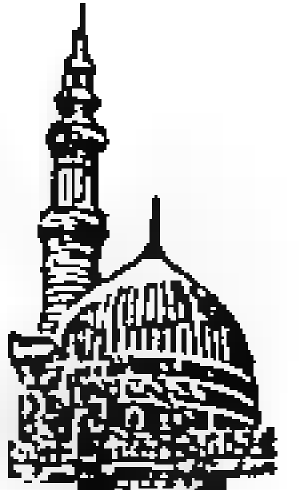
٢٨ **مُستَجار** رُکنِ یمانی اور شامی کے بیچ میں مغربی دیوار کا وہ حصّہ جو "مُلتزَم" کے مُقابِل یعنی عَین پیچھے کی سیدھ میں واقع ہے۔

٢٩ **مِیزابِ رَحمت** سونے کا پرنالہ[1] یہ رُکنِ عِراقی و شامی کی شمالی دیوار پر چھت پر نَصب ہے۔ اِس سے بارش

---

[1] میری معلومات کے مطابق مکّے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے مزارِ فائضُ الانوار میں چہرۂ نُور بار میزابِ رحمت کی طرف ہے۔ لہٰذا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)



کا پانی "حَطیم" میں نچھاور ہوتا ہے۔

(۳۰) مُستجاب رُکنِ یمانی اور رُکنِ اَسود کے بیچ کی جنُوبی دیوار یہاں ستّر ہزار فرِشتے دُعا پر اٰمین کہنے کے لیے مقرر ہیں۔

اِسی لیے سیّدی اعلیحضرت مولینا شاہ احمد رضا خان (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن) نے اِس مقام کا نام "مُستجاب" یعنی دُعا کی قبولیّت کا مقام، رکھا۔

(۳۱) مَقامِ اِبراھیم عَلَیْہِ السَّلام دروازۂ کعبہ کے سامنے ایک قُبّہ میں وہ جنّتی پتّھر جس پر کھڑے ہو کر حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نبیّنا وعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبہ شریف کی عمارت تعمیر کی اور یہ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا زندہ مُعجِزہ ہے کہ آج بھی اِس مُبارک پتّھر پر آپ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے قدمَینِ شریفَین کے نقش موجود ہیں۔

(حاشیہ گزشتہ صفحہ)
سگِ مدینہ کا معمول ہے کہ دورانِ طواف جب میزابِ رحمت کی طرف سے گزرتا ہے تو اِس کے سامنے کی طرف رُخ کر کے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ، عرض کرتا ہے جو سلام کرنا چاہیں اِن کی رہنمائی کے لیے عرض ہے کہ آپ میزابِ رحمت کے عین سامنے دیکھیں گے تو مسجد شریف کے ایک سُتون پر جلی حُروف میں محمّد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا نظر آئے گا۔ اِسی کی سیدھ میں بابِ مَدینَۃُ المُنَوَّرہ ہے۔ اِس سے باہر آ جائیں تو سیدھا مدینہ روڈ ہے (سگِ مدینہ عفی عنہ)

۳۲ **بابُ الصَّفا** مسجدُ الحرام کے جنوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے نزدیک "کوہِ صفا" ہے۔

۳۳ **کوہِ صَفا** کعبۂ معظّمہ کے جنوب میں واقع ہے اور یہیں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

۳۴ **کوہِ مَروَہ** "کوہِ صَفا" کے سامنے واقع ہے۔ "صَفا" سے "مَروہ" تک پہنچنے پر سعی کا ایک پھیرا ختم ہو جاتا ہے اور ساتواں پھیرا یہیں "مَروہ" پر ختم ہوتا ہے۔

۳۵ **مِیلَینِ اَخضَرَین** یعنی دو سبز نشان "صَفا" سے جانبِ "مَروَہ" کچھ دُور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصِلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں نیز اِبتِدا اور انتہا پر فرش پر بھی سبز ماربل کا پٹّا بنا ہوا ہے۔ اِن دونوں سبز نشانوں کے درمیان دورانِ سعی "مَردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

۳۶ **مَسعیٰ** میلَینِ اَخضَرَین کا درمیانی فاصلہ جہاں دورانِ سعی مَرد کو دوڑنا سنّت ہے۔

۳۷ **مِیقات** مِیقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکّۂ مُعَظّمہ جانے والے کو بغیر اِحرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غَرَض سے جاتا ہو یہاں تک کہ مکّۂ مکرّمہ میں رہنے والے بھی اگر

"میقات" کی حُدُود سے باہر جائیں تو انہیں بھی اب بغیر اِحرام مکۂ پاک آنا ناجائز ہے۔

مِیقات پانچ ہیں

(۳۸) **ذُوالحُلَیفَہ** مدینہ شریف سے مکۂ پاک کی طرف تقریباً دس کلومیٹر پر ہے جو مدینۂ منوّرہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے "میقات" ہے۔ اب اِس جگہ کا نام "اَبیارِ علی" کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکَرِیم ہے۔

(۳۹) **ذاتِ عِرق** عِراق کی جانب سے آنے والوں کے لیے مِیقات ہے۔

(۴۰) **یَلَمْلَمْ** پاکستانیوں کے لیے میقات ہے (بالخصوص بحری جہاز سے جانے والوں کے لیے)

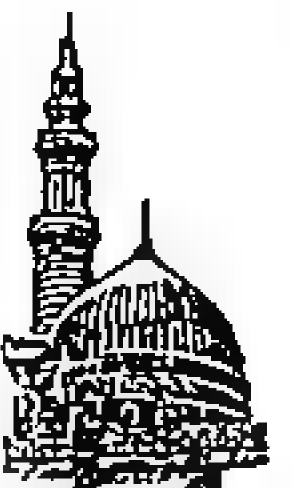
(۴۱) **جُحفَہ** مُلکِ شام کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(۴۲) **قَرنُ المَنازِل** نَجد (موجودہ رِیاض) کی طرف سے آنے والوں کے لیے مِیقات ہے یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

(۴۳) **مِیقاتی** وہ شخص جو "میقات" کی حُدُود کے اندر رہتا ہے۔

(۴۴) **آفاقی** وہ شخص جو "مِیقات" کی حُدُود سے باہر رہتا ہے۔

(۴۵) **تَنعِیم** وہ جگہ جہاں سے مکۂ مکرّمہ کے قیام کے دَوران عُمرے کے لیے اِحرام باندھتے ہیں اور یہ مقام مَسجِدُالحرام سے تقریباً پانچ کلومیٹر جانبِ مدینۂ منوّرہ ہے۔ اب یہاں مسجدِ عائشہ رضی اللہ عنہا



بنی ہوئی ہے۔ اِس جگہ کو لوگ "چھوٹا عُمرہ" کہتے ہیں۔

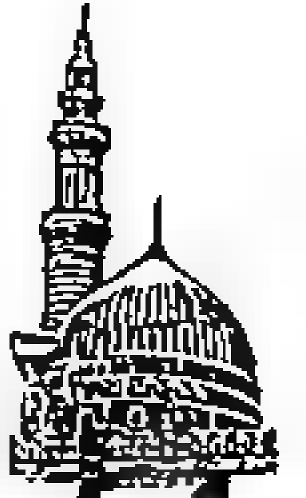
۳۶ جِعِرّانَہ مکۂ مکرّمہ سے تقریباً اُنتیس ۲۹ کلومیٹر دُور طائف کے راستے پر واقع ہے یہاں سے بھی دَورانِ قیامِ مکۂ شریف عُمرہ کا اِحرام باندھا جاتا ہے۔ اس مقام کو عوام "بڑا عُمرہ" کہتے ہیں۔[1]

۳۷ حَرَم مکۂ مُعظّمہ کے چاروں طرف میلوں تک اِس کی حدود ہیں اور یہ زمین حُرمت و تقدُّس کی وجہ سے "حَرَم" کہلاتی ہے ہر جانب اِس کی حُدُود پر نِشان لگے ہیں حَرَم کے جنگل کا شکار کرنا نیز خود رَو دَرَخت اور تَر گھاس کاٹنا حاجی، غیر حاجی سب کے لیے حرام ہے۔ جو شخص حُدُودِ حَرَم میں رہتا ہو اُسے "حَرَمی" یا "اہلِ حرم" کہتے ہیں۔

۳۸ حِل حُدُودِ حَرَم سے باہر میقات تک کی زمین کو "حِل" کہتے ہیں۔ اِس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حَرَم میں حَرام ہیں جو شخص

---

[1] غزوۂ حُنین سے واپسی پر ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلَّم نے یہاں سے عُمرہ کا اِحرام زیبِ تن فرمایا تھا ہو سکے تو ہر حاجی کو چاہیے کہ اِس سُنّت کو ادا کرے اور یہ نہایت ہی پُرسوز مقام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق محدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ "اَخبارُ الاَخیار" میں نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالوہاب مُتّقی رَحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے زائرینِ حرم کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ ضرور جِعِرّانہ سے عُمرہ کا اِحرام باندھیں کہ یہ ایسا مُتبرّک مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے اندر سَو بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلّم کا خواب میں دیدار کیا ہے۔



زمینِ حِل کا رہنے والا ہو اُسے "حِلّی" یا اہلِ حِل کہتے ہیں۔

(۴۹) **مِنیٰ** مسجدُ الحرام سے پانچ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حاجی صاحبان قیام کرتے ہیں۔

(۵۰) **جمرات** مِنیٰ میں وہ تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں پہلے کا نام جمرۃُ الاُخریٰ یا جمرۃُ العقبہ ہے۔ اسے بڑا شیطان بھی بولتے ہیں۔ دوسرے کو جمرۃُ الوُسطیٰ (منجھلا شیطان) اور تیسرے کو جمرۃُ الاُولیٰ (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

(۵۱) **عَرَفات** مِنیٰ سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دور میدان جہاں ۹، ذوالحجہ کو تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔

(۵۲) **جبلِ رحمت** عَرَفات کا وہ مقدّس پہاڑ جس کے قریب وُقوف کرنا افضل ہے۔

(۵۳) **مُزدَلِفہ** "مِنیٰ" سے عَرَفات کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر پر واقع میدان جہاں عَرَفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں۔

(۵۴) **مُحَسِّر** "مُزدَلِفہ" سے ملا ہوا میدان، یہیں اَصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا لہٰذا یہاں سے گزرتے وقت تیزی سے گزرنا سنّت ہے

(۵۵) **بطنِ عُرَنہ** عَرَفات کے قریب ایک جنگل جہاں حاجی کا وُقوف دُرست نہیں۔

(۵۶) **مَدعیٰ** مسجدِ حرام اور مکّۂ مکرّمہ کے قبرستان "جنّتُ المَعلیٰ" کے

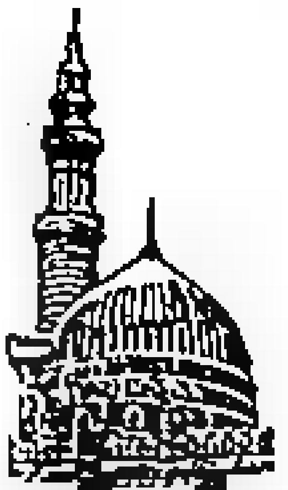
مابین جگہ جہاں دُعا مانگنا مستحب ہے۔

دُعا قبول ہونے کے مقامات

محترم حاجیو! یُوں تو حرمین شریفین میں ہر جگہ انوار و تجلیات کی بارشیں چھما چھم برس رہی ہیں تاہم "احسن الوعاء لآداب الدعاء" سے بعض دُعا قبول ہونے کے مخصوص مقامات کا ذکر کرتا ہوں تاکہ آپ ان مقامات پر مزید دلجمعی اور توجّہ کے ساتھ دُعا کر سکیں۔ مکۂ مکرمہ کے مقامات یہ ہیں:۔

(۱) مطاف (۲) مُلتزم (۳) مُستجار (۴) بیت اللہ عزوجل کے اندر (۵) میزابِ رحمت کے نیچے (۶) حطیم (۷) حجرِ اسود (۸) رُکنِ یمانی خصوصاً جب دورانِ طواف وہاں سے گزر ہو (۹) مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) کے پیچھے (۱۰) زم زم کے کنویں کے قریب (۱۱) صفا (۱۲) مروہ (۱۳) مسعیٰ خصوصاً سبز میلوں کے درمیان (۱۴) عرفات خصوصاً موقفِ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک (۱۵) مُزدلفہ خصوصاً مشعرُ الحرام (۱۶) منیٰ (۱۷) تینوں جمرات کے قریب (۱۸) جب جب کعبۂ مشرّفہ پر نظر پڑے۔

مدینہ منورہ کے مقامات یہ ہیں:۔ (۱) مسجدِ نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم (۲) مُواجہہ شریف۔ امام ابنُ الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں دُعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں قبول ہوگی؟ (۳) منبرِ اطہر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس (۴) مسجدِ نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سُتونوں کے نزدیک (۵) مسجدِ



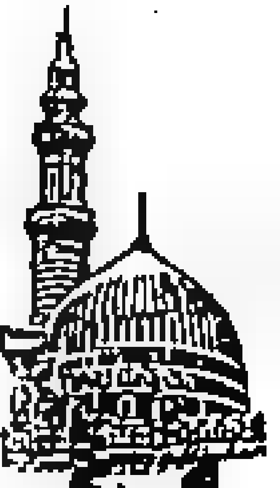
قُبا شریف (۶) مسجد الفتح میں خصوصاً بدھ کو ظہر و عصر کے درمیان (۷) باقی مساجد طیبہ جن کو سرکارِ مدینہ سکونِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت ہے (مثلاً مسجد غمامہ، مسجد قبلتین وغیرہ وغیرہ) (۸) وہ مبارک کنوئیں جنہیں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہے (۹) جبلِ اُحد شریف (۱۰) مزاراتِ بقیع[1] (۱۱) مشاہد مبارکہ[2]۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) قِران (۲) تمتّع (۳) اِفراد

[1] تاریخی روایات کے مطابق جنت البقیع میں دس ہزار صحابہ کرام (علیہم الرضوان) آرام فرما ہیں۔ افسوس! ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء میں جنت البقیع کے مزارات کو شہید کر دیا گیا اور جگہ جگہ مبارک قبریں مسمار کر کے اب وہاں راستے نکال دیے گئے ہیں۔ لہٰذا آج تک سگِ مدینہ عفی عنہ کو جنت البقیع کے اندر داخلہ کی جرأت نہیں ہوئی مبادا کسی مزارِ فائض الانوار پر پاؤں پڑ جائے۔ اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ قبرِ مسلم پر پاؤں رکھنا، بیٹھنا وغیرہ سب حرام ہے۔ لہٰذا باادب زائرین سے درخواست ہے کہ وہ دروازۂ مبارکہ کے باہر ہی سے سلام کریں اور دعا مانگیں۔ جنت المعلیٰ پر بھی اسی طرح کریں۔

[2] مشاہد جمع ہے مشہد کی اور "مشہد کے معنیٰ ہیں حاضر ہونے کی جگہ" تو یہاں مراد یہ ہے کہ جس جس مقام پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے گئے وہاں دعا قبول ہوتی ہے اور خصوصاً مکہ پاک اور مدینہ پاک میں بے شمار مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ مثلاً حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مقدس باغ وغیرہ۔



قِران یہ حج سب سے افضل ہے۔ اِس حج کے ادا کرنے والے کو "قارِن" کہتے ہیں۔ اِس میں عُمرہ اور حج کا اِحرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے مگر عُمرہ کرنے کے بعد قارِن "حَلق" یا "قصر" نہیں کراسکتا بلکہ بدستور "اِحرام" میں رہے گا۔ دسویں، گیارہویں یا بارہویں ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد "حَلق" یا "قصر" کراکے اِحرام کھول دے۔ یاد رہے کہ جو "اَشہُرِ حج" یعنی شوّال، ذیقعدہ مکمل اور ذُوالحجہ کے ابتِدائی دس دن) میں میقات کے اندر مُقیم ہے وہ "قِران" نہیں کرسکتا۔

تَمَتُّع اِس حج کو ادا کرنے والا "مُتَمَتِّع" کہلاتا ہے۔ یہ بھی "اَشہُرِ حج" میں "میقات" کے باہَر سے آنے والے ادا کرسکتے ہیں۔ مثلاً پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے عُموماً "تمتّع" ہی کیا کرتے ہیں کہ اس میں آسانی یہ ہے کہ اِس میں عُمرہ تو ہوتا ہی ہے لیکن عُمرہ ادا کرنے کے بعد "حَلق" یا "قصر" کراکے اِحرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر آٹھ ذُوالحجہ یا اس سے قَبل حج کا اِحرام باندھا جاتا ہے۔

اِفراد اِفراد کرنے والے حاجی کو "مُفرِد" کہتے ہیں۔ اِس حج میں "عُمرہ" شامل نہیں ہے۔ اِس میں صِرف حج کا "اِحرام" باندھا جاتا ہے۔ "اہلِ مکہ اور "حِلّی" یعنی میقات اور حُدُودِ حرم کے درمیان میں رہنے والے باشندے (مثلاً اہلیانِ جدّہ شریف) صِرف "حجِ اِفراد" کرسکتے ہیں۔

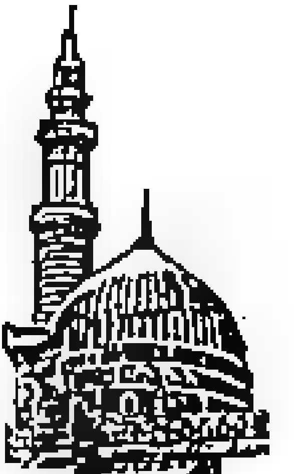
حج ہو یا عُمرہ اِحرام باندھنے کا طریقہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ ہاں نیّت اور اِس کے الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ نیّت کا بیان اِنْ شَآءَ اللّٰہ آگے آرہا ہے۔ پہلے اِحرام باندھنے کا طریقہ مُلاحظہ فرمائیں:۔

اِحرام باندھنے کا طریقہ (۱) ناخُن تراشیں (۲) بغل اور ناف کے نیچے کے بال دور کریں بلکہ پیچھے کے بال بھی صاف کریں (۳) مسواک کریں (۴) وُضُو کریں (۵) خوب اچھی طرح مَل کر غُسل کریں (۶) جِسم اور اِحرام کی چادریں پر خُوشبو لگائیں کہ یہ سُنّت ہے۔ ہاں ایسی خُوشبو (مثلاً خشک عَنبر) نہ لگائیں جس کا جِرم (یعنی تہ) کپڑوں پر جَم جائے (۷) اِسلامی بھائی سلے ہوئے کپڑے اُتار کر ایک نئی یا دُھلی ہوئی سفید چادر اُوڑھیں اور ایسی ہی چادر کا تہبند باندھیں (۸) پاسپورٹ یا رقم وغیرہ رکھنے کے لیے جیب والا بیلٹ چاہیں تو باندھ سکتے ہیں۔

اسلامی بہنوں کا اِحرام اِسلامی بہنیں حسبِ معمول سلے ہوئے کپڑے پہنیں، دَستانے اور مَوزے بھی پہن سکتی ہیں وہ سَر بھی ڈھانپیں مگر چہرے پر چادر نہیں اَوڑھ سکتیں غیر مَردوں سے چہرہ چھپانے کے لئے ہاتھ کا پنکھا یا کوئی کتاب وغیرہ ضَرورتاً آڑے رکھ لیں۔

اِحرام کے نَفل اگر مکرُوہ وَقت نہ ہو تو دو رَکعت نَمازِ نَفل بہ نیّتِ اِحرام (مَرد بھی سَر ڈھانپ کر) پڑھیں بہتر یہ ہے کہ پہلی رَکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رَکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھیں۔

عُمرہ کی نیّت اَب اِسلامی بھائی سَر پر ٹوپی یا عمامہ یا چادر وغیرہ ہے تو اُتار کر اور اِسلامی بہنیں سَر پر بدستور چادر اَوڑھے رہیں اگر (عام دنوں کا) عُمرہ ہے تب بھی اور اگر حجِ تمتّع کر رہے ہیں جب بھی عُمرہ کی اِس



طرح نیت کریں:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَ اَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَبَارِكْ لِیْ فِیْھَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ اَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں عُمرہ کا ارادہ کرتا ہوں میرے لیے اسے آسان کر اور اسے میری طرف سے قبول فرما اور اس کے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اس کو میرے لیے بابرکت فرما میں نے عُمرہ کی نیّت کی اور اللہ عزوجل کے لیے اس کا احرام باندھا۔

حج کی نیّت مُفرِد بھی اِسی طرح نیّت کرے اور مُتَمَتِّع بھی آٹھ ذُوالحجّہ یا اِس سے قبل حج کا اِحرام باندھ کر مندرجہ ذیل الفاظ میں نیّت کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اس کو تو میرے لیے آسان کر دے اور اسے مجھ سے قبول فرما اور اس میں میری مدد فرما اور اسے میرے لئے بابرکت فرما میں نے حج کی نیّت کی اور اللہ تعالٰی کے لیے اس کا اِحرام باندھا۔

حجِ قِران کی نیّت قارِن عُمرہ اور حج دونوں[2] کی ایک ساتھ نیّت کرے گا چُنانچہ وہ اِس طرح نیّت کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْ ھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

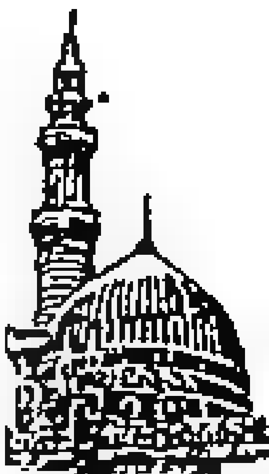
ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں عمرہ اور حج دونوں کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں میرے لئے آسان کردے اور انہیں میری طرف سے قبول فرما میں نے عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی اور خالصتہً اللہ عزوجل کے لیے ان دونوں کا احرام باندھا

لبّیک خواہ عُمرہ کی نیت کریں یا حج کی یا حجِ قِران کی تینوں صورتوں میں نیّت کے بعد کم از کم ایک بار تَلْبِیَہ یعنی "لَبَّیْکَ" کہنا لازمی ہے۔ اور تین بار کہنا افضل تلبیہ یہ ہے:۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں، یا اللہ عزوجل! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں، اور تیرا ہی مُلک بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔

ایک سُنّت تَلْبِیَہ سے فارغ ہونے کے بعد دُعا مانگنا سُنّت ہے جیسا کہ حدیثِ مبارک میں آتا ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب تَلْبِیَہ سے فارغ ہوتے تو اللہ عزوجل سے اُس کی خوشنودی اور جنّت کا سُوال کرتے اور جہنّم سے پناہ مانگتے یقیناً ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلّم سے اللہ عزوجل خوش ہے بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم قطعی جنّتی بلکہ بعطائے الٰہی عزوجل مالکِ جنّت ہیں مگر یہ سب دُعائیں ہماری



تعلیم کے لیے ہیں کہ ہم بھی سنّت سمجھ کر دُعا مانگ لیا کریں۔

تلبیہ کے فضائل

خوش نصیب حاجیو! اِحرام کی نیّت کرنے کے بعد وقتاً فوقتاً لَبَّیْک کی کثرت کیا کریں، اس میں بہت ہی زیادہ ثواب ہے چنانچہ آپ کا شوق بڑھانے کے لیے یہاں دو حدیثیں پیش کی جاتی ہیں:۔

(۱) حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت کی گئی ہے کہ جب "لَبَّیْک" کہنے والا لَبَّیْک کہتا ہے تو اُسے خوشخبری سُنائی جاتی ہے عرض کی گئی، کیا جنّت کی خوشخبری سُنائی جاتی ہے؟ اِرشاد فرمایا، "ہاں"۔ (طبرانی)

(۲) حضرتِ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ سکونِ قلب وسینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جب مسلمان "لَبَّیْک" کہتا ہے تو اُس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری سرے تک جو بھی پتھر، درخت اور ڈھیلا ہے، وہ سب "لَبَّیْک" کہتے ہیں۔

(ترمذی، بیہقی، ابنِ ماجہ)

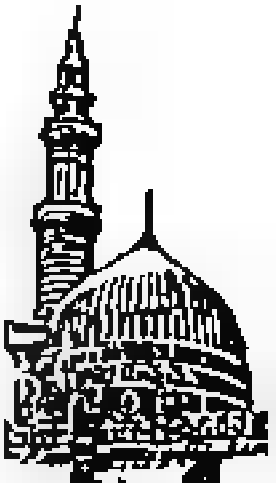
لَبَّیْک کہنے کی آٹھ سُنّتیں اور آداب

(۱) لَبَّیْک مُنہ زبانی یاد کرلیجئے اور اس کی بے شُمار بار کثرت رکھئے خصُوصاً چڑھائی پر یا سیڑھیوں پر چڑھتے وقت یا اُترتے وقت، دو قافلوں کے ملتے وقت، صُبح وشام، پچھلی رات، پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد (۲) جب بھی لَبَّیْک شروع کریں، کم از کم تین بار کہیں۔ (۳) "مُعتمِر" یعنی عُمرہ کرنے والا اور "مُتمتّع"

بھی عُمرہ کرتے وقت جب کعبۂ مُشرّفہ کا طواف شُروع کرے اُس وقت حجرِ اَسوَد کا پہلا اِستِلام کرتے ہی "لَبَّیْک" کہنا چھوڑ دے (۴) مُفرِد اور قارِن لَبَّیْک کہتے ہوئے مکۂ مُعظّمہ میں ٹھہریں کہ ان کی لَبَّیْک دسویں ذُوالحِجّہ شریف کو جَمرۃُ العَقَبہ (یعنی بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارتے وقت ختم ہوگی۔ اس کا بیان اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل آگے آئے گا۔ (۵) اسلامی بھائی باآوازِ بلند لَبَّیْک کہا کریں مگر آواز اتنی بھی بُلند نہ کریں کہ اس سے خود کو یا کسی دُوسرے کو تکلیف ہو۔ (۶) اسلامی بہنیں جب بھی لَبَّیْک کہیں دھیمی آواز سے کہیں۔ اور یہ بات ہمیشہ کے لیے ہی بھائی اور بہنیں سب ذِہن نشین کرلیں کہ علاوہ حج کے بھی جب کبھی جو کچھ بھی پڑھا کریں اس میں اتنی آواز لازِمی ہے کہ خود سُن سکیں اگر بہرہ پن یا شور وغوغا وغیرہ کے سبب نہ سُن سکیں تو کوئی حرج نہیں مگر اتنی آواز سے تلفُّظ ادا ہونے ضروری ہیں کہ یہ مجبوریاں نہ ہونے کی صُورت میں خُود سن لیتے۔

(۷) اِحرام کے لیے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لَبَّیْک کہی اِحرام نہ ہوا اسی طرح تنہا نیّت بھی کافی نہیں جب تک لَبَّیْک یا اس کے قائم مَقام کوئی اور چیز نہ ہو۔ (عالمگیری) (۸) اِحرام کے لیے ایک بار زبان سے لَبَّیْک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحٰنَ اللہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا کوئی اور ذِکرُاللہ عزوجل کیا اور اِحرام کی نیت کی تو اِحرام ہوگیا مگر سُنّت لَبَّیْک کہنا ہے۔

(عالمگیری)



نیّت سے متعلّق نہایت ہی ضروری ہدایت

یاد رکھیں! نیّت دل کے اِرادہ کو کہتے ہیں. خواہ نماز، روزہ، اِحرام کچھ بھی ہو. اگر دِل میں نیّت موجود نہ ہو تو صرف زبان سے ان کی نیّت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیّت نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ نیّت کے الفاظ عربی زبان میں کہنا لازمی نہیں ہے اپنی مادری زبان میں بھی کہہ سکتے ہیں بلکہ الفاظ کا زبان سے ادا کرنا بھی لازمی نہیں ہے صرف دِل میں اِرادہ بھی کافی ہے. ہاں زبان سے کہہ لینا افضل ہے. اور عربی زبان میں زیادہ بہتر کیونکہ یہ ہمارے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی زبان ہے عربی زبان میں جب نیّت کے الفاظ کہیں تو اس کے معنیٰ بھی ضرور ذہن میں رکھیں.

اِحرام کے معنیٰ

اِحرام کے لفظی معنیٰ حرام کرنے کے ہیں. کیونکہ اِحرام باندھنے والے پر بعض حلال باتیں بھی حرام ہو جاتی ہیں. اِحرام باندھنے والے اِسلامی بھائی کو مُحرِم اور اِسلامی بہن کو مُحرِمہ کہتے ہیں.

اِحرام میں یہ باتیں حرام ہیں

(۱) اِسلامی بھائی کو سِلائی کیا ہوا کپڑا پہننا.

(۲) سَر پر ٹوپی اوڑھنا، عمامہ یا رومال وغیرہ باندھنا.

(۳) مَرد کا سَر پر کپڑے کی گٹھڑی رکھنا. (اِسلامی بہنیں سَر پر چادر اوڑھیں اور انہیں سَر پر کپڑے کی گٹھڑی اُٹھانا منع نہیں.)

(۴) مَرد کا دستانے پہننا (ہاں اِسلامی بہنوں کو منع نہیں.)

۵ اسلامی بھائی ایسے موزے یا جوتے نہیں پہن سکتے جو وَسطِ قدم (یعنی قدم کے بیچ کا اُبھار) چھپائیں۔

۶ جسم، لباس یا بالوں میں خُوشبُو لگانا۔

۷ خالص خوشبو مثلاً الائچی، لونگ، دار چینی، زعفران، جاوتری وغیرہ کھانا یا آنچل میں باندھنا۔ یہ چیزیں اگر کسی کھانے یا سالن وغیرہ میں ڈال کر پکائی گئی ہوں اب چاہے خوشبو بھی دے رہی ہوں تو بھی کھانے میں حَرَج نہیں، جو لوگ الائچی یا لونگ پان میں ڈال کر کھاتے ہیں وہ اِحتیاط کریں۔

۸ جماع کرنا بلکہ شہوت کے ساتھ عورت سے بوس و کنار اور بدن مَس کرنا بھی حرام ہے۔

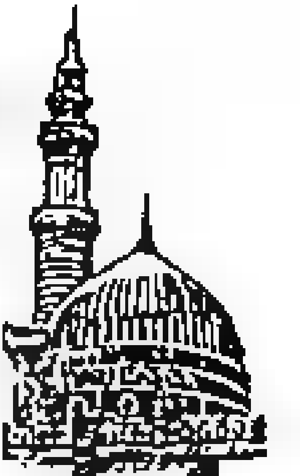
۹ بے حیائی کی باتیں اور کام اور ہر قسم کا گُناہ ہمیشہ حرام تھا اب اور بھی سخت حرام ہو گیا۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، بدنگاہی، کسی سے دُنیوی لڑائی جھگڑا یہ اور بھی سخت حرام ہو گئے۔

۱۰ جنگل کا شکار کرنا یا کسی طرح بھی اِس پر معاوِن ہونا، اِس کا گوشت یا انڈہ وغیرہ خریدنا، بیچنا یا کھانا۔

۱۱ اپنا یا دوسرے کا ناخُن کترنا یا دوسرے سے اپنے ناخُن کتروانا۔

۱۲ سَر یا داڑھی کے بال کاٹنا، بغلیں بنانا، مُوئے زیرِ ناف لینا۔ بلکہ سَر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جُدا کرنا۔

۱۳ وَسمہ یا مہندی کا خِضاب لگانا۔



(۱۴) زیتون یا تِل کا تیل چاہے بے خُوشبُو ہو، بالوں یا جِسم پر لگانا۔
(۱۵) کِسی کا سَر مُونڈنا، خواہ وہ اِحرام میں ہو یا نہ ہو۔
(۱۶) جُوں مارنا، پھینکنا، کِسی کو مارنے کے لیے اشارہ کرنا، کپڑا اس کے مارنے کے لیے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا، بالوں میں جُوں مارنے کے لیے کِسی قِسم کی دَوائی وغیرہ ڈالنا۔ غرضیکہ کِسی طرح اس کے ہَلاک پر باعِث ہونا۔

اِحْرام میں یہ باتیں مکرُوہ ہیں

(۱) جِسم کا مَیل چُھڑانا۔
(۲) بال یا جِسم بِغیر خُوشبُو کے صابُون وغیرہ سے دھونا۔ (خُوشبُو دار صابُون کا اِستِعمال حَرام ہے۔)
(۳) سَر یا داڑھی کے بالوں میں کنگھی کرنا۔
(۴) اس طرح کُھجانا، کہ بال ٹُوٹنے یا جُوں گِرنے کا اَندیشہ ہو۔
(۵) کُرتا یا شیروانی وغیرہ پہننے کی طرح کندھوں پہ ڈالنا۔
(۶) جان بُوجھ کر خُوشبُو سُونگھنا۔
(۷) خوشبودار پھل یا پتّا مثلاً لیموں، پودینہ، نارنگی وغیرہ سُونگھنا (کھانے میں مُضایقہ نہیں)
(۸) عِطر فروش کی دُکان پر اس نِیّت سے بیٹھنا کہ خوشبو آئے۔
(۹) مَہکتی خوشبو ہاتھ سے چُھونا جبکہ ہاتھ پر نہ لگ جائے ورنہ حَرام ہے۔ (لہٰذا ہاتھ پُونچھنے کے لیے خوشبودار ٹشو پیپر اِستِعمال نہ کیے جائیں اور عام حالات میں بھی کھانے کے بعد کِسی کاغذ سے ہاتھ پونچھنا مکروہ ہے اور اس

سے جلئے استنجا خشک کرنا بھی مکروہ۔

(۱۰) کوئی ایسی چیز کھانا یا پینا جس میں بے پکائی ہوئی خوشبو ڈالی گئی ہو۔ ہاں کسی کھانے یا پینے کی چیز میں خوشبو تو ڈالی گئی ہو مگر اس کی مہک زائل ہو گئی ہو تو اس کے کھانے یا پینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱) خوشبودار سُرمہ آنکھوں میں ڈالنا۔

(۱۲) غِلافِ کعبہ کے اندر اِس طرح داخل ہونا کہ غِلاف شریف سَر یا چہرے سے لگے۔

(۱۳) ناک وغیرہ منہ کا کوئی بھی حصّہ کپڑے سے چھپانا۔ (لہٰذا اگر نزلہ ہو جائے تو رُومال سے ناک پونچھنے سے گُریز کریں۔)

(۱۴) بے سِلا کپڑا رَفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا۔

(۱۵) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔[1] (بس وغیرہ میں سفر کرتے ہوئے اگلی نشست کی پُشت پر منہ رکھ کر سونے سے گُریز کریں۔)

(۱۶) تعویذ اگرچہ بے سِلے کپڑے میں لپیٹا ہوا ہو اُسے باندھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر بے سِلے کپڑے میں لپیٹا ہوا تعویذ بازو وغیرہ پر باندھا نہیں، بلکہ گلے میں ڈال لیا تو حرج نہیں۔

(۱۷) بِلا عُذر جسم کے کسی حصّہ پر پٹی باندھنا۔

(۱۸) بناؤ سنگھار کرنا۔

---

[1] اِحرام کے علاوہ بھی اوندھا سونا منع ہے کہ حدیثِ پاک میں اِس طرح سونے کو جہنّمیوں کا طریقہ کہا گیا ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ

(۱۹) چادر کے آنچلوں میں یا تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔

(۲۰) رقم وغیرہ رکھنے کی نیت سے جیب والا بیلٹ باندھنے کی اجازت ہے۔ البتہ صرف تہبند کو کسنے کی نیت سے بیلٹ یا رسی وغیرہ باندھنا مکروہ ہے۔

یہ باتیں احرام میں جائز ہیں

(۱) مسواک کرنا
(۲) انگوٹھی پہننا [۱]
(۳) بے خوشبو کا سرمہ لگانا

---

[۱] انگوٹھی کے بارے میں عرض ہے کہ

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ باعظمت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بت کی بو آتی ہے؟ انہوں نے وہ (پیتل کی) انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے فرمایا، کیا بات ہے کہ
تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟
انہوں نے اسے بھی پھینک دیا پھر عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیسی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا، چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔ یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۹)

جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں، ایک سے زیادہ نہ پہنیں۔ اور اس ایک انگوٹھی میں نگینہ بھی ایک ہی ہو ایک

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

④ بے مَیل چُھڑانے غُسل کرنا۔

⑤ کپڑے دھونا۔ ہاں جُوں مارنے کی غَرَض سے حرام ہے۔

⑥ سَر یا بدن اس طرح آہستہ سے کھُجانا، کہ بال نہ ٹوٹے۔

⑦ چھتری لگانا یا کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا۔

⑧ چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھُرسنا۔

⑨ داڑھ اُکھیڑنا۔

⑩ ٹوٹے ہوئے ناخن کو جُدا کرنا۔

⑪ پھُنسی توڑ دینا۔

⑫ آنکھ میں جو بال نکلے، اُسے جُدا کرنا۔

⑬ خَتنہ کرنا۔

⑭ چُوہا، چھپکلی، گرگٹ، سانپ، بچھو، مچھر، مکھی وغیرہ خبیث اور موذی جانوروں کو مارنا۔

(حاشیہ گزشتہ صفحہ)

سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں نگینے کے وزن کی کوئی قید نہیں چاندی یا کسی اور دھات کا چھلّا (چاہے مدینہ منوّرہ کا ہی کیوں نہ ہو) یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات (مثلاً سونا، تانبہ، لوہا، پیتل، اسٹیل وغیرہ) کی انگوٹھی یا چھلّہ نہیں پہن سکتے (فیضانِ سُنّت ص ۱۲۳۹)

سونے، چاندی یا کسی بھی دھات کی زنجیر گلے میں پہننا گناہ ہے۔ اسلامی بہنیں سونے، چاندی کی انگوٹھیاں اور زنجیریں وغیرہ پہن سکتی ہیں وزن اور نگینوں کی کوئی قید نہیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ

(۱۵) سر یا منہ کے علاوہ کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔[1]

(۱۶) سر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا

(۱۷) کان کپڑے سے چھپانا۔

(۱۸) سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا (کپڑا یا رومال نہیں رکھ سکتے۔)

(۱۹) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔

(۲۰) سر پر غلّہ کی بوری اٹھانا جائز ہے۔ مگر سر پر کپڑے کی گٹھڑی اٹھانا حرام ہے۔ ہاں، "مُحرِمَہ" دونوں اٹھا سکتی ہے۔

(۲۱) جس کھانے میں الائچی، دار چینی، لونگ وغیرہ پکائے گئے ہوں اگرچہ ان کی خوشبو بھی آرہی ہو۔ (مثلاً قورمہ، بریانی، زردہ وغیرہ) اس کا کھانا یا بے پکائے جس کھانے پینے میں کوئی خوشبو ڈالی ہوئی ہو، وہ بو نہیں دیتی اُس کا کھانا پینا۔

(۲۲) بادام یا ناریل کا تیل جس میں خوشبو نہ ڈالی ہوئی ہو اس کا بالوں یا جسم پر لگانا۔

(۲۳) ایسا جوتا پہننا جائز ہے جو قدم کے وسط کے جوڑ یعنی قدم کے بیچ کی ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے۔ لہٰذا مُحرِم کے لیے اس میں آسانی ہے کہ وہ دو پٹی والی چپل پہنے۔

(۲۴) پالتو جانور مثلاً اونٹ، بکری، مرغی، گائے وغیرہ کو ذبح کرنا، اس کا گوشت بیچنا، کاٹنا، خریدنا، کھانا۔

---

[1] مجبوری کی صورت میں سر یا منہ پر پٹی تو باندھ سکتے ہیں مگر اس پر کفارہ دینا ہوگا۔ (اس کا مسئلہ ص۔۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں) سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ

مرد و عورت کے اِحرام میں فرق

اُوپر دیئے ہوئے اَحکام میں مَرد و عورت دُونوں برابر ہیں۔ تاہم چَند باتیں اِسلامی بَہنوں کے لیے جائز ہیں:-

① سَر چُھپانا۔ بلکہ اِحرام کے علاوہ بھی نَماز میں اور نامَحرم (جن میں ماموں زاد، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد اور بِالخُصوصیّت کے ساتھ دَیور بھی شامِل ہے) کے سامنے فرض ہے۔ نامَحرموں کے سامنے عورت کا اِس طرح آجانا کہ اُس کا سَر کُھلا ہوا ہو یا اِتنا باریک دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہو کہ بالوں کی سیاہی چمکتی ہو علاوہ اِحرام کے بھی حَرام ہے اور اِحرام میں سَخت حَرام ہے۔

② "مُحرِمہ" جب سَر چُھپاسکتی ہے تو کپڑے کی گٹھڑی سَر پر اُٹھانا بدرجۂ اَولیٰ جائز ہوا۔

③ سِلا ہوا تَعوِیذ گلے یا بازُو میں باندھنا۔

④ غلافِ کعبۂ مُشرّفہ میں یُوں داخِل ہونا کہ سَر پر رہے۔ مگر ہاں اِتنی اِحتیاط اِسلامی بَہن بھی کرے کہ مُنہ پر نہ آئے کہ اُسے بھی مُنہ پر کپڑا ڈالنا حَرام ہے۔

⑤ دَستانے، مَوزے اور سِلے ہوئے کپڑے پہننا۔

⑥ اِحرام کی حالت میں چُونکہ چہرے پر کپڑا اِس طرح ڈالنا کہ چہرے سے مَس ہو اِسلامی بَہنوں کے لیے بھی حَرام ہے لہٰذا نامَحرموں سے بچنے کے لیے کوئی گتّہ یا پنکھا وغیرہ مُنہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

اِحرام میں مُفید اِحتیاطیں

(۱) مُحرِم کو چاہیئے، کہ اُوپر کی چادر دُرُست کرنے میں یہ اِحتیاط رکھے کہ اپنے یا کسی دُوسرے مُحرِم کے سَر یا چہرے پر نہ پڑے۔

(۲) اکثر مُحرِم حضرات اِحرام کا تَہبند ناف کے نیچے سے باندھتے ہیں اور پھر اُوپر کی چادر بے اِحتیاطی کی وجہ سے پیٹ پر سے سَرک جاتی ہے جس سے ناف کے نیچے کا کچھ حِصّہ سب کے سامنے ظاہِر ہوتا رہتا ہے اور وُہ اِس کی پرواہ نہیں کرتے اسی طرح بعض مُحرِم چلتے یا بیٹھتے وقت اِحتیاط نہیں کرتے جس کی وجہ سے بسا اوقات اُن کی ران وغیرہ دُوسروں پر ظاہر ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اِس مسئلہ کو یاد رکھیں، کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سَمیت جسم کا سارا حِصّہ مَرد کا سَتر ہے۔ اور اس میں سے تھوڑا سا حِصّہ بھی دُوسروں کے آگے کھولنا حَرام ہے۔ اور کسی کے اِس کُھلے ہوئے حِصّے کو دیکھنا بھی حَرام ہے۔

نوٹ:۔ یہ سَتر کے مَسائل صِرف اِحرام کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اِحرام کے علاوہ بھی دُوسروں کے آگے اپنا سَتر کھولنا اور دُوسروں کے سَتر کی طرف نظر کرنا دونوں حَرام ہے۔

ضَروری تنبیہ

جو باتیں اِحرام میں ناجائز ہیں اگر وہ کسی مجبوری کے سبب یا بُھولے سے سَرزد ہوجائیں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرمانہ مقرّر ہے وہ بہرحال ادا کرنا ہوگا یہ باتیں چاہے سوتے میں سَرزد ہوں یا جبراً کوئی کرائے ہر

صُورت میں جرمانہ ہے بعض نادان لوگ جب جرمانے یعنی "دَم" وغیرہ کی بات آتی ہے تو اس طرح کہہ کر ٹال دیا کرتے ہیں کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف کرے گا" بے شک اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرمانے والا ہے مگر یہ تو سوچیں کہ یہ سارے قوانین اور جرمانے بھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے عائد کردہ ہیں اور اُسی کے حُکم سے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہم پر نافذ فرمائے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم عُمرہ اور حج کے تمام اَحکامات کی صحیح معنوں میں بجاآوری کریں۔

"حرم" کی وضاحت

عُموماً عوام النّاس بلکہ خواص بھی صِرف مسجدِ حرام کو ہی حرم شریف کہتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجدِ حرام شریف حرمِ مُحترم ہی میں داخل ہے مگر حرمِ شریف مکّہ مکرّمہ سمیت اس کے اردگرد میلوں تک پھیلا ہوا ہے اور ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں مثلاً جدّہ شریف سے مکّہ مکرّمہ آتے ہوئے مکّہ معظّمہ سے قبل تیئس ۲۳ کلومیٹر پہلے پولیس چوکی آتی ہے۔ یہاں سڑک کے اُوپر بورڈ پر جلی حُروف میں لِلْمُسْلِمِیْنَ فَقَطْ (یعنی صِرف مسلمانوں کے لیے) لکھا ہوا ہے اسی سڑک پر جب مزید آگے بڑھتے ہیں تو بیر شمیس یعنی حدیبیہ کا مقام آتا ہے۔ "حرم شریف" کی حد یہاں سے شُروع ہو جاتی ہے۔

مکّہ پاک کی حاضری

بہرحال جب آپ حُدودِ حرم میں داخل ہو جائیں تو سر جُھکائے آنکھیں شرمِ گناہ سے نیچی کیے خُشوع و خُضوع کے ساتھ داخل ہوں ذِکر و دُرُود اور لبّیک کی خُوب کثرت کریں اور جُوں ہی ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کے مقدّس شہر مکّہ مکرّمہ پر نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا۔

ترجمہ: یا اللہ عزوجل! مجھے اس میں قرار اور حلال روزی عطا فرما۔

مکۂ معظمہ پہنچ کر ضرورتاً مکان اور حفاظتِ سامان وغیرہ کا انتظام کر کے "لَبَّیْك" کہتے ہوئے بابُ السّلام پر پہنچیں اور اس دروازۂ پاک کو چوم کر پہلے سیدھا پاؤں مسجدُ الحرام میں رکھ کر ہمیشہ جس طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت جو دعا پڑھا کرتے ہیں وہ یہاں بھی پڑھیں۔ دعا یہ ہے:-

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے اور اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہوں۔ اے اللہ عزوجل میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اعتکاف کی نیّت کرلیں

نفلی اعتکاف کی نیّت بھی کرلیں کہ یہاں پر ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ لہٰذا ایک لاکھ اعتکاف کا ثواب پائیں گے اور ضمناً کھانا، زم زم شریف پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا نیز ہر مسجد میں ہمیشہ اس کا خیال رکھا کریں۔ اعتکاف کی نیّت یہ ہے:-

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافْ۔

ترجمہ: میں نے سنّت اعتکاف کی نیّت کی۔

کعبہ پر پہلی نظر

جوں ہی کعبۂ معظمہ پر نظر پڑے تین ۳ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں کہ کعبۃ اللہ شریف پر پہلی نظر جب پڑتی ہے اُس وقت مانگی ہوئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

آپ چاہیں تو یہ دعا مانگ لیں کہ "یا اللہ عزوجل! میں جب بھی دعا مانگا کروں وہ قبول ہوا کرے۔"

اب اگر کسی نماز کا وقت ہے تو اس سے فارغ ہولیں اور پھر طواف کعبۂ معظمہ کے لیے تیار ہو جائیں یہاں تحیۃ المسجد نہیں پڑھیں گے مسجد الحرام میں تحیۃ المسجد کے بدلے طواف ہے بے شک آپ عمرہ کا طواف ہی شروع کر دیں تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اس کے لیے الگ سے طواف ضروری نہیں۔

پہلے کعبہ کا اچھی طرح دیدار کرلیں

طواف شروع کرنے سے پہلے کعبۂ مشرفہ کا اچھی طرح دیدار کرلیں مثلاً یہ دیکھ لیں کہ حجرِ اسود کہاں نصب ہے، رکنِ یمانی کہاں واقع ہے، حطیم کو بھی بغور دیکھ لیں کیونکہ یہ کعبۂ پاک کا ہی حصہ ہے اور دورانِ طواف اس میں سے نہیں گزر سکتے۔ (ان سارے مقامات کی تفصیل ابتدائی صفحات میں آچکی ہے۔)

طواف کرنیوالوں کے لیے ضروری ہدایت

عموماً دورانِ طواف و سعی میں نے دیکھا ہے کہ لوگ غول در غول آتے ہیں اور ان میں کوئی ایک شخص زور زور سے دعائیں پڑھ رہا ہوتا ہے اور سب اس کو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق غلط سلط دہراتے جاتے ہیں یہ طریقہ بالکل نامناسب ہے، کہ اس سے دوسرے عام لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور ان دہرانے والوں کی غلطیاں اپنی جگہ نیز کافی لوگ اپنے ہاتھ میں کتاب لیے تنہا تنہا دعائیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور ان میں بھی کئی لوگ ناتجربہ کاری کی بناء پر طویل دعائیں صحیح نہیں پڑھ

پاتے. لہٰذا محترم حاجی صاحبان! خوب یاد رکھئے! جو دُعائیں طواف و دیگر مناسکِ حج کے دوران پڑھی جاتی ہیں اگر آپ ان کے تلفظ صحیح طور پر ادا نہیں کر سکیں گے تو معنیٰ بگڑ جانے کا احتمال رہے گا اس لیے اپنے وطن ہی میں ان دُعاؤں کو اچھی طرح سیکھ لینا مناسب ہے اور سعی یا طواف میں یہ سب دعائیں پڑھنا لازمی بھی نہیں ہے طواف کے لیے اگر آپ صرف درج ذیل دُعا یاد کر لیں جب بھی کام چل جائے گا. دُعا یہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: اللہ عزوجل پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ عزوجل ہی کے لیے ہیں اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ عزوجل کی توفیق سے۔

سب سے افضل ترین دُعا

محترم حاجیو! اگر طواف و سعی وغیرہ میں ہر جگہ کسی اور دُعا کے بجائے دُرُود شریف ہی پڑھتے رہیں تو یہ سب سے افضل ہے اور ان شاء اللہ عزوجل دُرُود و سلام کی برکت سے سارے بگڑے کام سنور جائیں گے مکی مدنی سلطان، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"ایسا کرے گا تو اللہ عزوجل تیرے سب کام بنا دے گا. اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا." (انوار البشارۃ)

حکایت حضرتِ سیّدُنا شیخ عبدُ الحق محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عبدُ الوہاب مُتّقی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مجھے مدینۂ طیّبہ سے رُخصت کرتے تو فرماتے،

"سفرِ حج میں فرائض کے بعد دُرُود شریف سے بڑھ کر کوئی دُعا نہیں۔ اپنے سارے اوقات دُرُود شریف میں گھیر دو اور اپنے کو دُرُود شریف کے رنگ میں رنگ لو۔"

ع ہر دَرد کی دَوا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم (مِرآۃ)

طواف میں دُعا کے لیے رُکنا منع ہے محترم حاجیو! ہو سکے تو صرف دُرُود و سلام پڑھی ثنا عث کریں کہ یہ آسان بھی ہے اور افضل بھی تاہم شائقینِ دُعا کے لیے دُعائیں بھی داخلِ ترکیب کر دی ہیں۔

لیکن یہ یاد رہے کہ دُعائیں پڑھیں یا دُرُود و سلام ان سب کو چلتے چلتے پڑھنا ہوگا دورانِ طواف دُعائیں وغیرہ پڑھنے کے لیے آپ کہیں رُک نہیں سکتے۔

عُمرہ کا طریقہ

ضروری ہدایت اس سے قبل کہ آپ طواف شروع کریں اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ آپ اگر عُمرہ کا طواف کر رہے ہیں تو طواف شُروع کرتے ہی لَبَّیْک کہنا چھوڑ دیں اور مُتَمَتِّع کے لیے بھی یہ عُمرہ کا طواف ہے لٰہذا یہ بھی لَبَّیْک کہنا ختم کر دے نیز قارِن کا بھی یہ طوافِ عُمرہ ہی کا ہے مگر یہ ابھی لَبَّیْک ختم نہ کرے کیونکہ اس کا عُمرہ کے بعد ابھی اِحرام نہیں کُھلے گا۔ قارِن کی لَبَّیْک دسؔ

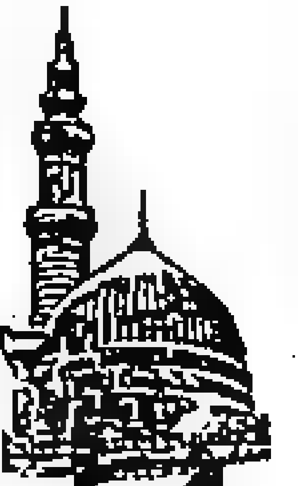
ذُوالحِجَّہ کو جَمرَۃُ الْعَقَبہ (یعنی بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارتے ہی ختم ہوجائے گی اگر حجِ اِفراد ہے تو یہ طواف طوافِ قُدُوم ہے اِس میں بھی ابھی نہیں، بلکہ دسویں کو جَمرَۃُ الْعَقَبہ کو پہلی کنکری مارتے ہی لَبَّیْک ختم ہوجائے گی۔

طواف کا طریقہ

طواف شُروع کرنے سے قبل مرد اِضطباع کرلیں یعنی چادر سیدھے ہاتھ کی بغل کے نیچے سے نِکال کر اس کے دونوں پلّے اُلٹے کندھے پر اس طرح ڈال لیں کہ سیدھا کندھا کھُلا رہے اب پروانہ وار شمعِ کعبہ کے گرد طواف کے لیے تیار ہوجائیے آپ کی سُہولت کے لیے حجرِ اَسْوَد کی عین سیدھ میں پورے مطاف میں (یعنی طواف کی جگہ میں) دیوار تک ناسی رنگ کے ماربل کا پٹّا بنادیا گیا ہے تاکہ بھیڑ میں طواف کرنے والے فرش پر دیکھ کر آسانی سے حجرِ اسود کی سمت معلوم کرسکیں نیز حجرِ اسود کی سیدھ میں سامنے کی دیوار میں "سبز ٹیوب لائٹ" بھی ساری رات روشن رہتی ہے اِس سے رات کے وقت طواف کرنے والوں کو رہنمائی حاصل ہوتی ہے اب اِضطباعی حالت میں کعبہ کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہوجائیے کہ فرش پر بنا ہوا ناسی رنگ کا پٹّا آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف رہے اس طرح پورا "حجرِ اسود" آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف ہوجائے گا اب بغیر ہاتھ اٹھائے اس طرح طواف کی نیّت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تیرے عزّت والے گھر کا طواف کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان کردے اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔



(ہر جگہ یعنی نماز، روزہ، اعتکاف، طواف وغیرہ میں اس بات کا خیال رکھیں کہ عربی زبان میں نیت اسی وقت کارآمد ہوگی جب کہ اس کے معنیٰ معلوم ہوں۔ ورنہ نیت اردو میں بلکہ اپنی مادری زبان میں بھی ہو سکتی ہے۔ ہر صورت میں دل میں نیت ہونا شرط ہے اور زبان سے نہ کہیں تو دل ہی میں نیت ہونا کافی بھی ہے ہاں زبان سے کہہ لینا افضل ہے۔) نیت کر لینے کے بعد کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کئے سیدھے ہاتھ کی جانب تھوڑا سا سرکئے اور فرش پر بنے ہوئے نارنجی رنگ کے پٹّے پر کھڑے ہو جائیے اب حجرِ اسود آپ کے عین سامنے ہے۔

سُبحانَ اللہ عزوجل! یہ جنت کا وہ خوش نصیب پتھر ہے جسے ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یقیناً چوما ہے اب دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیے کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور پڑھئے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے اور تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہیں اور اللہ عزوجل بہت بڑا ہے اور اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو۔

اب اگر ممکن ہو تو حجرِ اسود شریف پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیجئے کہ آواز پیدا نہ ہو تین بار ایسا ہی کیجئے سُبحانَ اللہ عزوجل! جھوم جائیے کہ آپ کے لب اس مبارک جگہ کو مس کر رہے ہیں جہاں یقیناً مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارکہ لگے ہیں چل جائیے.... تڑپ اٹھئے...

اور ہوسکے تو آنکھوں کو بہنے دیجئے کہ یہ بھی سُنّت ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے کہ حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم "حجرِ اسود" پر لب ہائے مبارکہ رکھ کر روتے رہے، پھر التفات فرمایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ بھی رو رہے ہیں ارشاد فرمایا، اے عمر رضی اللہ عنہ! یہ رونے اور آنسو بہانے ہی کا مقام ہے۔

؎ رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذکرِ محبّت عام ہے لیکن سوزِ محبّت عام نہیں

اس بات کا خیال رکھیئے کہ لوگوں کو آپ کے دھکّے نہ لگیں کہ یہ قوّت کا مظاہرہ کرنے کا موقع نہیں بلکہ عاجزی اور مسکینی کے اظہار کی جگہ ہے بوسۂ حجرِ اسود سنّت ہے اور مسلمان کو ایذا دینا حرام اور پھر یہاں اگر ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہے تو ایک گناہ بھی تو لاکھ گناہ کے برابر ہے ہجوم کے سبب اگر بوسہ میسّر نہ آسکے تو ہاتھ سے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو لکڑی سے حجرِ اسود کو چھُو کر اُسے چوم لیں یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں کا اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چوم لیجئے یہی کیا کم ہے کہ مکّی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ رکھنے کی جگہ پر آپ کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔

حجرِ اسود کو بوسہ دینے یا لکڑی سے چھُو کر چومنے نیز ہاتھوں کا اشارہ کر کے انہیں چوم لینے کو "اِستلام" کہتے ہیں۔

اب کعبہ شریف کی طرف ہی چہرہ کئے ہوئے سیدھے ہاتھ کی طرف تھوڑا سا سرکئے جب حجرِ اسود آپ کے چہرے کے سامنے نہ رہے (اور یہ ادنیٰ سی حرکت میں

ہوجائے گا) تو فوراً اس طرح سیدھے ہوجائیں کہ خانۂ کعبہ آپ کے اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے اس طرح چلیں کہ کسی کو آپ کا دھکّا نہ لگے۔

مرد ابتدائی تین پھیروں میں "رَمل" کرتے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتے، شانے ہلاتے چلیں بعض لوگ کودتے اور دوڑتے ہوئے جاتے ہیں یہ سُنّت نہیں ہے جہاں جہاں بھیڑ زیادہ ہو اور رَمل میں اپنے آپ کو یا دُوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اُتنی دیر تک رَمل ترک کردیں مگر رَمل کی خاطر رُکئے نہیں طَواف میں مشغول رہیئے۔ پھر جُوں ہی موقع ملے اُتنی دیر تک کے لیے رَمل کے ساتھ طَواف کریں۔

طَواف میں جس قدر خانۂ کعبہ سے قریب رہیں یہ بہتر ہے مگر اتنے زیادہ قریب بھی نہ ہوجائیں کہ آپ کا کپڑا یا جسم دیوارِ کعبہ سے لگے اور اگر نزدیکی میں ہجوم کے سبب رَمل نہ ہوسکے تو اب دُوری افضل ہے پہلے چکّر میں چلتے چلتے دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیئے۔

پہلے چکّر کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ عزوجل ہی کے لیے ہیں اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی کرنے کی اور نہیں قوت گناہ سے بچنے کی مگر بزرگی و عظمت والے اللہ عزوجل کی مدد سے اور رحمت کاملہ اور سلام نازل ہو اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ عزوجل! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے میں نے طواف کی ابتدا کی ہے اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گناہوں سے معافی کا اور عافیت کا اور دائمی حفاظت کا، دین و دنیا اور آخرت میں اور جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات پانے کا۔

رُکنِ یمانی پر پہنچنے تک یہ دعاء پوری کر لیجئے اب اگر بھیڑ کی وجہ سے اپنے یا دوسروں کی ایذا کا اندیشہ نہ ہو تو رُکنِ یمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے تبرّک کا چھوئیں صرف بائیں ہاتھ سے نہ چھوئیں موقع میسّر آئے تو رُکنِ یمانی کو بوسہ بھی دے لینا چاہیئے مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ قدم اور سینہ کعبۂ مشرّفہ کی طرف نہ ہوں اگر چومنے یا چھونے کا موقع نہ ملے تو یہاں ہاتھوں سے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چومنا سنّت نہیں ہے اکثر عوامُ النّاس ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی رُکنِ یمانی کی طرف دُور سے ہاتھ لہراتے ہوئے نظر آتے ہیں یہ بھی کوئی سنّت نہیں ہے۔

اب آپ کعبۂ مشرّفہ کے تین کونوں کا طواف پورا کر کے چوتھے کونے رُکنِ اَسوَد کی طرف بڑھ رہے ہیں "رُکنِ یمانی" اور رُکنِ اَسوَد کی درمیانی دیوار کو "مستجاب" کہتے ہیں۔ یہاں دعا پر آمین کہنے کے لیے ستّر ہزار فرشتے مقرّر ہیں آپ جو چاہیں، اپنی زبان میں اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا مانگیں یا سب کی نیّت سے اور مجھ گنہگار سگِ مدینہ کی بھی نیّت شامل کر کے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیں نیز یہ

قرآنی دُعا بھی پڑھ لیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے رب ہمارے! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (کنز الایمان)

لیجئے! آپ حجرِ اسود کے قریب آپہنچے یہاں آپ کا ایک چکر پورا ہوا۔

لوگ یہاں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی دُور ہی دُور سے ہاتھ لہراتے ہوئے گزر رہے ہوتے ہیں ایسا کرنا ہرگز سنّت نہیں آپ حسبِ سابق برابر احتیاط کے ساتھ اُسی نامی پٹّی پر رُو بہ قبلہ حجرِ اسود کی طرف مُنہ کر لیجئے اب نیّت کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ تو ابتداء ہو چکی اب دُوسرا چکر شروع کرنے کے لیے پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا۔۔۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

پڑھ کر استلام کیجئے یعنی مَوقع ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیجئے ورنہ اُسی طرح ہاتھ سے اشارہ کر کے انہیں چوم لیجئے پہلے ہی کی طرح کعبہ کی طرف مُنہ کئے تھوڑا سا سرکیئے جب حجرِ اسود سامنے نہ رہے تو فوراً اُسی طرح کعبۂ مُشرّفہ کو بائیں ہاتھ کی طرف لیے طواف میں مشغول ہو جائیے اور دُرُود شریف پڑھ کر دُوسرے چکر کی دُعا شروع کیجئے۔

دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ

أَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا
مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ
قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ
بِغَيْرِ حِسَابٍ

ترجمہ: یا اللہ عزوجل! بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور (یہاں کا) امن تیرا ہی دیا ہوا امن ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے کا بیٹا ہوں اور یہ (دوزخ کی) آگ سے تیری پناہ پکڑنے والوں کی جگہ ہے پس تو ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کردے اے اللہ عزوجل! ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنادے اور ہمارے دلوں میں اس کو آراستہ کردے اور ہمارے لیے کفر، بدکاری اور نافرمانی کو ناپسندیدہ بنادے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کرلے اے اللہ عزوجل! جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے بچانا اے اللہ عزوجل! مجھے بغیر حساب کے جنت عطا فرما۔

رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے یہ دُعا ختم کردیجئے اب موقع ملے تو پہلے کی طرح بوسہ لے کر یا صرف اُسی طرح چھو کر دُرُود شریف پڑھ کر حجرِ اسود کی طرف بڑھتے ہوئے حسبِ سابق یہ دُعائے قرآنی پڑھیئے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے رب عزوجل ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (کنز الایمان)

لے لیجئے! آپ پھر حجرِ اسود کے قریب آپہنچے اب آپ کا دوسرا ۲ چکر بھی پورا ہو گیا۔ پھر حسبِ سابق دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ

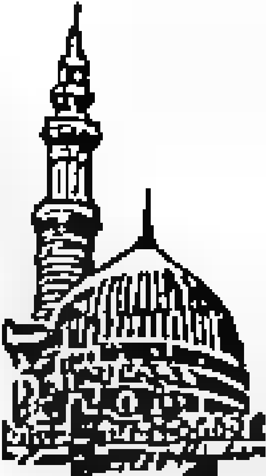
پڑھ کر حجرِ اسود کا استلام کیجئے اور پہلے ہی کی طرح تیسرا ۳ چکر شروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیے۔

تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تیری پناہ مانگتا ہوں (تیرے احکام میں) شک سے اور شرک سے اور باہمی لڑائی و نفاق سے اور بُرے اخلاق اور بُرے حال اور بُرے انجام سے مال میں اور اہل و عیال میں۔ اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے غضب اور دوزخ کی آگ سے۔ اے اللہ عزوجل! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی ہر آزمائش و رسوائی سے۔

رُکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے یہ دُعا ختم کر دیجئے۔ اور حسبِ سابق عمل کرتے ہوئے



درُود شریف پڑھ کر حجرِ اَسود کی طرف بڑھتے ہوئے حسبِ سابق یہ دعائے قرآنی پڑھیئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے رب عزوجل ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (کنز الایمان)

لے لیجئے! آپ پھر حجرِ اسود کے قریب آپہنچے۔ اب آپ کا تیسرا چکر بھی مکمل ہو گیا پھر حسبِ سابق دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعا۔۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

پڑھ کر حجرِ اَسود کا اِستلام کیجئے۔ اور پہلے ہی کی طرح چوتھا چکر شروع کیجئے۔ ہاں اب رَمل نہ کریں کہ رَمل صرف تین پھیروں میں کرنا تھا اب آپ کو حسبِ معمول درمیانہ چال کے ساتھ بقیہ پھیرے مکمل کرنے ہیں، درُود شریف پڑھ کر چوتھے چکر کی دعا پڑھیئے۔۔

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْۢبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ

اَلْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ط رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَآئِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تو بنادے (میرے اس حج کو) حجِ مقبول اور کامیاب کوشش اور گناہوں کی مغفرت اور مقبول نیک عمل اور بے نقصان تجارت کا ذریعہ، اے جاننے والے! جو سینوں میں ہے۔ اے اللہ عزوجل! مجھے (گناہ کی) اندھیریوں سے (نیک اعمال کی) روشنی کی طرف نکال۔ اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت اور تیری بخشش کے اسباب کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا، اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا، اور جنت کی کامیابی اور دوزخ کی آگ سے نجات پانے کا۔ اے میرے رب عزوجل! تو نے جو کچھ مجھے رزق دیا ہے اس پر قناعت بھی عطا فرما۔ اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں ان میں برکت عطا فرما اور میری ہر غائب چیز پر تو نگہبانی فرما۔

رُکنِ یمانی تک یہ دعا ختم کر کے پھر مثلِ سابق عمل کرتے ہوئے حجرِ اسود کی طرف بڑھیئے اور درود شریف کے بعد پڑھیئے۔۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

ترجمہ: اے رب عزوجل ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (کنز الایمان)

لے لیجئے! آپ پھر حجرِ اسود پر آپہنچے حسبِ سابق دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعاء:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط

پڑھ کر استلام کیجئے اور پانچواں چکر شروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً مَرِیْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! جس روز سوائے تیرے عرش کے سائے کے کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے اور اپنے نبی ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض (کوثر) سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلا کہ اس کے بعد کبھی مجھے پیاس نہ لگے اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے اُن چیزوں کی بھلائی چاہتا ہوں جن کو تیرے نبی ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے طلب کیا اور اُن چیزوں کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے نبی ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پناہ مانگی۔ اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے جنّت اور اُس کی نعمتوں کا اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو مجھے جنّت سے قریب کر دے اور میں دوزخ سے اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے دوزخ سے قریب کر دے۔

رُکنِ یمانی تک یہ دُعا ختم کر کے مثلِ سابق حجرِ اَسود کی طرف بڑھیئے اور دُرود شریف کے بعد پڑھیئے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

ترجمہ: اے رب عزوجل ہمارے! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (کنز الایمان)

پھر حجرِ اَسود پر آکر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا:۔

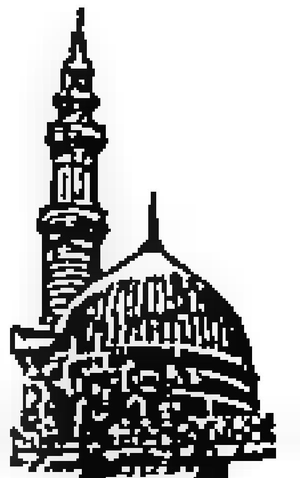
بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ

پڑھ کر استلام کیجئے اور اب چھٹا چکر شروع کیجئے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیئے:۔

چھٹے چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَنْ مَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّوَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَا اَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں اُن معاملات میں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق ہیں اُن معاملات میں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں اے اللہ عزوجل! اِن میں سے جن کا تعلق صرف تیری



ذات سے ہو ان کو بخش دے اور جن کا تعلق تیری مخلوق سے ہے) ہو ان کا تو اپنے فضل و کرم سے ذمہ دار بن جائے اللہ عزوجل! مجھے (رزق) حلال عطا فرما کر حرام سے، اور فرمانبرداری کی توفیق عطا فرما کر نافرمانی سے اور اپنے فضل سے بہرہ مند فرما کر اپنے سوا دوسروں سے مجھے مستغنی کر دے اے وسیع مغفرت والے! اے اللہ عزوجل! بے شک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی عزت والی ہے اور اے اللہ عزوجل! بڑا باوقار، بڑا کرم والا اور بڑی عظمت والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ سے درگزر فرما۔

رُکنِ یمانی تک یہ دُعا ختم کر کے پھر مثلِ سابق عمل کرتے ہوئے حجرِ اسود کی طرف بڑھیے اور دُرُود شریف پڑھ کر پڑھیے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے رب عزوجل ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (کنز الایمان)

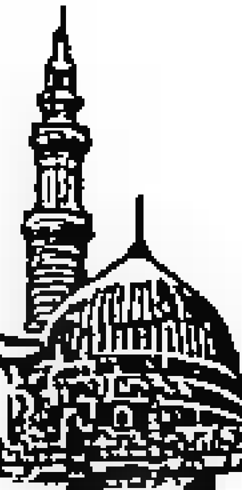
پھر حسبِ سابق دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط

پڑھ کر حجرِ اسود کا استلام کیجئے اور ساتواں اور آخری چکر شروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیے۔

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ



وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے کامل ایمان اور سچا یقین اور کشادہ رزق اور عاجزی کرنے والا دل اور تیرا ذکر کرنے والی زبان اور حلال اور پاک روزی اور سچی اور خالص توبہ اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت کی راحت اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنت کی کامیابی اور دوزخ کی آگ سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔ تیری رحمت کے وسیلے سے اے بڑی عزت والے! اے بڑی مغفرت والے! اے میرے رب عزوجل! میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں ملا۔

رکنِ یمانی پر آ کر یہ دُعا ختم کر کے حسبِ سابق ہدایت پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھیے اور دُرود شریف پڑھ کر پڑھیے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

ترجمہ: اے رب عزوجل ہمارے! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

حجرِ اسود پر پہنچ کر آپ کے سات پھیرے تو ہو گئے مگر پھر آٹھویں بار حسبِ سابق دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ؕ

پڑھ کر استلام کر لیجئے اور یہ ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب بھی طواف کریں اس میں پھیرے سات ہوتے ہیں اور استلام آٹھ۔ اب آپ اپنا سیدھا کندھا ڈھانپ لیجئے۔

اور اب

مقامِ ابراہیم علیہ السلام

مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر آکر یہ آیتِ مقدسہ پڑھیئے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

ترجمہ: اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (کنزالایمان)

نمازِ طواف

اب مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے قریب جگہ ملے تو بہتر ورنہ مسجدِ حرام میں جہاں بھی جگہ ملے اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نمازِ طواف ادا کریں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھیئے یہ نماز واجب ہے۔ اور کوئی مجبوری نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً پڑھنا سنت ہے اکثر لوگ کندھا کھلا رکھ کر نماز پڑھتے ہیں یہ مکروہِ تحریمی ہے ایسی نماز کا دوبارہ لوٹانا واجب ہے اضطباع یعنی کندھا کھلا رکھنا صرف اُس طواف کے ساتوں پھیروں میں ہے جس کے بعد سعی ہوتی ہے اگر وقتِ مکروہ داخل ہو گیا ہو تو بعد میں پڑھ لیجئے اور یاد رکھیئے! اس نماز کا پڑھنا لازمی ہے

مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر نماز کی فضیلت

"جو مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے اُس کے اگلے پیچھے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن وہ امن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔"

مقامِ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی فضیلت

یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنے دل میں جو بھی تمنا ہو، رو رو کر اپنی زبان میں اپنے پروردگار عزوجل سے مانگئے۔ اور نیچے دی ہوئی دعا بھی پڑھ لیجئے کہ حدیثِ مبارک میں ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے، "جو اس مقام پر یہ دعا کرے گا میں اُس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کر دوں

گا، مُحتاجی اُس سے نکال لُوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اُس کی تجارت کروں گا، دُنیا مجبُور و لاچار ہو کر اُس کے پاس آئے گی، اگرچہ وُہ اِسے نہ چاہے۔" وہ دُعا یہ ہے:۔

مقامِ ابراہیم علیہ السلام کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِّنْکَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تُو میری سب چُھپی اور کُھلی باتوں کو جانتا ہے پس میری معذرت کو قبول فرما اور تُو میری حاجت کو جانتا ہے لہٰذا میری خواہش کو پُورا کر اور تُو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لہٰذا میرے گناہوں کو مُعاف فرما۔ اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دِل میں سما جائے اور ایسا سچا یقین کہ میں جان لُوں کہ جو کچھ تُو نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے وُہی مجھے پہنچے گا اور تیری طرف سے اپنی قسمت پر اپنی رضامندی۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

اب مُلتزم پر آیئے نماز و دُعا سے فارِغ ہو کر مُلتَزَم سے آ کر لپٹ جایئے دروازۂ کعبہ اور حجرِ اَسوَد کے درمیانی حِصّہ کو مُلتَزَم کہتے ہیں اس میں دروازۂ کعبہ شامل نہیں مُلتَزَم سے کبھی سینہ لگایئے تو کبھی پیٹ، اِس پر کبھی دایاں رُخسار اور دونوں ہاتھ سر سے اُونچے کر کے دِیوارِ مُقدّس پر پھیلایئے یا سیدھا ہاتھ دروازۂ کعبہ کی طرف اور اُلٹا ہاتھ حجرِ اَسوَد کی طرف پھیلایئے خوب آنسو بہایئے

اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر اپنے پاک پروردگار عزوجل سے اپنے لیے اور تمام اُمّت کے لیے اپنی زبان میں دُعا مانگئے کہ مقامِ قبول ہے۔ اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا بھی پڑھیں:۔

مُلتزم کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَاقَدِيْمَ الْاِحْسَانِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِىْ وَتَضَعَ وِزْرِىْ وَتُصْلِحَ اَمْرِىْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِىْ وَتُنَوِّرَلِىْ فِىْ قَبْرِىْ وَتَغْفِرَلِىْ ذَنْبِىْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن

ترجمہ: اے اللہ عزوجل اے اس قدیم گھر کے مالک! ہم (مسلمانوں کی) گردنوں کو ہمارے (مسلمان) باپ دادوں ماؤں بھائیوں (بہنوں) اور اولاد کی گردنوں کو (دوزخ کی) آگ سے آزاد کر دے اے بخشش والے، کرم والے، فضل والے، احسان والے، عطا والے، بھلائی والے اے اللہ عزوجل! تمام معاملات میں ہمارا انجام بخیر فرما اور ہمیں دُنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ عزوجل! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے مقدس گھر کے دروازے کے نیچے کھڑا ہوں اور تیرے دروازہ کی چوکھٹوں سے لپٹا ہوا ہوں، تیرے حضور عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں اور تیری رحمت کا اُمیدوار ہوں اور تیرے دوزخ کے عذاب سے ڈر رہا ہوں اے ہمیشہ کے محسن!

(اُب بھی احسان فرما! اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ میرے ذِکر کو بلند کر دے اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر دے اور میرے کاموں کو دُرُست کر دے اور میرے دل کو پاک کر دے اور میرے لیے قبر میں روشنی فرما دے اور میرے گناہ مُعاف فرما دے اور میں تجھ سے جنّت کے اُونچے دَرَجات کا سُوال کرتا ہوں۔ آمین۔

ایک اہم مسئلہ مُلتَزَم کے پاس "نمازِ طواف" کے بعد آنا اُس طواف میں ہے جس کے بعد سَعی ہے اور جس کے بعد سَعی نہ ہو۔ (مثلاً طوافِ نفل یا طوافُ الزِّیارہ جب کہ حج کی سَعی سے پہلے فارِغ ہو چکے ہوں)، اُس میں نماز سے پہلے مُلتَزَم سے لپٹیں پھر مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر دو رَکعت نماز ادا کریں۔ (بہارِ شریعت)

اب زم زم پر آئیے اب زم زم پر تشریف لائیے اور قبلہ رُو کھڑے کھڑے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر تین سانس میں خوب پیٹ بھر کے پیئں پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں ہر بار کعبۂ مُشرّفہ کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھ لیں، کچھ پانی جسم پر بھی ڈالیں، مُنہ، سَر اور جسم پر اِس سے مَسح بھی کریں مگر یہ احتیاط رکھیں کوئی قطرہ زمین پر نہ گرے۔

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے، زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے گا وُہ مقصد حاصل ہو جائے گا

یہ زم زم اُس لیے ہے جس لیے اِس کو پیئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

زم زم پینے کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے نفع بخش علم و وسیع رزق (حلال) اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

صفا و مروہ کی سعی

اب اگر کوئی مجبوری یا تھکن وغیرہ نہ ہو تو ابھی، ورنہ آرام کرکے صفا و مروہ میں سعی کرنے کے لیے تیار ہو جائیے یاد رہے کہ سعی میں اضطباع یعنی کندھا کھلا رکھنا سنّت نہیں ہے اب سعی کے لیے حجرِ اسود کا پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعاء:-

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط

پڑھ کر استلام کیجئے۔

اب بابُ الصّفا پر آئیے "کوہِ صفا" چونکہ "مسجدِ حرام" سے باہر واقع ہے اور ہمیشہ مسجد سے باہر نکلتے وقت اُلٹا پاؤں پہلے نکالنا سنّت ہے لہٰذا یہاں بھی پہلے اُلٹا پاؤں نکالئے کہ سنّت ہے اور حسبِ معمول مسجد سے باہر آنے کی دعاء

پڑھیے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

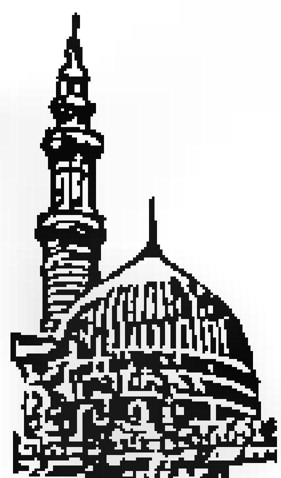
اب دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے صفا پر اتنا چڑھیے کہ کعبۂ معظّمہ نظر آجائے اور یہ بات یہاں معمولی سا چڑھنے پر حاصل ہو جاتی ہے عوامُ النّاس کی طرح زیادہ اُوپر تک نہ چڑھیں کہ یہ خلافِ سُنّت ہے۔ اب یہ دُعا پڑھیے:[1]۔

اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ط

ترجمہ: میں ابتداء کرتا ہوں اُس کے ساتھ جس کے ساتھ اللہ عزّوجلّ نے ابتداء کی ہے (اپنے اس فرمانِ عالیشان کی)، "بے شک صفا اور مروہ اللہ عزوجل کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اُس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں

---

[1] رمیِ جمرات، وُقوفِ عرفات وغیرہ کے لیے جس طرح نیّت شرط نہیں اسی طرح سعی میں بھی نیّت شرط نہیں..... بغیر نیّت کے بھی اگر کسی نے سعی کی تو ہو جائے گی. مگر سعی میں نیّت کر لینا مستحب ہے۔ عموماً اُردو میں شائع ہونے والی حج کی کتابوں میں ابتداءً نیّتِ سعی لکھی ہوئی ہوتی ہے یہ ٹھیک نہیں ہے صحیح طریقہ یہی ہے کہ اگر نیّت کرنا بھی ہے تو پہلے دُعائیں پڑھ لیں اور صفا سے اُترنا شروع کرنے سے پہلے نیّت کریں. لہٰذا اس کتاب میں صفا کی دُعا کے بعد نیّت کا طریقہ دیا ہوا ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ



کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے، تو اللہ عزوجل نیکی کا بدلہ دینے والا خبردار ہے"

غلط انداز نا واقفیت کے سبب کافی لوگ کعبۂ شریف کی طرف ہتھیلیاں کرتے ہیں بعض ہاتھ لہرا رہے ہوتے ہیں، تو بعض تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں یہ سب غلط طریقے ہیں حسبِ معمول دُعا کی طرح ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر کعبۂ معظّمہ کی طرف منہ کئے اتنی دیر تک دُعاء مانگنا چاہیئے جتنی دیر میں "سورۂ بقرہ" کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے خوب گڑگڑا کر اور رو رو کر دُعائیں مانگیئے کہ یہ قبولیت کا مقام ہے اپنے لیے اور تمام جن و انس مسلمین کی خیر و بھلائی کے لیے اور احسانِ عظیم ہوگا کہ مجھ گنہگار سگِ مدینہ کی مغفرت کے لیے بھی دُعاء مانگیئے نیز دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیئے۔

کوہِ صفا کی دُعاء

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ
هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا
اللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ
الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ۔ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ
اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ
اَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ
سب سے بڑا ہے اور سب خوبیاں اللہ عزوجل ہی کے لیے ہیں، سب خوبیاں اللہ عزوجل
کے لیے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت دی، سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں
اس نے ہمیں نعمت و بھلائی سے نوازا سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہیں کہ اس
نے ہمیں اچھی توفیق دی سب خوبیاں اس اللہ عزوجل کیلئے جس نے ہمیں ہدایت دی

اگر وہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہمیں صحیح راستہ نہ ملتا۔ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے (سب) ملک ہے اور سب خوبیاں اسی کے لیے ہیں جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے۔ کبھی نہ مرے گا ہر بھلائی اس کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ جو یکتا ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے مدد کی اس نے اپنے بندے کی اور اس کے لشکر کو غالب کیا اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ عزوجل کے اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر خاص اسی کی، خالص کرتے ہوئے اس کے لیے دین کو۔ اگرچہ کافر بُرا مانیں۔ اے اللہ عزوجل! تُو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے "مجھ سے دُعاء مانگو میں تمہاری دُعا کو قبول کروں گا" اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسا تُو نے میری اسلام کی طرف رہنمائی کی واپس نہ لینا اسے مجھ سے یہاں تک کہ تُو مجھے وفات دے ایسے حال میں کہ میں مسلمان ہوں۔ اللہ تعالٰی پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ عزوجل ہی کے لیے ہیں اور نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ عزوجل کے اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ عزوجل کی توفیق سے جو بلند شان اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ عزوجل! ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب اور آپ کی پیروی کرنے والوں پر قیامت کے روز تک۔ اے اللہ عزوجل! مجھے اور میرے مسلمان والدین اور میرے بزرگوں اور سب مسلمانوں کو بخش دے اور سلام ہو سب رسولوں پر اور سب خوبیاں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا۔

دُعا ختم ہونے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور درود شریف پڑھ کر سعی کی نیت اپنے دل میں کرلیں مگر زبان سے کہنا زیادہ بہتر ہے معنیٰ ذہن میں رکھتے ہوئے اس طرح نیت کریں۔

سعی کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں صفا اور مروہ کے سات چکر کی سعی کا ارادہ کرتا ہوں محض تیری بزرگ ذات کے لیے، پس میرے لیے اسے آسان کردے اور مجھ سے اسے قبول فرما۔

صفا/مروہ سے اترنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تو مجھے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے انہیں کے دین پر موت نصیب فرما اور مجھے پناہ دے گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

صفا سے اب ذکر و درود میں مشغول درمیانہ چال چلتے ہوئے جانب مروہ چلئے۔ (آج کل تو یہاں سنگِ مرمر بچھا ہوا ہے اور اوپر کولر لگے ہوئے ہیں، ایک سعی وہ بھی تھی جو سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی۔ ذرا اپنے ذہن میں وہ دل ہلا دینے والا منظر تازہ کیجئے جب یہاں بے آب و گیاہ میدان تھا اور ننھے منے اسماعیل علیہ السلام شدتِ پیاس سے بلک رہے تھے اور حضرت سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ عنہا تلاشِ آب میں بے تاب چلچلاتی دھوپ میں ان سنگلاخ راستوں میں پھر رہی تھیں) جوں ہی پہلا سبز میل آئے مرد دوڑنا شروع کریں۔ (مگر مہذب طریقے پر، نہ کہ

بے تحاشہ) اور سوار سواری کو تیز کر دیں۔ ہاں، اگر بھیڑ زیادہ ہو، تو تھوڑا رُک جائیں جب کہ بھیڑ کم ہونے کی اُمید ہو۔ دوڑنے میں یہ یاد رکھیے کہ خود کو یا کسی دوسرے کو ایذا نہ پہنچے کہ یہاں دوڑنا سُنّت ہے جب کہ کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام اسلامی بہنیں نہ دوڑیں۔ اب اسلامی بھائی دوڑتے ہوئے اور اسلامی بہنیں چلتے ہوئے یہ دُعاء پڑھیں:۔

سبز میلوں کے درمیان پڑھنے کی دُعاء

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے میرے پروردگار عزّوجل! بخشش اور رحم فرما اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے، بیشک تو جانتا ہے وہ جو ہم نہیں جانتے بیشک تو زبردست بزرگی والا ہے اور چلا مجھے وہ راہ جو سیدھی ہے۔ اے اللہ عزّوجل! اس حج کو مقبول اور میری کوشش کو مشکور اور میرے گناہوں کو مغفور بنا اے اللہ عزّوجل!

مجھے اور میرے ماں باپ اور سب مؤمن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے دعاؤں کو قبول کرنے والے! اے رب عزوجل ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ سے بچا

جب دوسرا سبز میل آئے تو آہستہ ہو جائیں اور جانب مروہ بڑھے چلیں۔

اے لیجئے! مروہ شریف آگیا عوام النّاس دور اوپر تک چڑھے ہوئے ہیں آپ ان کی نقل نہ کریں بلکہ سنّت کو ملحوظ رکھیں، آپ معمولی اونچائی پر چڑھیں بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے بھی مروہ پر چڑھنا ہو گیا یہاں اگرچہ عمارات بن جانے کے سبب کعبہ شریف نظر نہیں آتا مگر کعبۂ مشرّفہ کی طرف منہ کر کے صفا کی طرح اتنی ہی دیر تک دعا مانگیں مگر اب نیّت کرنا نہیں کہ وہ تو پہلے ہو چکی یہ ایک پھیرا ہوا۔

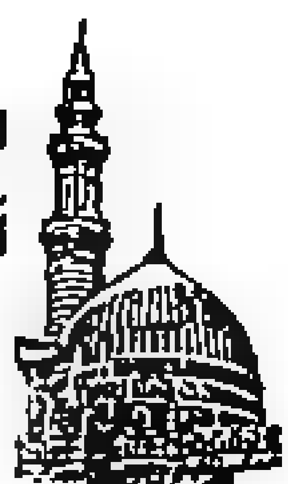
اب حسب سابق دعا پڑھتے ہوئے مروہ سے جانب صفا چلئے اور حسب معمول میلین اخضرین کے درمیان مرد دوڑتے ہوئے اور اسلامی بہنیں چلتے ہوئے وہی دعا پڑھیں اب صفا پر پہنچ کر دو پھیرے پورے ہوئے اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان چلتے، دوڑتے ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو گا آپ کی سعی مکمل ہوئی۔

نمازِ سعی سنّت ہے

اب ہو سکے تو مسجد حرام میں دو رکعت نماز نفل (اگر مکروہ وقت نہ ہو) ادا کرلیں کہ مستحب ہے۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سعی کے بعد مطاف کے کنارے حجرِ اسود کی سیدھ میں دو نفل ادا فرمائے ہیں۔

انہیں طواف و سعی کا نام عمرہ ہے۔ قارن و متمتع کے لیے یہی عمرہ ہو گیا۔



طَوافِ قُدُوم مُفرِد کے لیے یہ طَواف، طَوافِ قُدُوم یعنی حاضِری دربار کا مُجرا ہُوا۔ قارِن اِس کے بعد طَوافِ قُدُوم کی نِیّت سے ایک طَواف و سَعی اور کر لیں۔ طَوافِ قُدُوم قارِن و مُفرِد دونوں کے لیے سُنّت ہے۔ اگر تَرک کیا تو بُرا کیا مگر دَم وغیرہ واجِب نہیں۔

حَلق یا تَقصِیر

اب مرد حَلق کریں یعنی سَر مُنڈوا دیں یا تَقصِیر کریں یعنی بال کَتروائیں قارِن اور مُفرِد ابھی حَلق یا تَقصِیر نہیں کرا سکتے اِن کا اِحرام بدستور باقی ہے۔

تَقصِیر کی تعرِیف تَقصِیر یعنی کم از کم چوتھائی سَر کے بال اُنگلی کے پورے برابر کٹوانا۔ اِس میں یہ اِحتیاط رکھیں کہ ایک پورے سے زیادہ کٹوائیں تا کہ سَر کے بیچ میں جو چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں وہ بھی ایک پورے کے برابر کٹ جائیں بعض لوگ قینچی سے چند بال کاٹ لیا کرتے ہیں حنفیوں کیلئے یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور اِس طرح اِحرام کی پابندیاں بھی ختم نہ ہوں گی۔

اِسلامی بہنوں کی تَقصِیر اِسلامی بہنوں کو سَر مُنڈانا حَرام ہے۔ وہ صِرف تَقصِیر کرائیں اِس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی چُٹیا کے سِرے کو اُنگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ کاٹ لیں لیکن یہ اِحتیاط لازِمی ہے کہ کم از کم چوتھائی سَر کے بال ایک پورے کے برابر کٹ جائیں۔

طَوافِ قُدُوم والوں کے لیے ہِدایت

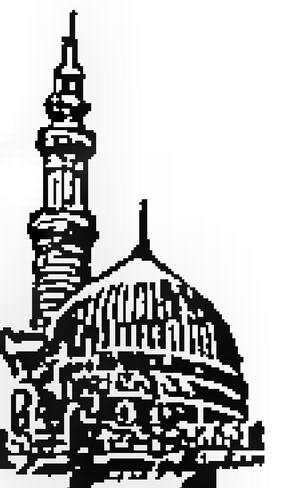
طَوافِ قُدُوم میں اِضطِباع و رَمَل اور سَعی ضَروری نہیں، مگر اِس میں نہیں کریں گے تو یہ سارے اَفعال "طَوافُ الزِّیارۃ" میں کرنا ہوں گے۔ ہو سکتا ہے اُس وَقت بِھیڑ بھاڑ کے سَبَب دُشواری پیش آئے۔ لٰہٰذا میں نے اِسے مُطلقاً ترکیب میں داخِل کر دیا ہے کہ اِس طرح "طَوافُ الزِّیارۃ" میں اِن چیزوں کی حاجت نہ ہوگی۔

مُتَمَتِّع کیلئے ہِدایت

مُفرِد و قارِن تو حَج کے رَمَل و سَعی سے طَوافِ قُدُوم میں فارِغ ہو چکے مگر مُتَمَتِّع نے جو طَواف و سَعی کئے وہ عُمرہ کے تھے اور اس کے لیے "طَوافِ قُدُوم" سُنّت نہیں ہے کہ اس میں فَراغت پالے۔ لٰہٰذا اگر "مُتَمَتِّع" بھی پہلے سے فارِغ ہونا چاہے تو جب حَج کا اِحرام باندھے اُس وَقت ایک نَفل طَواف میں رَمَل و سَعی کر لے اب اُسے بھی طَوافُ الزِّیارۃ میں اِن اُمُور کی حاجت نہ رہے گی۔

تمام حاجیوں کیلئے ہِدایت

اب تمام حُجّاج کِرام خواہ وہ قارِن ہوں یا مُتَمَتِّع یا پھر مُفرِد ہوں سب کے سب مَکّۂ مُعَظَّمہ میں آٹھویں ذُوالحِجّہ کے اِنتِظار میں اپنی زِندگی کے حَسین لَمحات گزار رہے ہیں پیارے حاجیو! یہ وہ مُقَدَّس گلیاں ہیں جن میں ہمارے پیارے آقا مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے اپنی حَیاتِ طَیِّبہ کے کم و بیش ترپّن ۵۳ سال گزارے ہیں۔ یہاں ہر جگہ محبوبِ اکرم رَسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے نقشِ قَدَم ہیں جتنا ہو سکے اِن مُقَدَّس گلیوں کا اَدب کیجئے۔ خبردار! یہاں گناہ تو کُجا، گُناہ کا تَصَوُّر بھی نہ آنے پائے کہ اگر یہاں کی ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے تو



گناہ بھی لاکھ گنا ہے۔ گالی گلوچ، غیبت، چغلی، جھوٹ، بد نگاہی، بدگمانی وغیرہ ہمیشہ حرام ہیں مگر یہاں کا جُرم تو لاکھ گنا ہے۔ اور ہاں! اُن نادانوں کی طرح مت کرنا کہ جو حلق کراتے ہوئے ساتھ ہی مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ داڑھی بھی مُنڈوا دیتے ہیں کہ داڑھی مُنڈوانا یا کتروا کر ایک مُٹھی سے چھوٹی کر ڈالنا دونوں ویسے بھی حرام ہے اور یہاں تو اگر ایک بار بھی داڑھی مُنڈوائیں گے یا ایک مُٹھی سے چھوٹی کرائیں گے تو لاکھ بار حرام کا گناہ ملے گا۔ بلکہ اے خوش نصیب حاجیو! اب تو آپ کے چہرے کو مکّے مدینے کی ہوائیں چُوم رہی ہیں اس لیے ان مبارک بالوں کو بڑھنے ہی دیجئے اور ہمیشہ کے لیے پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کی پاکیزہ سُنّت کو چہرے پر سجا لیجئے۔

چھوڑ دے داڑھی مُنڈانا ہے حرام
ایک مُٹھی سے گھٹانا ہے حرام

جب تک مکّہ پاک میں رہیں کیا کریں؟[1]

(۱) خوب نفلی طواف کیجئے جائیں کہ یہ آپ کے لیے نفل نماز سے اَفضل ہے یہ یاد رہے کہ طوافِ نفل میں طواف کے بعد مُلتزم سے لپٹنا ہے۔ پھر اس کے بعد دو رکعت مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر ادا کرنا ہے۔

(۲) کبھی حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کے نام کا طواف کریں تو کبھی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے نام کا، کبھی اپنے پیر و مرشد کے نام کا کریں تو کبھی اپنے والدین کے نام کا،

(۳) خوب نفلی روزے رکھ کر فی روزہ لاکھ لاکھ روزے کا ثواب لوٹیئے یہ احتیاط فرمائیے کہ اگر آپ مسجدِ حرام میں روزہ افطار کریں یا جب کبھی آپ زم زم

[1] مقدس مقامات کی زیارتوں کی تفصیل صـ ۱۹۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

پیئیں. تو اعتکاف کی نیّت ہونا ضروری ہے[1] ورنہ گناہ ہوگا، اور وہ بھی لاکھ گنا.
افسوس، اب اس مسئلہ کی طرف عموماً لوگوں کی توجّہ نہیں ہوتی (اعتکاف کی
نیّت صفحہ ۹۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

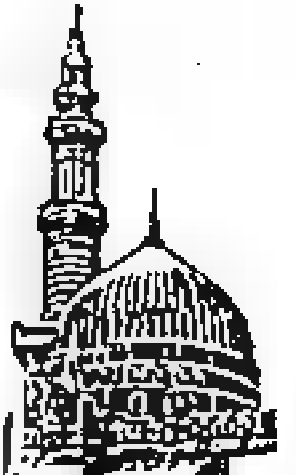
(۴) جب جب کعبۃُ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر نظر پڑے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر
کہیں اور دُرُود شریف پڑھ کر دُعاء مانگیں اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی.
اور یہ ہمیشہ کے لیے ہے کہ جب بھی کعبۃُ اللہ شریف پر نظر پڑے وہ وقت
دُعاء کی قبولیّت کا ہوتا ہے۔

ایک اشد ضروری احتیاط

حَرَمَینِ شَرِیفَین میں بعض لوگ مسجدِ حرام و مسجدِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دروازۂ مبارکہ کے باہر جُوتے
اُتار دیتے ہیں پھر واپسی میں جو بھی جُوتا پسند آیا، پہن کر چلتے بنتے ہیں یہ بالکل ناجائز و
حرام ہے اگرچہ بھیڑ کی وجہ سے ان جوتوں کا کوئی مالک نہیں ملتا لیکن اس وجہ سے
یہ جُوتے سب لوگوں کے لئے جائز نہیں ہو جائیں گے ان جُوتوں کے اَحکام "لُقطہ"
(یعنی کسی کی گِری پڑی چیز) کے ہیں کہ اگر مالک نہ ملے تو جس کو یہ "لُقطہ" ملا اگر یہ خود
فقیر ہے. تو خود رکھ سکتا ہے ورنہ کسی فقیر کو دے دے۔

---

[1] یہ مسئلہ صرف مسجدِ حرام کے لیے ہی نہیں کسی بھی مسجد میں اعتکاف کی نیّت نہ ہو
تو کھانا، پینا، سونا یہ سب ناجائز ہے۔ ہر قسم کے اعتکاف کی تفصیل کے لئے برائے کرم سگِ
مدینہ کی تالیف "فیضانِ سُنّت" کے باب "سنّتِ اعتکاف" صفحہ ۱۱۵۴ تا صفحہ ۱۲۰۵ مُلاحظہ
فرمائیں.



اِسلامی بہنوں کے لیے ہدایت

انہیں مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی صلّی اللہُ علیہِ وسلّم میں نماز پڑھنے کے لیے نہ آنا چاہیئے کہ مقصود ثواب ہے اور ہمارے پیارے سرکار مدنی تاجدار صلّی اللہُ علیہِ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، "عورت کو میری مسجد (یعنی مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم) میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے پر ہے" لہٰذا وہ اپنی قیام گاہ میں ہی نماز پڑھیں۔ ہاں! جب بھیڑ کم ہو تو اُس وقت روزانہ طواف کے لیے حاضر ہوتی رہیں۔ اسی طرح روزانہ مدینۂ منوّرہ میں بھی بارگاہِ رسالت صلّی اللہ علیہ وسلّم میں صلوٰۃ وسلام کے لیے حاضری دیتی رہیں بازاروں میں خریداری کرنے میں زیادہ وقت صرف کرنے کے بجائے تمام حاجی صاحبان عبادت میں وقت گزارنے کی کوشش کریں تو زیادہ بہتر ہے کہ بار بار پھر یہ موقع ہاتھ نہیں آتا۔

طواف میں سات باتیں حرام ہیں۔

طواف اگرچہ نفل ہو، اُس میں یہ سات باتیں حرام ہیں،۔

(۱) بے وضو طواف کرنا۔

(۲) جو عضو ستر میں داخل ہے اس کا چوتھائی ($\frac{1}{4}$) حصہ کھلا ہونا مثلاً ران کا چوتھائی حصہ کھلا ہونا حرام ہے، اسی طرح اسلامی بہنوں کا کان یا ہاتھ کی کلائی کا چوتھائی حصہ کھل جانا، اسلامی بہنیں اس کی بہت کم احتیاط کرتی ہیں۔ دورانِ طواف خصوصاً حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت کافی خواتین کی چوتھائی کلائی تو کیا، بعض اوقات پوری کلائی کھل جاتی ہے اور یہ حرام ہے۔

(۳) بغیر مجبوری ڈولی میں یا کسی کے کندھوں وغیرہ پر طواف کرنا۔
(۴) بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں پر چلنا۔
(۵) کعبہ کو سیدھے ہاتھ پر لے کر اُلٹا طواف کرنا۔
(۶) طواف میں "حطیم" کے اندر سے ہو کر گزرنا۔
(۷) سات پھیروں سے کم کرنا۔

طواف کے سات مکروہات

(۱) فضول بات کرنا۔
(۲) ذکر و دعاء وغیرہ بلند آواز سے کرنا (معلوم ہوا کہ دورانِ طواف ایک شخص چلا چلا کر دعا پڑھاتا ہے اور دوسرے لوگ مل کر بلند آواز سے دہراتے ہیں یہ مکروہ ہے۔)
(۳) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا (مستعمل چپل یا جوتے ساتھ لیے طواف نہ کیا کریں کہ احتیاط اسی میں ہے)
(۴) طواف کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا۔ ہاں استنجاء، وضو کے لیے جا سکتے ہیں۔ دوبارہ آ کر نئے سرے سے طواف کرنے کی بھی ضرورت نہیں جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کریں۔
(۵) ایک طواف کے بعد جب تک اُس کی دو رکعتیں نہ پڑھ لیں دوسرا طواف شروع کر دینا۔ ہاں اگر مکروہ وقت ہو، تو حرج نہیں۔ مثلاً صبح صادق سے لیکر سورج بلند ہونے تک یا بعد نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک، کہ اس میں کئی طواف بغیر نمازِ طواف جائز ہیں البتہ مکروہ وقت گزر جانے کے بعد ہر

طواف کے لیے دو۲ دو۲ رکعت ادا کرنا ہوگا۔

(۶) طواف کے وقت کچھ کھانا مکروہ ہے۔ (مگر پانی پی سکتے ہیں)

(۷) پیشاب یا ریح وغیرہ کی شدت ہو تو طواف کرنا مکروہ ہے۔

طواف و سعی میں سات جائز کام

(۱) سلام کرنا۔ (۲) جواب دینا۔ (۳) ضرورت کے وقت بات کرنا۔ (۴) پانی پینا (طواف میں کھا نہیں سکتے۔ البتہ سعی میں کھا بھی سکتے ہیں) (۵) حمد و نعت یا منقبت کے اشعار آہستہ آہستہ پڑھنا۔ (۶) دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی طرح ہے مگر سعی کے دوران گزرنا جائز نہیں۔ (۷) دینی مسائل پوچھنا یا ان کا جواب دینا۔

سعی کے سات مکروہات

(۱) بغیر ضرورت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا۔ ہاں قضائے حاجت کے لیے جا سکتے ہیں بلکہ وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لیے بھی جا سکتے ہیں حالانکہ سعی میں وضو ضروری نہیں۔

(۲) خرید و فروخت کرنا۔

(۳) فضول گفتگو کرنا۔

(۴) پریشان نظری یعنی فضول ادھر ادھر دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔

(۵) بغیر مجبوری مرد کا "مسعیٰ" میں (یعنی میلینِ اخضرین کے مابین) نہ دوڑنا۔

(۶) طواف کے بعد بہت تاخیر سے سعی کرنا۔

(۷) سترِ عورت نہ ہونا۔

سعی کے تین ۳ متفرق احکام

(۱) سعی میں پیدل چلنا واجب ہے۔ ہاں مجبوری کی صورت میں گھسٹ کر یا سواری پر جائز ہے۔

(۲) سعی کے لیے طہارت شرط نہیں۔ لہٰذا حیض والی بھی کر سکتی ہے۔

(۳) جسم و لباس پاک ہوں اور باوضو بھی ہوں یہ مستحب ہے۔ سعی شروع کرتے وقت نیت کریں۔

اسلامی بہنوں کیلئے خاص تاکید

اسلامی بہنیں اپنے آپ کو مردوں سے بالکل الگ تھلگ رکھیں۔ یہاں احتیاط نہیں کریں گی تو کہاں کریں گی؟ اکثر نادان بہنیں حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو چومنے کے لیے یا کعبۃ اللہ شریف کا قرب پانے کے لیے بے دھڑک مردوں میں جا گھستی ہیں۔ توبہ توبہ! یہ بہت ہی بے حیائی کی بات ہے۔

حج کا احرام باندھ لیجئے

اگر آپ نے ابھی تک حج کا احرام نہیں باندھا تو آٹھ ذوالحجہ کو باندھ لیں اور افضل یہی ہے کہ مسجدِ حرام میں ۲ دوگانہ ادا کر کے اس طرح حج کی نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ط وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو تُو میرے لیے اسے آسان کر اور مجھ سے قبول فرما اور اس میں میری مدد کر اور میرے لیے اس میں برکت دے۔ نیت کی میں نے حج کی اور اللہ عزوجل کے لیے اس کا احرام باندھا۔

نیت کے بعد اسلامی بھائی بلند آواز سے اور اسلامی بہنیں دھیمی آواز سے تین تین مرتبہ لبیک پڑھیں اب پھر آپ پر احرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں۔

ایک مفید مشورہ اب آپ کے لیے آسانی اسی میں ہے کہ آپ ایک نفلی طواف میں حج کے اضطباع، رمل اور سعی سے فارغ ہو لیں اس طرح طواف الزیارۃ میں آپ کو رمل اور سعی کی ضرورت نہیں رہے گی مزید آسانی اس میں ہے کہ یہ سارے کام آپ آٹھویں شب ہی کو کر لیں تاکہ صبح پھر آپ منیٰ جانے کے لیے تازہ دم رہیں۔

منیٰ کو روانگی

آج آٹھویں تاریخ کی صبح ہے ہر طرف دھوم پڑی ہے سب کو ایک ہی دھن ہے کہ منیٰ چلو۔ آپ بھی تیار ہو جائیے اپنی ضروریات کی اشیاء مثلاً تسبیح، مصلّٰی، قبلہ نما، چند برتن، گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل، معلم کا ایڈریس،

مدینہ تو ہر وقت ساتھ ہی ہونا چاہیئے تاکہ راستہ بھول جانے کی صورت میں کام آئے، اخراجات برائے طعام و قربانی وغیرہ وغیرہ ساتھ لینا نہ بھولیں اگر ممکن ہو تو منیٰ، عرفات، مزدلفہ وغیرہ کا سفر پیدل ہی طے کریں کہ جب تک مکّہ شریف پلٹیں گے ہر ہر قدم پر سات سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔

راستے بھر لَبَّیْک اور ذکر و درود کی خوب خوب کثرت کیجئے جوں ہی منیٰ نظر آئے درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیئے۔

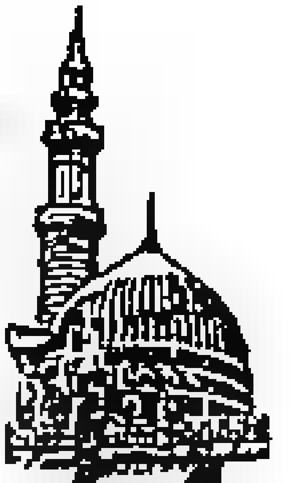
اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! یہ منیٰ ہے مجھ پر وہ احسان فرما جو تُو نے اپنے اولیاء پر فرمایا۔

لے لیجئے! اب آپ منیٰ کی حسین وادیوں میں داخل ہو گئے کس قدر دلکشا منظر ہے۔ کیا زمین، کیا پہاڑ، ہر طرف خیمے ہی خیمے نظر آرہے ہیں۔ آپ بھی اپنے معلّم کی طرف سے دیئے ہوئے خیمے میں قیام فرمائیے۔ آج کی ظہر سے لے کر کل نویں ۹ کی فجر تک پانچ نمازیں آپ کو منیٰ میں ادا کرنی ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

آہ! اب کون احتیاط کرے؟

منیٰ میں آج کل چالیس چالیس حاجیوں کو ایک ایک خیمہ دیا جاتا ہے۔ اور عرفات میں اس سے بھی بڑے بڑے خیمے ہوتے ہیں۔ افسوس! ان دونوں مقاماتِ مقدسہ پر مرد اور عورتوں کو ساتھ ساتھ رکھا جاتا ہے عورتوں کے لیے پردہ کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا نہ ہی حاجی صاحبان کو اس بات کا کوئی احساس ہوتا ہے غیرتمند



اور با حیاء حُجّاجِ کرام کو چاہیئے کہ اپنے ساتھ کچھ چادریں لیتے جائیں اور کم از کم اپنے گھر کی خواتین کو مَردوں کے اختلاط سے بچانے کے لیے مِنیٰ اور عَرَفات میں خیمے کے ایک طرف چادروں کے ذریعہ حسبِ ضرورت عارضی کمرہ بنالیں.

آج کا دن بہت اہم ہے اگرچہ بعض نادان لوگ گپ شپ کر رہے ہوں. آپ اُن کی طرف توجّہ نہ دیں اپنی عبادت میں لگے رہیں. آج آنے والی رات شبِ عَرَفہ ہے ممکن ہو تو یہ رات ضرور عبادت میں گزاریئے کہ سونے کے دِن بہت پڑے ہیں ایسے مواقع بار بار کہاں نصیب ہوتے ہیں ہو سکے تو ذیل میں دی ہوئی دُعاء "شبِ عَرَفہ" میں ایک ہزار بار، اور نہ ہو سکے تو جتنی بار آسانی سے پڑھ سکتے ہوں پڑھیئے.

دُعائے شبِ عرفہ

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ . سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ . سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ . سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ . سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَائُهٗ . سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ ط

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے پاک ہے وہ کہ جس کا راستہ دریا میں ہے پاک ہے وہ کہ نار میں اُس کی سلطنت ہے پاک ہے وہ کہ جنت میں اُسی کی رحمت ہے پاک ہے وہ کہ قبر میں اُسی کا حکم ہے پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اُسی کی ملک ہیں پاک ہے وہ کہ جس نے آسمان کو بلند کیا پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پست کیا پاک ہے وہ کہ اُس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اُسی کی طرف۔

عرفات کو روانگی

آج نو ذوالحجہ ہے۔ نمازِ فجر مستحب وقت میں ادا کر کے لبیک اور ذکر و دعاء میں مشغول رہیئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے بعد مسجدِ خیف شریف کے سامنے واقع کوہِ ثبیر پر چمکے اب دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ جانبِ عرفات چلئے لبیک اور ذکر و درود کی کثرت راستے بھر رکھئے نیز "منیٰ" سے نکل کر ایک بار یہ دعا بھی پڑھ لیجئے۔

راہِ عرفات کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا قَطُّ۔ وَقَرِّبْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ۔ وَأَبْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ۔ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ سَفَرِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میری اس صبح کو تمام صبحوں سے اچھی بنا اور اسے اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر۔ اے اللہ عزوجل میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے محروم نہ کر اور میرے سفر میں میرے لیے برکت عطا فرما اور عرفات میں میری حاجت پوری کر۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

عرفات میں داخلہ

اے لیجئے! اب آپ میدانِ عرفات کے قریب پہنچے تڑپ جائیے اور آنسو بہنے دیجئے کہ عنقریب آپ اُس مقدس میدان میں داخل ہوں گے کہ جہاں آنے والا محروم لوٹتا ہی نہیں جب نظر جبلِ رحمت کو چومے لبیک و دعاء میں اور زیادہ کوشش کیجئے کہ اب جو دعا مانگیں گے ان شاء اللہ عزوجل قبول ہوگی۔ قلب و نگاہ سنبھالے لبیک کی پیہم تکرار کرتے ہوئے، روتے روتے میدانِ عرفات میں داخل ہوں۔

سُبحان اللہ عزوجل! یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں آج لاکھوں مسلمان

ایک ہی لباس (احرام) میں ملبوس جمع ہیں ہر طرف لبّیک کی صدائیں گونج رہی ہیں یقین جانیے بے شمار اولیائے کرام رحمہم اللہ اور اللہ عزوجل کے دو نبی حضرت سیدنا خضر اور حضرت سیدنا الیاس علیہما السلام بھی بروز عرفہ میدانِ عرفات میں تشریف فرما ہوتے ہیں اب آپ بخوبی آج کے دن کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں.

وقوفِ عرفات کے چند آداب

(۱) جب دوپہر قریب آئے تو غسل کیجئے کہ سنتِ مؤکدہ ہے اگر غسل نہ کر سکیں تو کم از کم وضو تو کر ہی لیں.

(۲) آج یعنی ۹ ذوالحجہ کو دوپہر ڈھلنے سے لے کر دسویں کی صبح صادق کے درمیان جو کوئی احرام کے ساتھ ایک لمحے کے لیے بھی میدانِ عرفات میں داخل ہو گیا وہ حاجی ہو گیا آج یہاں کا وقوف حج کا رکنِ اعظم ہے.

(۳) آج کا دن نہایت ہی مبارک دن ہے اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:-

"آج وہ دن ہے کہ جو شخص، کان، آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہے." (طبرانی)

(۴) عرفات میں وقتِ ظہر میں ظہر و عصر ملا کر پڑھی جاتی ہے مگر اس کی بعض

شرائط ہیں۔[1]

٥ حاجی کو آج بے روزہ ہونا سنّت ہے نیز ممکن ہو تو ہر وقت باوُضو رہنا چاہیئے۔

٦ جبلِ رحمت کے قریب وُقُوف کرنا افضل ہے۔

٧ بعض نادان جبلِ رحمت کے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور وہاں سے کھڑے رُومال ہلاتے رہتے ہیں آپ ایسا نہ کیجئے اور اُن کی طرف سے بھی دل میں بُرا خیال نہ لایئے آج کا دن اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں، اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ وزاری کا ہے۔

٨ مَوقِف میں ہو سکے تو ہر طرح کے سائے حتّٰی کہ چھتری کے بھی سائے سے بچئے۔ ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔

عرفات کے اَوراد

ہو سکے تو دوپہر کو "مَوقِف" میں دورانِ وُقُوف سَو بار پڑھیئے:-

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ عزّوجلّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک

---

[1] آپ اپنے اپنے خیموں ہی میں ظُہر کی نماز ظُہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں باجماعت ادا کیجئے۔

نہیں، اُسی کے لیے مُلک ہے۔ تمام خُوبیاں اُسی کے لیے ہیں، وُہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قُدرت رکھنے والا ہے۔

اِس دُعاء کے بعد سَو بار قُلْ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھئے پھر سَو بار یہ دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرُود بھیج جس طرح تُو نے دُرُود بھیجے، ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور ہم پر بھی اُن کے ساتھ۔

فضیلت دوپہر کے وقت دورانِ وُقُوف مَوقِف میں مندرجۂ بالا دُعاء پھر قُل شریف اور پھر دُرُود شریف سَو سَو بار پڑھنے والے کی بحکمِ حدیث بخشش کر دی جاتی ہے نیز اگر وہ تمام عَرَفات والوں کی سفارش کر دے تو وہ بھی قبول کر لی جائے۔

اِمامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی خاص نصیحت

بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ اِحرام میں، نہ کہ مَوقِف یا مسجِدُ الحرام میں، نہ کہ کعبہ کے سامنے، نہ کہ طوافِ بیتُ الحرام میں یہ تمہارے اِمتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں مُنہ نہ چھپاؤ اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی

طرف نگاہ نہ کرو یقین جانو کہ یہ بڑے عزت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ سب خاص دربار میں حاضر ہو بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ واحد قہار جل جلالہ کی کنیزیں کہ اس کے دربار خاص میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہو گی. وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ہاں، ہاں! ہوشیار! ایمان بچائے ہوئے قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے، حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادے پر بھی پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ لاکھ کے برابر ٹھہرتا ہے. اللہ عزوجل خیر کی توفیق دے (انوار البشارۃ)

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

میدان عرفات میں دعاء کھڑے کھڑے مانگنا سنت ہے لہٰذا جتنی دیر تک ممکن ہو کھڑے کھڑے توجہ کے ساتھ صدق دل سے اپنے رب کریم جل جلالہ کی طرف رجوع ہو جائیں اور میدان قیامت میں حساب اعمال کے لیے اس کی بارگاہ میں حاضری کا تصور کریں نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے، خوف و امید کے ملے جلے جذبات کے ساتھ آنکھیں بند کئے سر جھکائے دعاء کے لیے ہاتھ آسمان کی طرف سر سے اونچے پھیلائیے اور توبہ و استغفار میں ڈوب جائیے. دوران دعاء وقتاً فوقتاً لبیک کی تکرار رکھئے. خوب رو رو کر اپنی اور اپنے والدین اور تمام امت کی مغفرت کی دعاء مانگئے کوشش کیجئے کہ ایک آدھ قطرۂ آنسو تو ٹپک ہی جائے کہ یہ قبولیت کی دلیل ہے اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت ہی بنا لیجئے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے. تاجدار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اور

تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا وسیلہ اپنے پروردگار عزوجل کے دربار میں پیش کیجئے سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے توسل کیجئے ہر ولی اور ہر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ مانگئے آج رحمت کے دروازے کھولے گئے ہیں مانگنے والے کے لیے ناکامی کی کوئی صورت نہیں اللہ عزوجل کی رحمت کی گھنگھور گھٹائیں جھوم جھوم کر آرہی ہیں رحمتوں کی موسلادھار بارش برس رہی ہے سارے کا سارا عرفات انوار و تجلیات اور رحمت و برکات میں ڈوبا ہوا ہے۔ کبھی اللہ جل جلالہ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے بید کی طرح لرزئیے تو کبھی ایسے جذبات ہوں کہ اس کی رحمتِ بے پایاں کی امید سے مرجھایا ہوا دل گلِ نو شگفتہ کی طرح کھل اٹھے۔

دعائے عرفات (اردو)

مدینہ

دونوں ہاتھ سینے تک یا کندھوں تک یا سر سے اوپر اٹھا کر اس کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلا دیجئے اب حمد و ثنا اور درود شریف پڑھ کر دعا شروع کیجئے۔ دورانِ دعا وقتاً فوقتاً لبیک و درود شریف پڑھیے جس قدر دعائے ماثورہ یاد ہوں وہ عربی میں عرض کرنے کے بعد اپنے دلی جذبات اپنی مادری زبان میں اپنے رحمت والے پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں رو رو کر عرض کیجئے نہایت ہی تضرع اور زاری کے ساتھ اور گڑگڑا کر اور اس یقینِ محکم کے ساتھ کہ آپ کی دعا قبول ہو رہی ہے اس طرح دعا مانگیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ‌ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ‌ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ [۱]

یَا رَبَّنَا ‌ یَا رَبَّنَا ‌ یَا رَبَّنَا ‌ یَا رَبَّنَا ‌ یَا رَبَّنَا [۲]

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ! تیرے کروڑہا کروڑ احسان کہ تُو نے مجھے انسان بنایا، مسلمان کیا اور میرے ہاتھوں میں دامنِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا۔ یا اللہ عزوجل! اے محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خالق عزوجل! میں کس زبان سے تیرا شکر ادا کروں کہ تُو نے مجھے حج کا شرف بخشا اور آج یومِ عرفہ مجھے میدانِ عرفات میں وُقوف کی توفیق بخشی یہاں یقیناً تیرے پیارے پیارے حبیب اور میرے میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تشریف آوری ہوئی تھی اور آج..... آج..... میری کس قدر خوش بختی ہے کہ اُس میدانِ عرفات میں حاضر ہوں جسے یقیناً میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف ملا ہے آج یہاں لاکھوں مسلمان دُنیا کے کونے کونے سے آکر جمع ہوگئے ہیں ان میں یقیناً تیرے دو نبی حضرتِ الیاس و حضرتِ خضر علیہما السلام اور بے شمار اَولیائے کرام بھی موجود ہیں چنانچہ اے ربِّ رسولِ کریم عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! آج جو

---

[۱] مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اسمِ پاک "اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" پر ایک فرشتہ اللہ عزوجل نے مقرر فرمایا ہے جو شخص اسے (یعنی یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ) تین بار کہتا ہے فرشتہ ندا کرتا ہے۔ "مانگ کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہوا" (اَحْسَنُ الوِعاء)

[۲] سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص عجز (یعنی لاچاری) کے وقت پانچ بار "یَا رَبَّنَا" کہے اللہ عزوجل اُسے اُس چیز سے امان بخشے، جس سے خوف رکھتا ہے اور وہ جو دُعا مانگتا ہے وہ عطا کرتا ہے۔ (اَحْسَنُ الوِعاء)

یعنی پانچ بار یا ربنا کہنے کے بعد مانگی ہوئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ

رحمت کی بارشیں نبیوں اور ولیوں پر برس رہی ہیں انہیں کے صدقے ایک آدھ قطرہ مجھ گنہگار پر بھی برسا دے۔

اے میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اللہ عزوجل! میں نے گناہوں میں لتھڑے ہوئے گندے گندے اور کالے کالے ہاتھ تیری بارگاہ بے کس پناہ میں اٹھا دیئے ہیں۔ اے میرے مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مالک عزوجل! یقیناً میرا پورا نامۂ اعمال گناہوں سے سیاہ پڑا ہے اور آج یہاں میدان عرفات میں جہاں کہ لاکھوں مسلمان جمع ہوئے ہیں ان سب میں سب سے زیادہ گناہگار و مجرم اگر کوئی ہو تو یقیناً وہ میں ہی ہوں۔ اے میرے پروردگار عزوجل! اگر تو صرف نیک بندوں پر ہی کرم فرمائے گا تو میں پاپی اور بدکار کس کے دروازے پر جا کر دست سوال دراز کروں گا؟ تو اے رب مصطفٰی عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں مجھ سے راضی ہو جا اور میرے تمام گناہ بخش دے اور میری مغفرت فرما۔

اے میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ چاہنے والے سچے اللہ عزوجل! میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں جان بوجھ کر عبادتوں سے جی چراتا رہا اور قصداً گناہوں کا ارتکاب کرتا رہا تیری حجت تمام ہو گئی اور آہ! میرے پاس کوئی حجت نہیں رہی میں اگرچہ بے حد خطا کار و گنہگار ہوں مگر تیری ذات غفار عزوجل ہے میں سرتاپا عیب دار ہوں مگر تیری ذات ستار عزوجل ہے میں مجسّم عصیان و قصور ہوں مگر تیری ذات عفوّ و غفور عزوجل ہے۔ تو اے خدائے غفار! تجھے تیری شان غفاری کا واسطہ میری خطاؤں کو بخش دے۔ اے خدائے ستار عزوجل! تجھے تیری شان ستاری کا واسطہ میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔ اے خدائے عفوّ و غفور عزوجل! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اے خدائے رحیم و کریم عزوجل! تجھے تیری

بے پایاں رحمتوں اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ مجھ پاپی اور کمینے کی مغفرت فرما۔
یاذالجلال والاکرام! آہ میں کمینہ اپنے کمینہ پن پر اڑا رہا مگر تو برابر ڈھیل دیتا رہا۔ ہائے افسوس! میں نے تیری عطا کردہ مہلت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ آہ! اب زندگی کی شام ڈھلنے کو ہے اور موت کے سائے گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں افسوس! "ماضی" غفلتوں میں گزر گیا "حال" بھی بے حال ہے اور "مستقبل" اُف! قبر کا بھیانک گڑھا منہ کھولے منتظر نظر آرہا ہے اے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدائے اعظم عزوجل! تجھے میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا صدقہ فضل کر، رحم کر اور کرم کر اور اپنے فضل و رحم و کرم سے مجھے گناہوں سے معافی دے دے نیز گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے پیار بھی عطا فرما اور مزید جتنے سانس دنیا میں باقی رہ گئے ہیں وہ مجھے اپنی اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گزارنے کی توفیق عطا فرما۔

اے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات کا مالک و مختار بنانے والے! اور اے ہم ذلیلوں کے سروں پر عزت کا تاج رکھنے والے مولیٰ عزوجل! ہماری لاج رکھ لے تجھے تیرے پیارے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی اور چمکدار چہرے کا واسطہ ہمیں گناہوں کے اندھیرے سے نیکیوں کی روشنیوں کی طرف نکال۔ اے نبی آخر الزماں، سلطان دو جہاں کے بھی خالق و مالک عزوجل! تجھے تیرے پیارے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خمدار سیاہ زلفوں کا واسطہ، ہماری قبر کی تاریکی کو دور فرما اور ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پُرنور جلوؤں سے ہماری اندھیری قبر کو جگمگا دے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینۂ مشکبار کی برکت سے ہماری قبر کو قیامت تک کے لیے خوشبودار بنا دے اور بس ہمیں دنیا و قبر و حشر ہر جگہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی

جلوؤں میں گم رکھ۔

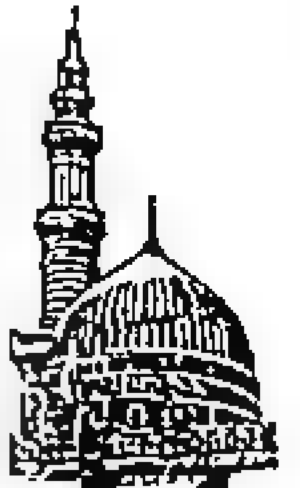
اے کُل کائنات کے رسُولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنے والے خالق عزوجل! اے ہم بے کسوں کے والی! اے غمزدوں کا غم دور کرنے والے! اے تڑپتے دلوں کو تسکین دینے والے! اے ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربانیاں کرنے والے! تُو کتنا اچھا اور پیارا ہے۔ تُو کیسا مہربان اور کریم ہے کہ ہم جیسے غافلوں اور ناقدروں کو بھی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم خاص کی اُمت میں پیدا فرمایا۔ آہ! ہماری زندگی کے مالک عزوجل! ہائے! ہماری غفلت اور لاپرواہی تیری رحمتوں سے نوازے ہوئے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہم جیسے بدکاروں اور گناہگاروں کے لیے اشکباری کرتے رہے فکرِ اُمت میں راتوں کو روتے رہے اور افسوس! صد افسوس! ہم شب و روز غفلت کی نیند سوتے رہے اے ربِ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے سلطانِ انبیاء، سردارِ دوسرا کے پاکیزہ پاکیزہ اور شفقت بھرے آنسوؤں کا واسطہ! ہمارے اعمال نامے کی سیاہی کو دور فرما اور اپنی قدرتِ کاملہ سے ہمارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے۔

اے بے سہاروں کے سہارے! اے بے آسروں کے آسرے! اے چارۂ بےچارگاں! اے کسِ بے کساں! میری بے کسی پر مکے مدینے کے تاجور، شفیعِ روزِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل رحم فرما میری کمزوری اور ناتوانی تجھ پر آشکار ہے۔ آہ! میں تو وہ کمزور بندہ ہوں کہ نہ زیادہ گرمی برداشت کرسکتا ہوں نہ زیادہ سردی، نہ زیادہ سرد ہوائیں سہ سکتا ہوں نہ زیادہ گرم لُو اور تُو تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں کھٹمل مچھر کا ڈنک تک بھی برداشت نہیں کرسکتا حتیٰ کہ اگر چیونٹی بھی کاٹ لے تو بے چین ہو کر رہ جاتا ہوں آہ! اگر کوئی پروں والا معمولی سا کیڑا کپڑوں میں گھس جائے تو مجھے اچھال کر رکھ دیتا ہے آہ! ہائے! میری

بربادی! اگر گناہوں کے سبب مجھے قبر میں تیرے قہر و غضب کی آگ نے گھیر لیا تو میں کیا کروں گا؟ آہ! اگر میرے کفن میں سانپ یا بچھو گھس گئے تو میرا کیا بنے گا؟ اے ربِّ محمد عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! بطفیلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرم کردے یقیناً تیرے کرم کی فقط ایک نظر ہو جائے تو مجھ پاپی و بدکار کی دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں تو اے ربِّ محبوب عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! ادھر ایک نظرِ کرم ڈال ہی دے مہربانی کر اور فضل و احسان کر اور اپنی نظرِ عنایت سے ہمیں نواز دے

اے رحمت والے مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت والے پروردگار عزوجل! مجھے تیری لامحدود رحمت پر ڈھارس بندھی ہوئی ہے تو یقیناً مجھ گنہگار و سیاہ کار، پاپی و بدکار، رحم و کرم کے طلبگار پر ضرور رحم و کرم فرمائے گا تیری قسم! میں تیری رحمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہیں ہوں اے ربِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تیرے پیارے رسول محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم تیرا یہ ارشاد بتا چکے ہیں کہ "اے ابنِ آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید کرتا رہے گا میں تیرے گناہوں کو بخشتا رہوں گا۔ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر بھی اگر تو مجھ سے بخشش طلب کرے گا تو میں معاف کردوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ اے ابنِ آدم! اگر تو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے گا مگر اس حال میں کہ تو نے کوئی کفر و شرک نہ کیا ہو تو میں زمین بھر رحمت و مغفرت کے ساتھ تیرے پاس پہنچوں گا۔" تو

اے میرے مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود عزوجل! یقیناً میں نے گناہوں سے زمین و آسمان کو بھر دیا ہے مگر پھر بھی مجھے تیری رحمت پر ناز ہے۔ الٰہی عزوجل! میرے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا صدقہ، میرے غریب نواز رضی اللہ عنہ کا صدقہ، میرے مرشدِ کریم رضی اللہ عنہ کا صدقہ، عاشقوں کے تاجدار امام احمد رضا رضی اللہ عنہ



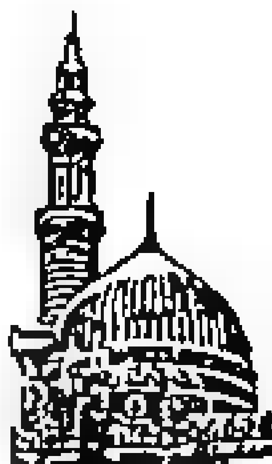
واسطہ میری مَغفِرَت فرما، میری مَغفِرَت فرما، میری مَغفِرَت فرما۔

اے رَبِّ مُحمّدِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں اِقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے بَہُت ہی بڑے بڑے گناہوں کا اِرتِکاب کیا ہے مگر یہ سب کے سب تیری شانِ عَفو و دَرگُزر کے سامنے بَہُت ہی چھوٹے ہیں۔ ہاں ہاں اے میرے پیارے پیارے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیری مَغفِرَت و بَخشِش تو گنہگاروں کو ڈھونڈتی ہے اور مجھ سے بڑھ کر اِس مَیدانِ عَرَفات میں کون بڑا مُجرِم ہوگا؟ اے میرے مَدَنی نبی کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم اور اے میرے پالنے والے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! مَیں اپنے گناہوں پر شرمِندہ ہوں اور اُمّید کرتا ہوں کہ تیری بَخشِش کا اِنعام مجھ گناہ گار پر ہو کر ہی رہے گا یااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ! تجھے خُلَفائے راشِدین اور اُمَّہاتُ الْمؤمنین کا واسِطہ، بلالِ حبشی اور اُوَیسِ قَرنی کا صَدَقہ، میری بھی بَخشِش فرما اور میرے مُرشِدِ کریم، میرے اساتِذہ، تمام عُلَما و مَشائخ اور میرے وَالِدَین اور گھر کے تمام اَفراد کو بخش دے اور ساری اُمّت کی مَغفِرَت فرما۔

اے میرے نبیِّ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مَعبُود عَزَّوَجَلَّ! مَیں تیری عِبادَت کرنا چاہتا ہوں، مگر آہ! شیطان مجھ پر غالِب آچکا ہے، نَفسِ اَمّارہ نے مجھے برباد کر کے رکھ دیا ہے، مَوت روز بروز قریب سے قریب تر آرہی ہے مگر افسوس! دُنیا کی مَحَبَّت بڑھتی ہی چلی جارہی ہے۔ آہ!

دِل مرا دُنیا پہ شیدا ہو گیا !   اے مرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ کیا ہو گیا
کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے   اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

اے شافِعِ مَحشَر صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے مدینے کے ہر ہر نور بار کانٹے اور ہر مُشکبار پھول کا واسِطہ، تجھے مدینے کی خوشبودار دُھول کا واسطہ، مجھے نیک بنادے، مجھے



پرہیز گار بنادے اپنے پیارے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی سُنّتوں کے صدقے، مجھے سُنّتوں کا آئینہ دار بنادے۔

اے اپنے محبوب کو قاسمِ نعمت بنانے والے! تجھے مدینے کے سدا بہار گلزار کا واسطہ، میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ زندگی کو مدنی بہاریں نصیب کردے اور اے اللہ عزوجل! تجھے مدینے کی معطّر معطّر ہواؤں کا واسطہ مجھے باعمل بنادے اور ایسا مسلمان کر دے جو تجھے پسند آتا ہے۔

اے میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیعِ روزِ شمار بنانے والے! سچے اللہ عزوجل! تجھے صحرائے مدینہ کی خاردار جھاڑیوں کا صدقہ، مجھ کمزور اور ناتواں کو عذابِ نار سے بچالے۔ آہ! میری کمزوری اور ناتوانی! کہ ذرّہ برابر بھی عذاب سہنے کی طاقت نہیں پھر بھی گناہوں پر گناہ کئے جارہا ہوں۔ ہائے! ؎

سِلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے ... رَت نیا جرم ہر اک آن ہُوا جاتا ہے

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے ... دل پہ اک خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں ... گندگی میں مرا دل حد سے بڑھا جاتا ہے

امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ عزوجل! ... بے سبب بخش دے مولیٰ عزوجل! ابتر اکیا جاتا ہے

اے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء و رُسُل علیہم السلام کا سردار بنانے والے پیارے پیارے اللہ عزوجل! تُو نے اپنے خلیل حضرتِ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے حج کی دعوت دی اور حج پر بلایا اور مجھے اپنا مہمان بنایا اے اللہ عزوجل! تجھے تیرے خلیل حضرتِ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطہ اور ان کے لختِ جگر حضرتِ سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی امّی جان حضرتِ سیّدتنا ہاجرہ رضی اللہ عنہا

صدقہ مجھے جنت الفردوس میں بھی ضرور اپنا مہمان بنا کر اپنی نعمتوں سے نوازنا اور مجھے اپنے پیارے پیارے اور رحمت والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں ان کے زیر سایہ قدموں کے نیچے جگہ عطا فرمانا۔

اے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق کا آقا بنانے والے خدائے رحمٰن عزوجل! اگر کوئی مسلمان اپنے کسی غلام کو آزاد کرتا ہے تو تو اس کے اس عمل کو پسند فرماتا ہے ہم بھی تیرے عاجز بندے ہیں تو تجھے ہمارا جہنم سے آزاد کرنا کیوں کر اچھا نہ لگے گا۔ لہٰذا اے رحمت والے مولیٰ عزوجل! ہم گناہگاروں اور سیاہ کاروں کو شہید دشت کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ کے صدقے، عباس علمدار رضی اللہ عنہ کے کٹے ہوئے بازوؤں کے طفیل، ہم شکل پیمبر علی اکبر رضی اللہ عنہ کی اٹھتی ہوئی جوانی کے واسطے، ننھے علی اصغر رضی اللہ عنہ کے پیاسے گلے کے صدقے، بیمارِ کربلا امام زین العابدین کے طفیل اور کربلا کے تاراج کارواں کے وسیلے سے جہنم سے آزاد فرما۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم معصوم کو پیدا فرمانے والے! اے میرے گناہوں کو بخشنے والے! تیرا حکم ہے کہ خیرات کر، اور مسکینوں کو صدقہ دو۔ تو مجھ سے بڑھ کر مسکین و نادار اور اعمالِ صالحہ میں تہی دامن اور نیکیوں کے معاملے میں غریب و مفلس کون ہوگا! اور دینے والوں میں تجھ سے بڑھ کر غنی کون ہوگا تو اے نہایت ہی مہربان مالک! اے مالکِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے آمنہ رضی اللہ عنہا کے لاڈلے کی محبت کا واسطہ، مجھے اپنی رضامندی اور مغفرت سے نواز کر مجھ پر احسانِ عظیم فرما۔

اے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے میں خوشبو پیدا کرنے والے! اے مریضوں کو شفاء دینے والے! تمام مسلمانوں میں کا سب سے بڑا محبتِ دنیا کا مریض، مال کی حرص و

طمع کا مریض اور سخت ترین گناہوں کا مریض سائلِ شفایابی کر تیری بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہے یا شَافِیَ الْاَمْرَاض! میں گناہوں کی بیماری سے صحت یابی کا سوال کرتا ہوں اے پروردگار عزوجل! سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں مجھے گناہوں کی بیماریوں سے شفائے کاملہ عطا فرما اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیوں کے صدقے میں مجھے نیک بنا دے اور مجھے مریضِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنا اور مجھے غمِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری عطا فرما۔

یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے تیرے ہر نبی علیہ السلام کا واسطہ، یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی رضی اللہ عنہ کا واسطہ، یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے تیرے ہر ولی کا واسطہ، یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے ہر عاشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ، ہمارے تمام بیماروں کو شفا عطا فرما قرضداروں کو بارِ قرض سے سُبکدوش فرما تنگدستوں کو فراخ دستی دے بے روزگاروں کو حلال اور آسان روزی عطا فرما بے اولادوں کو آسانی کے ساتھ نیک اولاد نصیب کر جن کے رشتوں میں رکاوٹیں ہیں انہیں نیک رشتے نصیب فرما یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! فرنگی فیشن کی آفت کو دور کر کے مسلمانوں کو اتباعِ سنّت کی توفیق عطا فرما یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! جو بے جا مقدموں میں گھرے ہوئے ہیں انہیں رہائی عطا فرما جن کے روٹھے ہوئے ہیں ان کو منا دے جن کے بچھڑے ہوئے ہیں ان کو ملا دے جن کے گھروں میں ناچاقیاں ہیں ان کو آپس میں شیر و شکر کر دے یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! جن پر سحر ہے یا جو آسیب زدہ ہیں انہیں سحر و آسیب سے چھٹکارا عطا فرما یارَبِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! ہر مسلمان کو ہر آفت و مصیبت سے نجات دے۔ ہر طرح کے دشمنوں کی دشمنی، شریروں کے شر، حاسدوں کے حسد اور بد نگاہوں کی نگاہِ بد سے ہر مسلمان کو محفوظ و مامون فرما۔

اے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے رب عزوجل! بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا واسطہ، بی بی حوا رضی اللہ عنہا، بی بی سارہ رضی اللہ عنہا، بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا، بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا اور بی بی مریم رضی اللہ عنہا کا صدقہ ہماری ماں بہنوں اور بہو بیٹیوں کو شرم و حیا کی چادر نصیب فرما اور انہیں ہر نامحرم خصوصاً اپنے دیور، چچازاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد[1] سب سے صحیح شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے رب عزوجل! اے تمام عالم کے نگہبان! آج میدانِ عرفات میں دنیا بھر سے آئے ہوئے تیرے بندے جمع ہوئے ہیں میدانِ عرفات کی مقدس خاک کا واسطہ، ان سب مسلمانوں کی بخشش فرما بلکہ تمام مسلمانانِ امت کی مغفرت فرما۔ اور ان سب مسلمانوں کے صدقے مجھ روسیاہ کی بھی مغفرت فرما۔

یارب العالمین عزوجل! رحمۃ للعالمین کا واسطہ تمام عالمِ اسلام پر رحم فرما اور عالمِ اسلام کو یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کی سازشوں سے محفوظ فرما۔

یارب مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ ہمیں صرف بقدرِ کفایت روزی عطا فرما ہماری ضرورت سے زائد دولت دے کر ہمیں امتحان میں مبتلا نہ فرما ہمیں ہر طرح کی جانی و مالی قربانی پیش کرنے کا جذبہ عطا فرما یارب مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ ہمیں صرف اپنا محتاج رکھ محتاجیٔ غیر سے بچا۔

---

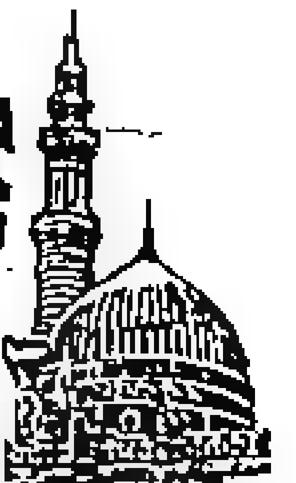
[1] بدقسمتی سے ان تمام عزیزوں سے آج کل پردہ نہیں کیا جاتا حالانکہ شریعت نے ان کے ساتھ بھی پردہ کا حکم دیا ہے یاد رکھئے! ان عزیزوں کے ساتھ بے پردگی کرنے والی اور بے تکلف رہنے والی عورت سخت گنہگار ہے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

یارب مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے جن جن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے دعاؤں کے لیے کہا ہے بطفیل تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی ہر جائز دعاء کو قبول فرما اور ان سب کی بخشش فرما دے۔

جن جن مرادوں کے لیے احباب نے کہا ہے پیش خبیر عزوجل کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

اے میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے مکی مدنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور پیارے اللہ عزوجل! ایسا دل جو تیری بارگاہ میں مقبول نہ ہو ایسا دل جو تیری یاد سے غافل رہے ایسی آنکھ جو فلمیں ڈرامے دیکھتی رہے اور بد نگاہی کرتی رہے ایسے کان جو گانے باجے اور غیبت و چغلی سنتے رہیں، ایسے پاؤں جو بری مجلسوں کی طرف چل کر جاتے رہیں ایسے ہاتھ جو مظلوموں پر اٹھتے رہیں، ایسی زبان جو فضول بکواس اور گالی گلوچ سے باز نہ آئے ایسا دماغ جو برے منصوبے باندھتا رہے اور ایسے سینے سے جو مسلمانوں کے کینے سے لبریز ہو تیری پناہ مانگتا ہوں تو اے میرے پیارے پروردگار عزوجل مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم اور تیری عطا سے کل خدائی کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے واسطے اور سلاسل اربعہ کے تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ کے وسیلے سے میرے رُوئیں رُوئیں کو اپنا اطاعت شعار بنا کر مجھ پر فضل و احسان فرما۔

اے خدائے مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ، تیری تمام مخلوق میں جو تجھے سب سے زیادہ عزیز ہے اُس محبوب پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے سچی غلامی نصیب کر دے اور ان کی یاد میں تڑپنے والا دل دے دے اور اے رب مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! مصطفےٰ کے غم میں رونے والی آنکھ عطا فرما۔ اے رب محمد عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ویران سینہ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ



بنا اے ربّ رسول کریم عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم میری رات کی تنہائیوں کو میرے دلدار، میرے مونس و غمخوار، میٹھے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں سے آباد فرما اور مجھے سچا عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنا یاربّ عزوجل

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے دیوانۂ مدینہ بنادے ۔

پیچھا مرا دنیا کی محبّت سے چھڑادے ۔ یاربّ عزوجل! مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے

دل عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تڑپتا رہے ہر دم ۔ سینے کو مدینہ مرے اللہ عزوجل بنادے

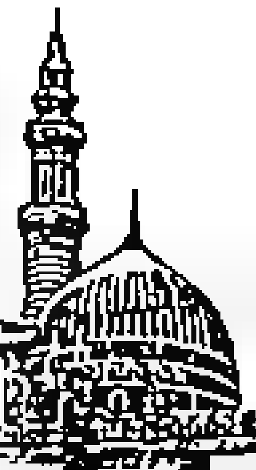
بہتی رہے ہر وقت جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں ۔ روتی ہوئی وہ آنکھ مجھے میرے عزوجل خدا دے

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں ۔ مدفن مرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بنادے

ہر سال الٰہی! ہو عطا حج کی سعادت ۔ عطار کو ہر سال مدینہ بھی دکھادے

عطار سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی لے خدمت ۔ ڈنکا یہ ترے دین کا دنیا میں بجادے

یاربّ مصطفےٰ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے کعبۂ مشرفہ کا واسطہ، یاربّ مصطفےٰ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے میزابِ رحمت کا واسطہ، حطیم و حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم علیہ السلام و بئرِ زمزم کا واسطہ، مکۂ مکرمہ کے ہر گلی کوچے اور ولادت گاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ، غارِ حرا و غارِ ثور کا واسطہ، مکۂ مکرمہ کی پُر سوز فضاؤں اور پُر کیف ہواؤں کا واسطہ، مکۂ مکرمہ کے ہر گل و خار اور ہر در و دیوار کا واسطہ، مکۂ پاک کی خاکِ پاک کے ہر ہر ذرّے کا واسطہ، اے خدائے مصطفےٰ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے مدینۂ منوّرہ میں جلوہ فرمانے والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ، سبز سبز گنبد و پُر نور بار مینار کا واسطہ، مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ستونوں کا واسطہ، محرابِ انور و منبرِ اطہر کا واسطہ، سنہری جالیوں کا واسطہ، مسجدِ نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر باب کا واسطہ، خاکِ مزارِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ، مدینے کے سدا بہار مہکتے پھولوں کا واسطہ، صحرائے مدینہ کے حسین و دلرُبا کانٹوں کا واسطہ، مدینے کے ہر



شجر و حجر کا واسطہ، مدینۂ منورہ کے مشکبار غبار کا واسطہ، جنّتُ البقیع میں دفن ہونے والے ہر خوش نصیب مسلمان کا واسطہ، مدینے کی ٹھنڈی ہواؤں اور رنگین فضاؤں کا واسطہ ہمارے حج و زیارت اور ہماری آج کی تمام جائز دعائیں قبول فرما اور ہمیں مستجابُ الدّعوات بنا دے اور ہمیں ہر سال حج و زیارتِ مدینہ کے شرف سے مشرّف فرما اور ہمیں مدینہ پاک کے حسین جلووں میں محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ایمان پر عافیت کے ساتھ موت نصیب فرما اور ہمیں جنّتُ البقیع میں مدفن عطا فرما اور ہمیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بجاہِ النّبیِّ الامین صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اسی طرح آہ و زاری کے ساتھ دعا جاری رکھئے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا تھوڑا سا حصّہ آجائے اس سے پہلے جائے وُقُوف (یعنی جہاں آپ ٹھہرے ہوئے ہیں) سے چل پڑنا مکروہ ہے اور اگر غروبِ آفتاب سے قبل حُدودِ عرفات سے باہر ہو گئے تو حرام ہے اور دم لازم یاد رہے کہ آج حاجی کو نمازِ مغرب یہاں نہیں پڑھنا بلکہ عشاء کے وقت میں مُزدلفہ میں مغرب و عشاء ملا کر پڑھنا ہے۔

گناہوں سے پاک ہو گئے

پیارے پیارے حاجیو! آپ کے لیے یہ ضروری ہے کہ اللہ عزوجل کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یقین کر لیں کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا ہوں جیسا کہ اُس دن جب کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اب کوشش کیجئے کہ آئندہ گناہ نہ ہوں، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ میں ہرگز کوتاہی نہ ہو، فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں نیز حرام

روزی کمانے، داڑھی منڈاتے، ماں باپ کا دل دکھانے وغیرہ وغیرہ حرام و گناہ افعال میں مُلَوَّث ہو کر کہیں پھر آپ شیطان کے چنگل میں نہ پھنس جائیں۔

مُزدَلِفہ کو روانگی

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عَرَفات سے جانبِ مُزدَلِفہ چلئے راستے بھر ذِکر و دُرُود اور لَبَّیْك کی تکرار رکھئے کل میدانِ عَرَفات میں حُقُوقُ اللہ عزّوجلّ معاف ہوئے یہاں حُقُوقُ العِباد معاف فرمانے کا وَعدہ ہے۔

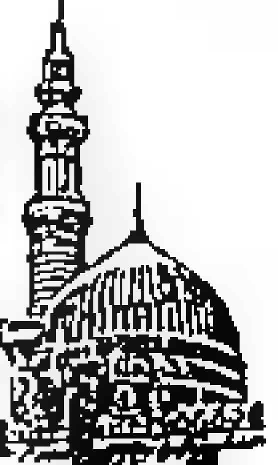
لیجئے! مُزدَلِفہ شریف آگیا ہر طرف چہل پہل اور رونق لگی ہوئی ہے۔ ہو سکے تو آپ مَشْعَرُ الحَرام (یہ ایک پہاڑ ہے اسے "جَبَلِ قُزَح" بھی کہتے ہیں) کے پاس قیام کیجئے اگر یہاں جگہ نہ مل سکے تو تمام مُزدَلِفہ میں وادیٔ مُحَسِّر[1] کے سوا کہیں بھی قیام کر لیجئے یاد رہے یہاں آپ کو نمازِ مغرب و عشاء وقتِ عشاء میں ادا کرنی ہے۔

مغرب و عشاء ملا کر پڑھنے کا طریقہ

یہاں آپ کو ایک ہی اذان اور ایک ہی اِقامت سے دونوں[2] نمازیں ادا کرنی ہیں لہٰذا اذان و اقامت کے بعد پہلے مغرب کے تین[3] فرض ادا کر لیجئے سلام

---

[1] وادیٔ مُحَسِّر مِنٰی اور مُزدَلِفہ کے بیچ میں واقع ہے اور یہ ان دونوں کی حُدود سے خارج ہے۔ یہاں اَصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا یہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔ آپ کی رہنمائی کے لیے اب یہاں سائن بورڈ لگے ہوتے ہیں نیز اِس کے چاروں طرف خاردار تار بھی لگا دیئے گئے ہیں اور پیدل چلنے والے حاجی دھوکہ نہ کھا جائیں اس لیے پولیس بھی کھڑی رہتی ہے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ



پھیرتے ہی فوراً عشاء کے فرض پڑھیے پھر مغرب کی سنّتیں اس کے بعد عشاء کی سنّتیں اور وِتر ادا کیجیے۔

کنکریاں چُن لیجیے

آج کی رات بعض اکابر عُلماء کے نزدیک لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے یہ رات غفلت یا خوش گپیوں میں ضائع کرنا سخت محرومی ہے، ہوسکے تو ساری رات لَبَّیْک اور ذِکر و دُرُود میں گزاریے۔ رات ہی میں وقت نکال کر شیطانوں کو مارنے کے لیے اُنچاس[۴۹] کنکریاں کھجور کی گٹھلی کے برابر چُن لیجیے بلکہ کچھ زیادہ لے لیجیے تاکہ وار خالی جانے وغیرہ کی صورت میں کام آسکیں کنکریاں بڑے پتھر کو توڑ کر نہ بنائیں نیز ان کو تین[۳] بار پانی سے دھو لینا افضل ہے

ایک ضروری احتیاط

شاید آپ بہت تھک چکے ہوں گے لہٰذا چاہیں تو کچھ دیر آرام کرلیں مگر پھر ہوسکے تو جلد ہی اُٹھ جائیں وضو بنائیں، تہجّد ادا کریں اور عبادت میں مشغول رہیں۔ آج نمازِ فجر اوّل وقت میں ادا کرنا افضل ہے مگر نماز اُس وقت ادا کریں جب صُبحِ صادِق یقینی طور پر ہوجائے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے خود دیکھا ہے کہ لوگ جلد بازی میں صُبحِ صادِق سے بہت پہلے ہی نمازِ فجر شروع کردیتے ہیں تاکہ جلدی جلدی مِنٰی میں پہنچیں محترم حاجیو! آپ ایسا نہ کریں۔ آخر ایسی بھی کیا جلدی ہے ذرا درکھیئے! اگر آپ نے وقتِ فجر شروع ہونے سے پہلے فجر کی نماز پڑھ لی تو وہ سِرے سے ہوگی ہی نہیں عموماً مُعلِّم کے آدمی بہت جلدی مچاتے ہیں اور بہت پہلے سے "صلوٰۃ صلوٰۃ" چلّانا شروع کردیتے ہیں اور اعلان کرنے لگ

جاتے ہیں کہ فجر کا وقت ہوگیا مگر آپ اُن کی نہ سُنیں اُن سے لڑیں بھی نہ بلکہ نرمی سے سمجھائیں کہ ابھی وقت نہیں ہوا ابھی توپ کا گولہ[1] چھوٹے گا پھر نماز ادا کریں گے۔

وُقوفِ مُزدلفہ

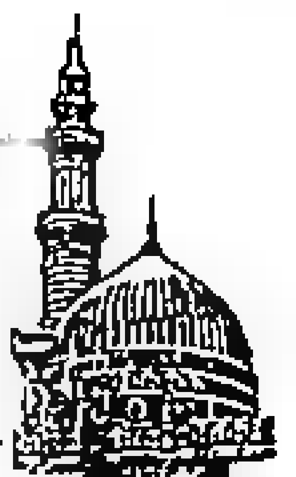
مُزدلفہ میں رات گزارنا سنّتِ مؤکّدہ ہے مگر اس کا وُقوف واجب ہے وُقوفِ مُزدلفہ کا وقت صُبحِ صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک ہے اس کے درمیان اگر ایک لمحہ بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہوگیا ظاہر ہے کہ جس نے فجر کے وقت میں یہاں نمازِ فجر ادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہوگیا جو کوئی صُبحِ صادق سے پہلے ہی مُزدلفہ سے چلا گیا اُس کا واجب ترک ہوگیا لہٰذا اُس پر دَم واجب ہے ہاں، عورت، بیمار یا ضعیف و کمزور کہ جنہیں بھیڑ بھاڑ کے سبب ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو اگر ایسے لوگ مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔

کوہِ مَشْعَرُ الْحَرَام پر اگر جگہ نہ ملے تو اس کے دامن میں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو وادیٔ مُحَسِّر[2] کے سوا جہاں جگہ مل جائے وُقوف کیجئے اور وُقوفِ عرفات والی تمام باتیں یہاں بھی ملحوظ رکھئے یعنی لبَّیک کی کثرت کیجئے اور ذِکر و درُود اور دُعا میں مشغول ہو جائیے ان شاءَ اللہ عزوجل جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے کہ کل عرفات میں حقوق اللہ عزوجل

---

[1] صُبحِ صادق کے وقت مُزدلفہ میں توپ کا گولہ چلایا جاتا ہے تاکہ حُجّاج کو فجر کی نماز کا پتہ چل جائے بسنگ مُدّت عُفی عنہ

[2] کہ یہاں وُقوف کرنا ناجائز ہے۔



معاف ہوئے تھے یہاں حُقُوقُ الْعِباد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔[1]

جب طُلُوعِ آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو سُوئے مِنٰی روانہ ہو جائیے اور راستے بھر لبّیک اور ذِکر و دُرُود کی تکرار رکھیے۔

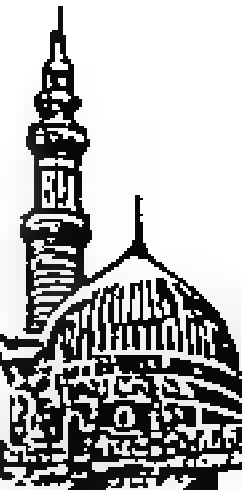
دسویں ذُوالحجہ کا پہلا کام رمی

مُزدلِفہ سے مِنٰی پہنچ کر سیدھے جَمْرَۃُ الْعَقَبہ یعنی بڑے شیطان کی طرف تشریف لائیں آج صِرف اسی ایک کو کنکریاں مارنا ہے پہلے کعبہ کی سَمْت معلوم کر لیں پھر جَمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ (یعنی تقریباً ڈھائی گز) دُور (زیادہ کی کوئی قید نہیں) اس طرح کھڑے ہوں کہ مِنٰی آپ کے سیدھے ہاتھ پر اور کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے اور مُنہ جَمرہ کی طرف ہو سات کنکریاں اپنے اُلٹے ہاتھ میں رکھ لیں بلکہ دو تین کنکریاں زائد لے لیں[2] اب سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی اور انگوٹھے کی چُٹکی میں لے کر اور سیدھا ہاتھ اچھی طرح اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو۔ ہر بار

---

[1] حُقُوقُ الْعِباد کا اِختیار اللہ عزوجل نے بندے کو عطا فرما دیا ہے کہ جب تک بندہ مُعاف نہیں کرتا وہ مُعاف نہیں ہوتے تو یہاں وُقُوف کی برکت سے اللہ عزوجل بروزِ قیامت آپس میں اہلِ حُقوق میں صُلح کرائے گا آپ سے اُن کو راضی کرے گا سُبحٰنَ اللہ عزوجل! حاجی کس قدر خوش نصیب ہوتا ہے۔

[2] کاش! دل میں یہ نیّت حاضر ہو جائے کہ میں اپنے اوپر جو شیطان مُسَلَّط ہے اُسے مار بھگانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ سگِ مدینہ عفی عنہ



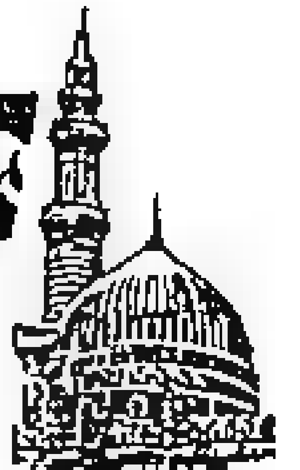
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ایک ایک کر کے سات کنکریاں اس طرح ماریں کہ تمام کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے تک گریں آجکل جمرات کے ارد گرد تین ہاتھ کے فاصلے کی حد میں باؤنڈری بنادی گئی ہے اس میں اگر آپ کی کنکری گری تو صحیح ہے اور اگر اس کے باہر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی۔ پہلی کنکری مارتے ہی لَبَّیْك کہنا موقوف کر دیں کہ اب لَبَّیْك کہنا سنت نہ رہا جب سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ رکئے نہ سیدھے جائیں نہ دائیں بائیں بلکہ فوراً ذکر و دعاء کرتے ہوئے پلٹ آئیے۔

خبردار! محترم حاجیو! رمی جمرات کے وقت خصوصاً دسویں کی صبح حاجیوں کا زبردست ریلا ہوتا ہے اور بعض اوقات اس میں کئی لوگ کچلے بھی جاتے ہیں سگِ مدینہ نے ۱۴۰۰ھ میں دسویں کو صبح منیٰ میں اپنی آنکھوں سے یہ لرزہ خیز منظر دیکھا تھا کہ لاشوں کو اٹھا اٹھا کر ایک قطار میں لٹایا جا رہا تھا لہٰذا چند احتیاطیں عرض کرتا ہوں:۔

(۱) کنکریاں نیچے سے بھی اور اوپر کی منزل سے بھی ماری جاسکتی ہیں اوپر کی منزل سے مارنے میں اتنی آسانی ضرور ہے کہ بھیڑ کے وقت آپ کو کھلی ہوا مل سکے گی اگر بھیڑ کم ہو تو نیچے سے کنکریاں ماریں اور افضل بھی یہی ہے۔

(۲) کنکریاں مارتے وقت کوئی چیز ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے تو ہجوم میں ہرگز ہرگز اٹھانے کی کوشش مت کیجئے گا۔

(۳) آپ کی چپل وغیرہ پاؤں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو تو بھیڑ بھاڑ میں بھول کر بھی



دُرُست کرنے کے لیے مت جھکنا۔

④ ہرگز ہرگز کسی بھی کام کے لیے ہُجُوم میں مت جھکئے ورنہ کچلے جانے کا اندیشہ ہے۔

⑤ اپنی چھڑی یا چھتری لے کر ہُجُوم میں داخل نہ ہونا اسی طرح دوسروں کی چھتری وغیرہ سے بھی اپنی آنکھ وغیرہ بچائے رکھنا۔

⑥ جب کچھ ساتھی وغیرہ مل کر رَمی کرنا چاہیں تو پہلے ہی سے واپس ملنے کی کوئی قریبی جگہ مقرّر کر کے اس کی نِشانی یاد رکھ لیں ورنہ بچھڑ جانے کی صُورت میں بے حد پریشانی ہوگی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ نے ایسے ایسے بوڑھے حاجیوں اور حَجَنوں کو بچھڑتے دیکھا ہے کہ بیچاروں کو بعض اَوقات اپنے مُعَلِّم تک کا نام معلوم نہیں ہوتا اور پھر وہ آزمائش ہوتی ہے کہ اَلْاَمان وَالْحَفِیظ۔

رَمی کے ضَروری مسائل

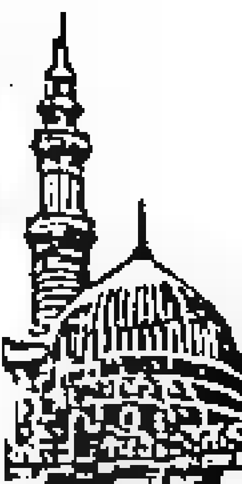
① سات کنکریوں سے کم مارنا جائز نہیں اگر صرف تین ماریں یا بالکل رَمی نہ کی تو دَم واجب ہوگا۔ اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صَدَقہ ہے۔ (رَدُّالْمُحتار)

② اگر سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ سات نہیں فقط ایک مانی جائیگی (رَدُّالْمُحتار)

③ کنکریاں زمین کی جنس سے ہونا ضَروری ہیں جیسے کنکر، پتھر، مٹی مینگنی مارنے سے رَمی نہیں ہوگی۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار)

④ اِسی طرح بعض لوگ جَمرات پر ڈبے، جوتے وغیرہ برساتے ہیں یہ بھی کوئی سُنّت نہیں اور اگر کنکری کے بدلے جُوتا یا ڈبہ وغیرہ مارا تو رَمی ہوگی ہی نہیں۔

⑤ رَمی کے لیے بہتر یہی ہے کہ مُزدَلِفہ سے کنکریاں لی جائیں مگر لازِمی نہیں دُنیا



کے کسی بھی حصّے کی کنکریاں ماریں گے رَمی دُرُست ہے۔

(۶) دسویں کی رَمی طلوعِ آفتاب سے لے کر زوال تک سُنّت ہے، زوال سے لیکر غروبِ آفتاب تک مُباح (یعنی جائز) ہے اور غروبِ آفتاب سے صُبحِ صادِق تک مکرُوہ ہے مگر مریض، کمزور اور عورت کے لیے مکرُوہ نہیں۔

اسلامی بہنوں کی رَمی

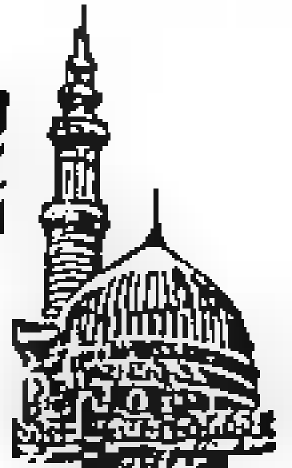
عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ مَرد بِلا عُذر عورتوں کی طرف سے رَمی کر دیا کرتے ہیں اِس طرح اسلامی بہنیں رَمی کی سعادت سے محروم رہ جاتی ہیں اور چونکہ رَمی واجِب ہے لہٰذا ترکِ واجب کے سبب اُن پر دَم بھی واجب ہو جاتا ہے۔ بہرحال اسلامی بہنیں اپنی رَمی خُود ہی کر لیا کریں۔ ان کے لیے تو شریعت نے یہ آسانی بھی دی ہے کہ وہ رات کو بھی رَمی کر سکتی ہیں اور اُس وقت بِھیڑ بھی کم ہوتی ہے بلکہ رات کو ان کا رَمی کرنا افضل ہے۔

مَریضوں کی رَمی

عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ بعض حاجی صاحِبان یوں تو ہر جگہ دندناتے پھرتے ہیں لیکن معمولی سی بیماری کے سبب رَمی کے لیے وہ دوسروں کو نائب مُقرّر کر کے اُن سے رَمی کرا لیتے ہیں اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ،

(۱) جو شخص ایسا مریض (خواہ مَرد ہو یا عورت) ہو کہ سواری پر بھی جَمرَہ تک نہ جا سکتا ہو وہ دُوسرے کو رَمی کے لیے نائب بنائے اب نائب کو چاہیئے کہ اگر ابھی تک اپنی رَمی نہیں کی تو پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارے پھر مریض کی طرف سے رَمی کرے۔

(۲) اگر کسی نے مریض کے حُکم کے بغیر اُس کی طرف سے رَمی کر دی تو رَمی



نہیں ہو گی۔

۳ اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ خود رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائے۔

۴ بے ہوش، مجنون (یعنی پاگل) یا ناسمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رمی کر دیں اور بہتر یہی ہے کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔

حج کی قربانی

۱ دسویں کو بڑے شیطان کی رمی کرنے کے بعد قربان گاہ تشریف لائیں اور قربانی کریں یہ وہ قربانی نہیں جو بقرہ عید میں ہوا کرتی ہے۔ بلکہ حج کے شکرانے میں قارن اور متمتع پر واجب ہے چاہے وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو مفرد کیلئے یہ قربانی مستحب ہے چاہے وہ غنی ہو۔

۲ یہاں بھی جانور کی وہی شرائط ہیں جو بقرہ عید کی قربانی کی ہوتی ہیں۔[۱]

۳ جانور خوب دیکھ بھال کرلیں کیونکہ آج کل یہاں دیکھا گیا ہے کافی جانور کان کٹے ہوئے ہوتے ہیں اگر ایک تہائی سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو گا تو قربانی سرے سے ہو گی ہی نہیں اور اگر تہائی یا اس سے کم کٹا ہوا ہو، کان چرا ہوا ہو یا اس

---

[۱] قربانی کے مسائل کی تفصیلی معلومات کے لیے بہارِ شریعت حصہ ۱۵ ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۸ کا مطالعہ فرمائیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ

میں سُوراخ ہو اِسی طرح کوئی معمولی عیب ہو تو ایسے جانور کی ہو جائیگی مگر مکروہ ہے۔

④ اگر ممکن ہو تو اپنے ہاتھ سے قُربانی کریں کہ یہی سُنّت ہے۔ دُوسرے کو بھی قُربانی کا نائب کر سکتے ہیں۔

⑤ اُونٹ کی قُربانی افضل ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے دستِ مُبارک سے ترسٹھ ۶۳ اُونٹ نحر[1] فرمائے۔

⑥ دسویں کو قُربانی کرنا افضل ہے گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں ۱۲ کو غروبِ آفتاب پر قُربانی کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

حاجی اور بقرہ عید کی قُربانی

① جو حاجی صاحبان حج کے مناسک شروع ہونے سے پندرہ ۱۵ یا اس سے زائد دن قبل مکۃ المکرمہ میں مقیم ہو گئے تو صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں اُن پر بقرہ عید والی قُربانی واجب ہو گی۔

② جو مناسکِ حج شروع ہونے سے قبل چودہ ۱۴ دن یا اس سے بھی کم ایّام مکۂ مکرمہ میں رہے ہوں وہ شرعاً مسافر ہیں اُن پر یہ قُربانی واجب نہیں خواہ وہ مکۂ پاک

---

[1] حلق کے آخری حصّے میں نیزہ (یا چھری) وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔ اُونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سُنّت ہے اگر اس کا عکس (یعنی اُلٹا) کیا۔ یعنی اُونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سُنّت کے خلاف ہے۔ (عالمگیری، دُرِّ مختار)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ سے ذبح کیا جاتا ہے یہ غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۵) سگِ مدینہ عُفی عنہ

میں صاحبِ نصاب ہی ہوں.

(۳) اگر چند روز مکۂ مکرمہ میں رہنے کے بعد قبل از حج مدینۂ منورہ کی حاضری دی پھر مکہ پاک حاضر ہوئے تو جس دن دوبارہ مکہ شریف حاضر ہوئے اسی دن سے دنوں کی گنتی شروع ہوگی.

قربانی کے ٹوکن

آج کل حجازِ مقدس میں ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے. جس کے ذریعے حجاجِ کرام کو ترغیب دلائی جاتی ہے کہ وہ "اسلامی ڈیولپمنٹ بنک" میں قربانی کی رقم جمع کرا کے ٹوکن حاصل کریں اور اس ادارہ کو اپنی قربانی کا اختیار دے دیں. پیارے حاجیو! اس ادارہ کے ذریعے قربانی کرانے میں سراسر خطرہ ہے کیونکہ متمتع اور قارن کے لیے یہ ترتیب واجب ہے کہ پہلے رمی کرے پھر قربانی اور پھر حلق اگر اس ترتیب کے خلاف کیا تو دم واجب ہو جائے گا اب اس ادارہ کو آپ نے رقم جمع کرادی انہوں نے آپ کی قربانی کا وقت بھی اگر بتا دیا پھر بھی آپ کو اس بات کا پتہ لگنا بے حد دشوار ہے کہ آپ کی قربانی وقت پر ہوئی یا نہیں؟ اگر آپ نے قربانی سے پہلے ہی حلق کرا دیا تو آپ پر دم واجب ہو جائے گا.

جو حاجی اس ادارہ کے ذریعے قربانی کرانا چاہیں ان کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنی قربانی کا صحیح وقت معلوم کرنا چاہیں تو تیس ۳۰ افراد پر اپنا ایک نمائندہ منتخب کرلیں اس کو پھر خصوصی پاس جاری کیا جاتا ہے اور وہ جا کر سب کی قربانیاں ہوتی دیکھ سکتا ہے اب یہاں بھی یہ خطرہ تو موجود ہے کہ ادارہ والے لاکھوں جانور

خریدتے ہیں اور ان سب کا بے عیب ہونا کیونکر ممکن ہے؟ بہر حال اپنی قربانی آپ خود ہی کریں یہی ہر طرح سے مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حلق یا تقصیر

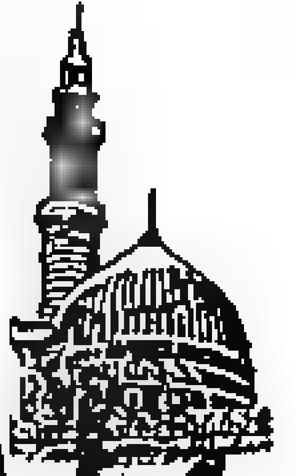
① قربانی سے فارغ ہو کر قبلہ کی طرف منہ کرکے مرد حلق کریں یعنی تمام سر کے بال منڈوا دیں یا تقصیر کریں یعنی کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کٹوائیں۔

② اسلامی بہنیں صرف تقصیر کرائیں یعنی چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر بال انگلی کے پورے کے برابر شوہر موجود ہو تو وہ کاٹ دے یا خود ہی قینچی سے کاٹ لیں۔

③ بعض لوگ قینچی سے چند بال کاٹ لیتے ہیں اس طرح قصر نہیں ہوتا اور احرام کی پابندیاں بھی ختم نہیں ہوتیں کم از کم چوتھائی سر کا ہر بال ایک انگلی کے پورے کے برابر کٹنا واجب ہے۔

④ بال چونکہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں لہٰذا ایک پورے سے زیادہ کٹوائیں تاکہ سب بال کم از کم ایک پورے کے برابر کٹ جائیں۔

⑤ جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آگیا تو اب مُحرِم (یعنی احرام والا) اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے اگرچہ دوسرا ابھی مُحرِم ہو۔



(۶) حلق یا تقصیر سے پہلے نہ ناخن کتروائیں نہ خط بنوائیں ورنہ کفارہ لازم آئیگا۔
(۷) حلق یا تقصیر کا وقت ایام نحر ہے یعنی دس، گیارہ اور بارہ ذوالحجہ اور افضل دس ذوالحجہ ہے۔
(۸) اگر بارہویں تک حلق یا قصر نہ کیا تو دم لازم آئے گا۔
(۹) جس کے سر پر بال نہ ہو، قدرتی گنج ہو اُس کو بھی اپنے سر پر اُسترا پھروانا واجب ہے
(۱۰) اگر کسی کے سر پر پھڑیاں یا زخم وغیرہ ہوں جن کی وجہ سے سر نہیں مُنڈواسکتا اور بال بھی اتنے بڑے نہیں کہ کٹواسکے تو اس مجبوری کے سبب اُس کو مُنڈوانا اور کتروانا ساقط ہو گیا اُسے بھی مُنڈوانے اور کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایام نحر ختم ہونے تک بدستور احرام میں رہے۔
(۱۱) حلق یا قصر حدودِ حرم میں واجب ہے اگر حدودِ حرم سے باہر کیا تو دم واجب ہوگا۔ (منٰی اور مکۂ مکرمہ حدودِ حرم ہی میں ہیں۔)
(۱۲) منٰی میں حلق یا تقصیر کرانا سنّت ہے۔
(۱۳) حلق یا تقصیر کراتے وقت قبلہ رو بیٹھنا اور سیدھی جانب سے شروع کرنا سنّت ہے۔
(۱۴) دورانِ حلق یا تقصیر اس طرح تکبیر پڑھتے رہئے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

(۱۵) قبل بھی اور بعدِ فراغت بھی اپنے لیے اور تمام اُمت کے لیے دُعائے مغفرت کیجئے

(۱۶) مُفرِد اگر قربانی کرنا چاہے تو اس کے لئے مُستحب یہ ہے کہ حلق یا تقصیر قربانی کے بعد کرائے اور اگر حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتّع اور قران والے کے لیے حلق یا تقصیر قربانی کے بعد کرنا واجب ہے۔ اگر پہلے حلق یا تقصیر کرے گا تو دم واجب ہو جائے گا۔

(۱۷) حلق یا تقصیر سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں مگر بیوی سے صحبت اور اس کے لوازمات طوافِ زیارۃ کے بعد جائز ہوں گے۔

طوافِ زیارت

مدینہ

(۱) طوافُ الزیارۃ دسویں ذُوالحجہ کو کر لینا افضل ہے۔ لہٰذا پہلے جمرۃُ العقبہ کی "رمی" پھر "قربانی" اور اس کے بعد حلق یا تقصیر سے فارغ ہولیں اب افضل یہ ہے کہ کچھ قربانی کا گوشت کھا کر پیدل مکۂ مکرمہ حاضر ہوں اور یہ بھی افضل ہے کہ باب السلام سے مسجدُ الحرام شریف میں داخل ہوں۔

(۲) باوُضو اور سترِ عورت کے ساتھ طواف کیجئے[1]

(۳) طوافُ الزیارۃ حج کا دُوسرا رُکن ہے اس کے سات پھیرے کئے جائیں گے

---

[1] اکثر اسلامی بہنوں کی کلائیاں دورانِ طواف کھلی ہوتی ہیں اگر طوافُ الزیارۃ کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ اس طرح کئے کہ چہارم (¼) کلائی یا چوتھائی (¼) سر کے بال کھلے تھے تو دم واجب ہو گیا ہاں اگر بارھویں کے غروبِ آفتاب تک سترِ عورت کے ساتھ اس طواف کا اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ بہارِ شریعت



جن میں چار پھیرے فرض ہیں اور سات پھیرے پورے کرنا واجب۔

(۴) اگر "قارِن" اور "مُفرِد" "طوافِ قُدوم" میں اور "مُتَمَتِّع" حج کا اِحرام باندھنے کے بعد کسی نفلی طواف میں حج کے "رَمَل" و "سعی" سے فارغ ہو چکے ہوں تو اب طوافِ زیارت میں اسکی حاجت نہیں ہاں اگر رَمَل و "سعی" نہیں کیا تھا یا صِرف رَمَل ہی کیا تھا تو اب اس طواف میں "رَمَل" و "سعی" کر لیجئے۔

(۵) طَوافُ الزِّیارۃ روز مرّہ کے لباس میں کرنا ہوتا ہے لہٰذا بعض اسلامی بھائی سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اس لباس میں اب رَمَل و سعی کیونکر کریں تو عرض یہ ہے کہ اگر حج کے رَمَل و سعی سے پہلے فارغ نہیں ہوئے تو اب سِلے ہوئے کپڑوں ہی میں رَمَل و سعی کر لیجئے۔ ہاں "اِضطِباع" نہیں ہو سکے گا کیونکہ اب اِس کا موقع نہ رہا۔

(۶) اگر یہ طواف دسویں کو نہ کر سکے تو گیارھویں اور بارھویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارھویں کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لیجئے۔

(۷) اگر بارھویں کے غروبِ آفتاب تک طواف نہ کر سکے تو آپ پر دم واجب ہو جائے گا ہاں اگر عورت کو حَیض یا نِفاس آگیا اور بارھویں کے بعد پاک ہوئی تو اب کر لے اِس وجہ سے تاخیر ہونے پر اس پر دم واجب نہیں۔

(۸) اگر طَوافُ الزِّیارۃ نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی چاہے برسوں گزر جائیں

(۹) بہر حال طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت "واجِبُ الطّواف" بدستور ادا کیجئے اس کے بعد "مُلتَزَم" پر بھی حاضری دیں اور "آبِ زم زم" بھی خوب پیٹ بھر کر پیئیں۔

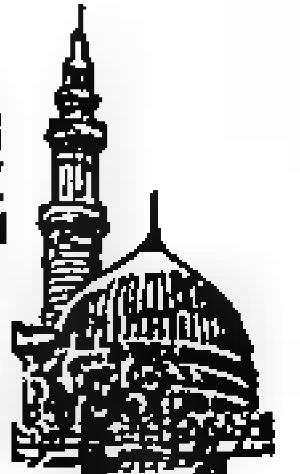
(۱۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مُبارَک ہو کہ آپ کا حج مُکمّل ہو گیا اور عورتیں بھی حلال ہو گئیں۔
(۱۱) گیارھویں اور بارھویں اور تیرھویں یہ تین راتیں مِنیٰ میں گُزارنا سُنّت ہے۔
(۱۲) اگر بارھویں کو سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مِنیٰ کی حُدود سے باہر نکل گئے تو حرج نہیں۔

گیارہ اور بارہ کی رَمی

(۱) گیارہ اور بارہ ذُوالحِجّہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہے اس کی ترتیب یہ ہے: پہلے جَمْرَۃُ الْاُولیٰ (یعنی چھوٹا شیطان) پھر جَمْرَۃُ الْوُسطیٰ (یعنی منجھلا شیطان) اور آخر میں جَمْرَۃُ الْعَقَبہ (یعنی بڑا شیطان)۔
(۲) دوپہر کے بعد پہلے "جَمْرَۃُ الْاُولیٰ" (یعنی چھوٹے شیطان) پر آئیں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے سات کنکریاں ماریں[۱] کنکریاں مار کر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جائیں اور الٹے ہاتھ کی جانب ہٹ کر قبلہ رُو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اس طرح کندھوں تک اٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں اب دعا و استغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار مشغول رہیں۔
(۳) اب جَمْرَۃُ الْوُسطیٰ (یعنی منجھلے شیطان) پر بھی اسی طرح کیجئے
(۴) پھر آخر میں جَمْرَۃُ الْعَقَبہ (یعنی بڑے شیطان) پر اس طرح "رمی" کیجئے جس

---

[۱] کنکری پکڑنے اور مارنے کا طریقہ براہِ کرم اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۴ پر ملاحظہ فرمالیں۔



طرح آپ نے دس تاریخ کو کی تھی[1] یاد رہے بڑے شیطان کی رمی کے بعد آپ کو ٹھہرنا نہیں ہے۔ فوراً پلٹ پڑنا ہے اور اسی دوران دعا بھی کرنا ہے۔

(۵) بارھویں کو بھی اسی طرح تینوں جمرات کی رمی کیجئے۔

(۶) گیارھویں اور بارھویں کی رمی کا وقت زوالِ آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بے شمار لوگ صبح ہی سے "رمی" شروع کر دیتے ہیں یہ غلط ہے اور اس طرح کرنے سے "رمی" ہوتی ہی نہیں اگر گیارھویں یا بارھویں کو زوال سے پہلے اگر کسی نے "رمی" کر لی اور اسی دن اگر اعادہ نہ کیا تو دم واجب ہو جائے گا۔

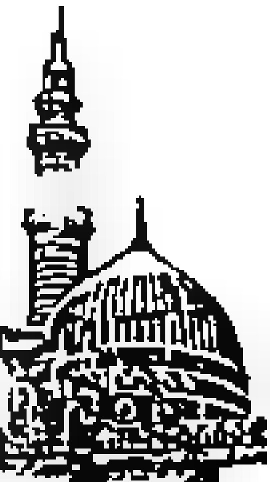
(۷) بارھویں کی "رمی" کر کے اختیار ہے کہ غروبِ آفتاب سے قبل مکۂ معظمہ کے لیے روانہ ہو جائیں اگر آپ ابھی منیٰ کی حدود میں تھے اور سورج غروب ہو گیا تو اب چلا جانا معیوب ہے اب منیٰ ہی میں قیام کر کے تیرھویں کو دوپہر ڈھلنے کے بعد بدستور تینوں شیطانوں کو کنکریاں مار کر مکۂ مکرمہ جائیں کہ یہی افضل ہے اگر چلے گئے تو کفارہ وغیرہ واجب نہیں۔

(۸) اگر منیٰ کی حدود ہی میں تیرھویں کی صبح صادق ہو گئی تو اب رمی کرنا واجب ہو گیا اگر بغیر رمی کئے چلے گئے تو دم واجب ہو گا۔

(۹) گیارھویں اور بارھویں کی رمی کا وقت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وقت شروع) ہونے سے صبح تک ہے مگر بلا عذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔

---

[1] طریقہ صفحہ ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔



(۱۰) تیرھویں کی رمی کا وقت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک ہے مگر صبح سے ابتداءِ وقتِ ظہر تک مکروہ وقت ہے ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد مسنون ہے

(۱۱) کسی دن کی رمی اگر رہ گئی تو دوسرے دن قضا کرلیجئے اور دم بھی دینا ہوگا۔ قضا کا آخری وقت تیرھویں کے غروبِ آفتاب تک ہے۔

(۱۲) رمی ایک دن کی رہ گئی اور آپ نے تیرھویں کے غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے قضا کرلی تب بھی، اگر نہیں کی جب بھی یا ایک سے زیادہ دنوں کی رہ گئی بلکہ بالکل رمی کی ہی نہیں ہر صورت میں صرف ایک ہی دم واجب ہے۔

(۱۳) زائد بچی ہوئی کنکریاں کسی کو ضرورت ہو تو اس کو دے دیجئے یا کسی پاک جگہ ڈال دیجئے۔ ان کو جمروں پر پھینک دینا مکروہ ہے۔

(۱۴) آپ نے کنکری ماری اور وہ کسی کے سر وغیرہ سے ٹکرا کر جمرہ کو لگی یا تین ہاتھ کے فاصلے پر یعنی مذکور باؤنڈری کے اندر گری تو جائز ہوگئی۔

(۱۵) ہاں، اگر آپ کی کنکری کسی پر گری اور اس نے ہاتھ وغیرہ کا جھٹکا دیا اور اس کی وجہ سے اگر وہاں تک پہنچ گئی تو یہ شمار نہیں ہوگی۔

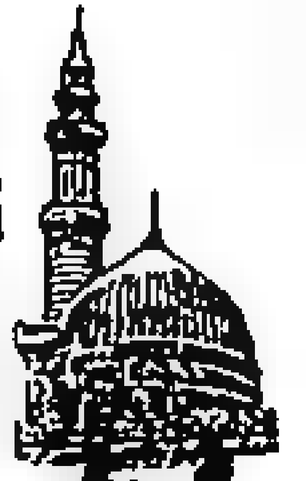
(۱۶) اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پہنچی یا نہیں، تو دوبارہ ماریں۔

رمی کے بارہ مکروہات

(۱) دسویں کی رمی بغیر مجبوری کے غروبِ آفتاب کے بعد کرنا۔

(۲) تیرھویں کی رمی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کرنا۔

(۳) بڑا پتھر مارنا۔



۴ بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔

۵ مسجد کی کنکریاں مارنا۔

۶ جمرہ کے نیچے جو کنکری پڑی ہے اُسے اُٹھا کر مارنا کہ یہ نامقبول کنکریاں ہیں جو مقبول ہوتی ہیں وہ اُٹھالی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائیں گی۔

۷ جان بوجھ کر سات سے زیادہ کنکریاں مارنا۔

۸ ناپاک کنکریاں مارنا۔

۹ رمی کے لیے جو سمت مقرر ہوئی اس کے خلاف کرنا (لہٰذا بڑے شیطان کو مارتے وقت کعبہ شریف سیدھے ہاتھ کی طرف اور منیٰ اُلٹے ہاتھ کی طرف ہونا چاہیئے۔ باقی دونوں جمروں کو مارتے وقت آپ کا منہ قبلہ کی جانب ہونا چاہیئے)

۱۰ جمروں سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلے پر کھڑے ہونا، زیادہ کا کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱ جمروں میں خلافِ ترتیب کرنا۔

۱۲ مارنے کے بدلے کنکری جمرے کے قریب ڈال دینا۔

طوافِ رخصت

۱ جب رخصت کا ارادہ ہو اُس وقت "آفاقی حاجی" پر طوافِ رخصت واجب ہے نہ کرنے والے پر دم واجب ہوتا ہے۔

۲ اس میں اضطباع، رمل اور سعی نہیں۔

۳ عمرے والوں پر واجب نہیں۔

۴ حیض و نفاس والی کی سیٹ بک ہے تو جا سکتی ہے اس پر اب یہ طواف واجب نہیں اور دم بھی نہیں۔

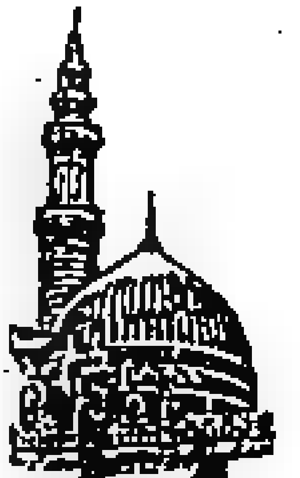
۵ طوافِ رخصت میں صرف طواف کی نیّت ہی کافی ہے۔ واجب، ادا، وداع (یعنی رخصت) وغیرہ الفاظ نیّت میں شامل ہونا ضروری نہیں یہاں تک کہ طوافِ نفل کی نیّت کی جب بھی واجب ادا ہو گیا۔

۶ سفر کا ارادہ تھا، طوافِ رخصت کر لیا پھر کسی وجہ سے ٹھہرنا پڑا جیسا کہ گاڑی وغیرہ میں عموماً تاخیر ہو جاتی ہے اور اقامت کی نیّت نہیں کی، تو وہی طواف کافی ہے دوبارہ کرنے کی حاجت نہیں اور مسجد الحرام میں نماز وغیرہ کے لیے جانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، ہاں مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کر لے کہ آخری کام طواف رہے۔

۷ جو بغیر طواف کے رخصت ہو گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور طواف کر لے۔

۸ اگر میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا، تو واپس ہونا ضروری نہیں بلکہ دم کے لیے جانور حرم میں بھیج دے اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس آئے۔ اور عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجا لائے اب اس صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔

۹ طوافِ رخصت کے تین پھیرے چھوڑے گا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک



ایک صدقہ دے اور اگر چار سے کم کئے ہیں تو دم دینا ہوگا۔

(۱۰) ہو سکے تو بے قراری کے ساتھ روتے روتے طوافِ رُخصت بجالائیے کہ نہ جانے آئندہ یہ سعادت میسّر آتی بھی ہے یا نہیں۔

(۱۱) بعدِ طواف بدستور دو رکعت واجبُ الطّواف ادا کیجئے۔

(۱۲) طوافِ رُخصت کے بعد بدستور زم زم شریف پر حاضر ہو کر آبِ زم زم پئیں اور بدن پر ڈالیں۔

(۱۳) پھر دروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر ہو سکے تو آستانہ پاک کو بوسہ دیں اور قبولِ حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دُعا مانگیں۔

(۱۴) مُلتَزَم پر آ کر غلافِ کعبہ تھام کر اسی طرح چمٹیں اور ذِکر و دُرُود و دُعا کی کثرت کریں۔

(۱۵) پھر ممکن ہو تو حَجَرِ اَسوَد کو بوسہ دیں اور جو آنسو رکھتے ہیں گرائیں۔

(۱۶) پھر کعبہ کی طرف مُنہ کئے اُلٹے پاؤں یا حسبِ معمول چلتے ہوئے بار بار مُڑ کر کعبۂ معظّمہ کو حسرت سے دیکھتے اس کی جدائی پر آنسو بہاتے یا کم از کم رونے جیسی صورت بنائے مسجدُ الحرام سے ہمیشہ کی طرح اُلٹا پاؤں بڑھا کر باہر نکلیں اور باہر نکلنے کی دُعا پڑھیں۔

(۱۷) حَیض و نِفاس والی اسلامی بہن دروازۂ مسجد پر کھڑی ہو کر بہ نگاہِ حسرت رو رو کر کعبۂ مشرّفہ کی زیارت کرے اور روتی ہوئی دُعا کرتی ہوئی پلٹے۔

(۱۸) پھر بقدرِ قُدرت فقرائے مکّۂ معظّمہ میں خیرات بانٹیں۔

حجِ بدل

جس پر حج فرض ہو اُس کی طرف سے کئے جانے والے حجِ بدل کی کچھ شرطیں ہیں مگر حجِ نفل کی کوئی شرط نہیں یہ تو ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اور ایصالِ ثواب فرض نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ صدقات و خیرات وغیرہ تمام اعمال کا ہو سکتا ہے لہٰذا اگر اپنے مرحوم والدین وغیرہ کی طرف سے آپ اپنی مرضی سے حج کرنا چاہیں یعنی نہ اُن پر فرض تھا نہ انہوں نے وصیت کی تھی تو اس کے کوئی شرائط نہیں ہیں. اِحرام حج والد یا والدہ کی نیت سے باندھ لیں اور تمام مناسکِ حج بجا لائیں اِس طرح فائدہ یہ ہوگا کہ اُن کو ایک حج کا ثواب ملے گا اور حج کرنے والے کو بحکمِ حدیث دس حج کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ لہٰذا جب بھی نفل حج کریں تو افضل یہی ہے کہ والد یا والدہ کی طرف سے کریں۔

حجِ بدل کے شرائط

اب جن لوگوں پر حج فرض ہو چکا ہو اُن کے حجِ بدل کے شرائط پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) جو حجِ بدل کراتا ہو اُس کے لیے ضروری ہے کہ اُس پر حج فرض ہو چکا ہو، یعنی اگر فرض نہ ہونے کے باوجود اس نے حجِ بدل کرایا تو فرض حج ادا نہ ہوا!

(۲) جس کی طرف سے حج کیا ہو وہ اس قدر عاجز و مجبور ہو کہ خود حج کر ہی نہ سکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود حج کر سکتا ہے تو اسکی طرف سے حجِ بدل نہیں ہو سکتا.

(۳) وقتِ حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے یعنی حجِ بدل کرانے کے بعد موت

سے پہلے پہلے اگر خود حج کرنے کے قابل ہو گیا تو جو حج دوسرے سے کرالیا تھا وہ ناکافی ہو گیا۔

۴ ہاں، اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا جس کے جانے کی اُمید ہی نہ تھی مثلاً نابینا ہے اور حج بدل کرانے کے بعد انکھیارا ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہیں۔

۵ جس کی طرف سے حج بدل کیا جائے خود اُس نے حکم بھی دیا ہو، بغیر اُس کے حکم کے حج بدل نہیں ہو سکتا۔

۶ ہاں، وارث نے اگر مورث (یعنی وارث کرنے والے) کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

۷ تمام اخراجات یا کم از کم اکثر اخراجات بھیجنے والے کی طرف سے ہوں (فتاویٰ رضویہ)

۸ وصیّت کی تھی کہ میرے مال سے حج کرا دیا جائے مگر وارث نے اپنے مال سے کرا دیا تو حج بدل نہ ہوا ہاں، اگر یہ نیّت ہو کہ ترکہ (یعنی میّت کے چھوڑے ہوئے مال) میں سے لے لوں گا تو ہو جائے گا اور اگر لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں ہو گا اور اگر اجنبی نے اپنے مال سے حج بدل کرا دیا تو نہ ہوا اگرچہ واپس لینے کا ارادہ ہو، اگرچہ وہ خود اسی کو حج بدل کرنے کو کہہ گیا ہو (رَدُّ المحتار)

۹ اگر یوں کہا کہ میری طرف سے حج بدل کرا دیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اب اگر وارث نے خود اپنے مال سے حج بدل کرا دیا اور واپس لینے کا بھی ارادہ نہ ہو، ہو گیا۔ (رَدُّ المحتار)

۱۰ جس کو حکم دیا وہی کرے اگر جس کو حکم تھا اُس نے کسی دوسرے سے کرا دیا تو

نہ ہوا۔

۱۱ مَیِّت نے جس کے بارے میں وصیَّت کی تھی اُس کا بھی اگر انتقال ہو گیا، یا وہ جانے پر راضی نہیں تو اب دُوسرے سے حج کرا لیا گیا، تو جائز ہے۔ (رَدُّالمُحتار)

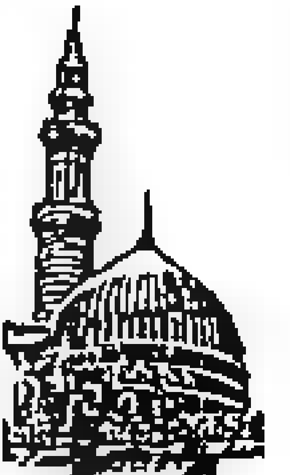
۱۲ حجِ بَدَل کرنے والا اکثر راستہ سواری پر قطع کرے ورنہ حجِ بَدَل نہ ہو گا اور خرچ بھیجنے والے کو دینا پڑے گا ہاں اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی جا سکتا ہے۔ (خلاصہ از فتاویٰ رضویہ)

۱۳ جس کی طرف سے حجِ بَدَل کرنا ہے اُسی کے وطن سے حج کو جائے۔

۱۴ اگر آمِر (حکم دینے والے) نے "حج" کا حکم دیا تھا اور خود مامُور نے (یعنی جس کو حکم دیا گیا اُس نے) "حجِ تمتُّع" کیا تو خرچہ واپس کرے کیونکہ "حجِ تمتُّع" میں حج کا احرام "میقاتِ آمِر" سے نہیں ہو گا بلکہ حَرَم ہی سے بندھے گا۔ ہاں اگر آمِر کی اجازت سے ایسا کیا گیا (یعنی حجِ تمتُّع کیا گیا) تو مُضائقہ نہیں۔

۱۵ وصی نے (یعنی جس کو وصیّت کر گیا تھا کہ تو میری طرف سے حج کرا دینا اُس نے) اگر مَیِّت کے چھوڑے ہوئے مال کا تیسرا حصہ اتنا ہونے کے باوُجود کہ وطن سے آدمی بھیجا جا سکتا تھا، پھر بھی اگر غیر جگہ سے بھیجا، تو یہ حج مَیِّت کی طرف سے نہ ہوا۔ ہاں، اگر وہ جگہ وطن سے اتنی قریب ہو، کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہے تو ہو جائے گا ورنہ اُسے چاہیئے کہ خود اپنے مال سے مَیِّت کی طرف سے دوبارہ حج کرائے۔ (عالمگیری)

۱۶ آمِر (یعنی جس نے حج کا حکم دیا ہے) اُسی کی نیّت سے حج کرے اور افضل



یہ ہے کہ زبان سے بھی لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ[1] کہہ لے اور اگر اُس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیّت کر لے کہ جس نے بھیجا ہے (یا جس کے لیے بھیجا ہے) اُس کی طرف سے کرتا ہوں۔

(١٧) اگر احرام باندھتے وقت نیّت کرنا بھول گئے تو جب تک افعالِ حج شروع نہ کیئے ہوں اختیار ہے کہ نیّت کرلیں۔

حجِ بدل کے بعض متفرق مسائل

(١) وصی نے اس سال کسی کو حجِ بدل کے لیے مقرر کیا مگر وہ اِس سال نہ گیا سالِ آئندہ جا کر ادا کیا، ادا ہو گیا اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔

(٢) حجِ بدل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ بچا ہے وہ واپس کردے اگرچہ بہت تھوڑی سی چیز ہو اُسے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ شرط کر لی ہو کہ جو کچھ بچا وہ واپس نہیں دوں گا کہ یہ شرط باطل ہے ہاں دو صورتوں میں رکھنا جائز ہوگا، (١) بھیجنے والا اس کو وکیل کردے کہ جو کچھ بچ جائے وہ اپنے آپ کو ہبہ (یعنی بخشش) کرکے قبضہ کرلینا۔ (٢) یہ کہ بھیجنے والا قَرِیْبُ الْمَرگ ہو۔ اور اس طرح وصیت کر دے کہ جو کچھ بچے، اس کی میں نے تجھے وصیت کی

(٣) بہتر یہ ہے کہ جسے حجِ بدل کے لیے بھیجا جائے پہلے وہ خود اپنے فرض حج سے سُبکدوش ہو چکا ہو اگر ایسے کو بھیجا جس نے خود حج نہیں کیا جب بھی حج

[1] فلاں کی جگہ جس کے نام پر حج کرنا چاہتا ہے اُس کا نام لے۔ مثلاً لَبَّیْکَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اِلَخ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ)

بَدل ہو جائے گا (عالمگیری)

④ بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے افعال اور طریقے سے آگاہ ہو۔ اگر مُراہِق یعنی قریبُ البُلوغ بچے سے حجِ بَدل کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔ (دُرِّمختار)

⑤ بھیجنے والے کے پیسوں سے نہ کسی کو کھانا کھلا سکتا ہے نہ فقیر کو دے سکتا ہے۔ ہاں اگر بھیجنے والے نے اجازت دی ہو تو مضائقہ نہیں۔

⑥ ہر قسم کے جُرمِ اختیاری کے دَم خود حجِ بَدل ادا کرنے والے پر ہیں بھیجنے والے پر نہیں۔

⑦ اگر کسی نے نہ خود حج کیا ہو نہ وارث کو وصیّت کی ہو اور انتقال کر گیا اور وارث نے اپنی مرضی سے اپنی طرف سے حجِ بَدل کرا دیا (یا خود کیا) تو ان شاء اللہ عزوجل اُمید ہے کہ اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

⑧ حجِ بَدل کرنے والا اگر مکّۂ مکرّمہ ہی میں رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ واپس آئے۔ آنے جانے کے اخراجات بھیجنے والے کے ذمّے ہیں۔

مدینہ

تجربے کی روشنی میں عرض ہے کہ ....
گرمیوں کے سفرِ حج میں اسپرے ضرور ساتھ رکھیں۔ خصوصاً مِنیٰ اور عرفات کی گرمی میں ٹھنڈے پانی کی پھوہار ان شاء اللہ عزوجل آپ کے لئے زبردست نعمت ثابت ہوگی۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

بقیع

حاجیو! آؤ شہنشاہ ﷺ کا روضہ دیکھو

(عاشقِ رسول ﷺ مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

حاجیو! آؤ شہنشاہ ﷺ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینے کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آبِ زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہ ﷺ کوثر کا بھی دریا دیکھو

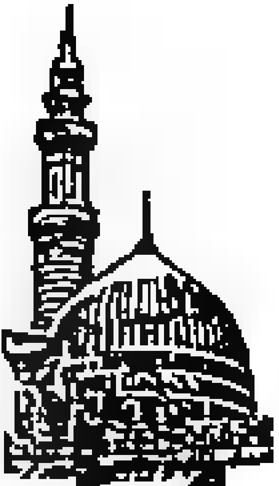
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب ﷺ کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا علیہ الرحمۃ کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے ﷺ کا روضہ دیکھو



مدینے کی حاضری

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

ذوق بڑھانے کا طریقہ

مدینہ منورہ کا مقدس سفر کرنے والوں کو چاہیئے کہ راستے بھر درود و سلام کی کثرت کریں اور نعتیہ اشعار پڑھتے رہیں یا ہو سکے تو ٹیپ ریکارڈر پر خوش الحان نعت خوانوں کے کیسیٹ سنتے رہیں کہ یہ ان شاء اللہ عزوجل ترقی ذوق کا سبب ہوگا مدینہ پاک کی عظمت و رفعت کا تصور باندھتے رہیں اس کے فضائل پر غور کرتے رہیں[1] اس سے بھی ان شاء اللہ عزوجل آپ کا شوق مزید بڑھے گا جوں ہی عاشقوں کی بستی دیارِ مدینہ آئے گا اور اگر آپ کا دل زندہ ہوا تو آپ قلب میں ہلچل محسوس کریں گے بے اختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑیں گے ؎

صائم کمالِ ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

ہوائے مدینہ سے آپ کے مسام دماغ معطر ہو رہے ہوں گے اور آپ

---

[1] دورانِ قیامِ مکہ و مدینہ فضائلِ مکہ و مدینہ پر مبنی کتب کا مطالعہ ترقی ذوق کا بہترین ذریعہ ہے نیز عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بڑھانے کے لیے اعلیٰحضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" اور سگِ مدینہ کا کلام "سحابِ مدینہ" کا بار بار مطالعہ فرمائیں۔

اپنی روح میں تازگی محسوس کریں گے اگر ممکن ہو سکے تو ننگے پاؤں روتے ہوئے مدینہ منورہ کی فضاؤں میں داخل ہوں۔ ؎

جوتے اتار لو چلو باہوش باادب
دیکھو مدینے کا حسیں گلزار آگیا

ننگے پاؤں رہنے کی قرآنی دلیل

اور یہاں ننگے پاؤں رہنا کوئی خلافِ شرع فعل بھی نہیں بلکہ مقدس سرزمین کا سراسر ادب ہے چنانچہ حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ پ ۱۶ ع ۱۰

تو اپنے جوتے اتار ڈال بے شک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے (کنزالایمان)

سبحٰن اللہ عزوجل! جب طورِ سینا کی مقدس وادی میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو خود اللہ تبارک و تعالیٰ جوتے اتار لینے کا حکم فرماتے تو مدینہ تو پھر مدینہ ہے یہاں اگر ننگے پاؤں رہا جائے تو کتنی بڑی سعادت ہوگی حضرتِ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں ہی سکونت پذیر تھے مگر زندگی بھر آپ نے یہاں پاؤں میں جوتے نہیں پہنے ؎

اے خاکِ مدینہ! تو ہی بتا کس طرح قدم رکھوں گا یہاں
تو خاکِ پائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

حاضری سے پہلے

اب حاضری روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اپنا سامان وغیرہ کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں کمرے وغیرہ کا بندوبست کرلیں۔

بھوک پیاس وغیرہ ہے تو کھا پی لیں الغرض ہر وہ بات جو خشوع وخضوع میں مانع ہو اُس سے فارغ ہولیں۔

حاضری کی تیاری کریں

اب تازہ وضو کریں اس میں مسواک ضرور کریں بلکہ بہتر یہ ہے کہ غسل کرلیں دُھلے ہوئے کپڑے بلکہ ہوسکے تو نیا سفید لباس زیب تن کریں خوب عطر لگائیں آنکھوں میں سُرمہ بھی لگائیں اب روتے ہوئے دربار کی طرف بڑھیں۔

اے لیجئے! سبز گنبد آگیا

اے لیجئے! وہ سبز سبز گنبد جسے آپ نے خوابوں میں دیکھا تھا خیالوں میں چُوما تھا اب سچ مچ آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے ؎

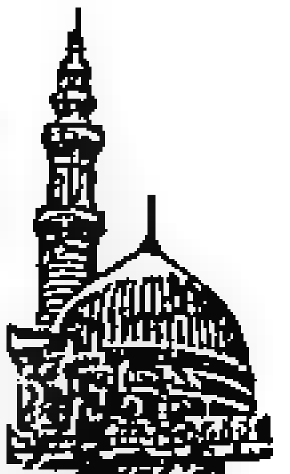
اشکوں کے موتی اب نچھاور زائرو کرو — وہ سبز گنبد منبعِ انوار آگیا
سر کو جھکائے با ادب پڑھتے ہوئے دُرود — روتے ہوئے آگے بڑھو دربار آگیا

ہاں ہاں یہ وُہی سبز گنبد ہے جس کو دیکھنے کے لئے عُشاق کے دل بے قرار رہتے ہیں آنکھیں اشکبار ہوجایا کرتی ہیں خدا عزوجل کی قسم! روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین اور عظیم جگہ دنیا کے کسی مقام میں تو کجا جنّت میں بھی نہیں ؎

فردوس کی بلندی بھی چھو سکے نہ اس کو
خُلدِ بریں سے اُونچا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ

بابُ البقیع سے حاضر ہوں

اب سراپا ادب وہوش بنے آنسو بہاتے یا رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت بنائے



بابُ البقیع[1] پر حاضر ہوں (یہ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانبِ مشرق واقع ہے) اور "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ" عرض کر کے ذرا ٹھہر جائیں۔ گویا سرکارِ ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہی دربار میں حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں اب بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کر اپنا سیدھا قدم مسجد شریف میں رکھیں اور ہمہ تن ادب ہو کر داخلِ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اُس وقت جو تعظیم و ادب فرض ہے وہ ہر مؤمن کا دل جانتا ہے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان، دل سب خیالِ غیر سے پاک کریں اور روتے ہوئے آگے بڑھیں، نہ ادھر اُدھر نظریں گھمائیں، نہ ہی مسجد کے نقش و نگار دیکھیں بس ایک ہی تڑپ، ایک ہی لگن اور ایک ہی خیال ہو کہ بھاگا ہوا مجرم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش ہونے کے لیے چلا ہے ؎

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم
نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

نمازِ شکرانہ

اب اگر مکروہ وقت نہ ہو اور غلبۂ شوق مُہلت دے تو دو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانۂ بارگاہِ اقدس ادا کریں پہلی رکعت میں بعدِ الحمد "قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" اور دوسری میں بعدِ الحمد "قُلْ ھُوَ اللہ" شریف پڑھیں۔

---

[1] افسوس! آج کل دربان بابُ البقیع سے حاضری کے لیے نہیں جانے دیتے لہٰذا لوگ بابُ السلام ہی سے حاضر ہوتے ہیں اس طرح حاضری کی ابتدا سرِ اقدس کی طرف سے ہوگی اور یہ خلافِ ادب ہے کیونکہ جب بھی بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوا جائے تو اس وقت قدموں کی طرف سے آنا ہی ادب ہے اگر بھیڑ وغیرہ نہ ہو تو کوشش کریں تو بابُ البقیع سے حاضری ہو سکتی ہے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ

سُنہری جالیوں کے رُوبرُو

اَب اَدَب و شوق میں ڈُوبے ہوئے گردن جُھکائے آنکھیں نیچے کیے، آنسو بہاتے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے سرکارِ نامدار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے فَضل وکرم کی اُمّید رکھتے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدمینِ شریفین کی طرف سے سُنہری جالیوں کے رُو برُو مُواجَہہ شریف میں حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے مزارِ پُراَنوار میں رُو بقبلہ جلوہ اَفروز ہیں مُبارَک قدموں کی طرف سے آپ حاضِر ہوں گے تو سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نگاہ بےکس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات بے حد ذَوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لیے سَعادتِ دارَین کا سَبَب بھی ہے۔

اَصل مُواجَہہ شریف کس طرف ہے؟[1]

اَب سَراپا اَدَب بنے زیرِ قندیل اُس چاندی کی کیل کے سامنے جو سُنہری جالیوں کے دروازۂ مُبارَکہ میں اُوپر کی طرف جانبِ مَشرِق لگی ہوئی ہیں قبلہ کو پیٹھ کئے کم ازکم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نَماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ کرکے کھڑے ہوں کہ" فتاوٰی عالمگیری" وغیرہ میں یِہی اَدب لکھا ہے کہ " یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ" یعنی سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نَماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے مزارِ پُراَنوار میں عَینِ حیات

---

[1] لوگ عُموماً بڑے سُوراخ کو "مُواجَہہ شریف" سمجھتے ہیں بلکہ میں نے کئی اُردو کتابوں میں بھی یِہی دیکھا ہے مگر میں نے امامِ اَہلسنّت علیہ الرحمۃ کی تحقیق کے مطابق مُواجَہہ شریف کی نِشاندہی کی ہے اور اَلحمدُ للہ صحیح بھی یِہی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ

ظاہری کی طرح زندہ ہیں اور آپ کو دیکھ بھی رہے ہیں بلکہ آپ کے دل میں جو خیالات آرہے ہیں ان پر بھی مُطّلع ہیں خبردار! جالی مُبارک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خلافِ اَدب ہے کہ ہمارے ہاتھ اس قابِل ہی نہیں ہیں کہ جالی مُبارک کو چھو سکیں لہٰذا چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں یہ کیا کم شرف ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے مُواجَہۂ اَقدس کے قریب بُلایا اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم اب خصوصیت کے ساتھ آپ کی طرف ہے ؎

دیدار کے قابِل تو کہاں میری نظر ہے
یہ تیری عنایت ہے جو رُخ تیرا اِدھر ہے

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کریں

اب ادب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں مگر آواز اتنی بُلند اور سخت نہ ہو کہ سارے اَعمال ہی غارت ہو جائیں نہ بالکل ہی پست کہ یہ بھی سُنّت کے خِلاف ہے مُعتَدِل آواز میں اِن اَلفاظ کے ساتھ سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ ط[1]

---

[1] اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، اے اللہ عزّوجل کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ پر سلام، اے اللہ عزّوجل کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام، اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام آپ پر آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام اُمّت پر سلام۔

جہاں تک زبان ساتھ دے، دِل جمعی ہو مختلف اَلقاب کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیں اگر اَلقاب یاد نہ ہوں تو "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ" کی تکرار کرتے رہیں جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لیے کہا ہے اُن کا بھی سلام عرض کریں جو جو اسلامی بھائی یا بہنیں یہ تحریر پڑھیں وُہ مجھ سگِ مدینہ کا سلام عرض کردیں تو مجھ کمینے پر احسانِ عظیم ہوگا۔ یہاں خوب دعائیں مانگیں اور بار بار اس طرح شفاعت کی بھیک مانگیں، "اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ" (یعنی یارسول اللہ! آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

پھر مشرق کے جانب (یعنی اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) آدھے گز کے قریب ہٹ کر (قریبی چھوٹے سوراخ کی طرف) حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر اُن کو سلام عرض کریں بہتر یہ ہے کہ اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔[1]

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

پھر اُتنا ہی مزید جانبِ مشرق سرک کر (اُس آخری سوراخ کی طرف) حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے رُو برُو عرض کریں۔

---

[1] اے خلیفۂ رسولُ اللہ! آپ پر سلام، اے رسولُ اللہ کے وزیر! آپ پر سلام، اے غارِ ثور میں رسولُ اللہ کے رفیق! آپ پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ[1]

دوبارہ ایک ساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام

پھر بالشت بھر جانبِ مغرب یعنی اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف سَرک جائیں اور دونوں چھوٹے سُوراخوں کے درمیان کھڑے ہو کر ایک ساتھ صِدّیقِ اکبر و فارُوقِ اعظم رضی اللہ عنہما کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ[2]

یہ دعائیں مانگیں

یہ تمام حاضریاں قبولیتِ دُعا کے مقامات ہیں یہاں آخرت کی خیر، ایمان کی سلامتی، ایمان پر عافیت کے

---

[1] اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام، اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔

[2] اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دونوں خلفاء! آپ دونوں پر سلام اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دونوں وزراء! آپ دونوں پر سلام اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پہلو میں آرام فرمانے والے (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) آپ دونوں پر سلام ہو اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حضور ہماری سفارش کیجئے اللہ تعالیٰ اُن پر اور آپ دونوں پر دُرُود، برکت اور سلام نازل فرمائے۔

ساتھ مدینے میں موت کی دُعا کریں بالخصوص عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیک مانگیں، رونے والی آنکھ، تڑپنے والا دل طلب کریں اپنے والدین، پیر و مرشد، اُستاد، اولاد، دوست و احباب اور تمام اُمت کے لیے دُعائے مغفرت کریں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی بھیک مانگیں خصوصاً مواجہہ شریف میں نعتیہ اشعار عرض کریں اگر یہاں سگِ مدینہ کی نعت شریف کا یہ مقطع بارہ[۱۲] بار عرض کر دیں تو احسان عظیم ہو گا۔

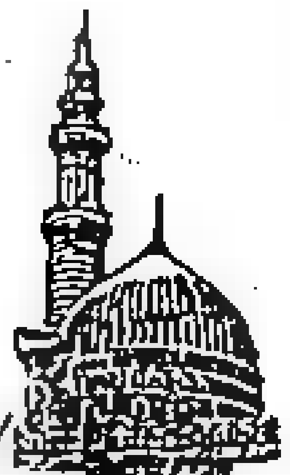
پڑوسی خلد میں عطار کو اپنا بنا لیجے
جہاں ہیں اتنے احساں اور احساں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جالی مبارک کے پاس پڑھیئے

جو کوئی حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ معظم کے رُو برُو کھڑا ہو کر یہ آیتِ شریفہ پڑھے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝
پھر ستّر مرتبہ یہ عرض کرے، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فرشتہ اُس کے جواب میں یُوں کہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل نے دُرود و سلام بھیجا اور اے فُلاں! تجھ پر بھی اللہ عزوجل کا دُرود و سلام ہو پھر فرشتہ اُس کے لیے دُعا کرتا ہے یا اللہ عزوجل! اِس کی کوئی حاجت ایسی نہ رہے جس میں یہ ناکام ہو۔ (مواہبِ لدنیّہ)

دُعا کے لیے جالی مبارک کو پیٹھ نہ کریں

جب جب سُنہری جالیوں کے پاس حاضر ہوں، اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھیں اور خاص کر جالی شریف کے اندر دیکھنا تو بہت بڑی جُرأت ہے قبلہ کی طرف پیٹھ کیئے کم از کم چار[۴] ہاتھ جالی مبارک سے دُور کھڑے



رہیں اور مُواجَہ شریف کی طَرَف رُخ کر کے سلام عرض کریں دُعا بھی مُواجَہ شریف کی طرف رُخ کئے مانگیں بعض لوگ وہاں دُعاء مانگنے کے لیے کعبے کی طرف مُنہ کرنے کو کہتے ہیں اُن کی باتوں میں آکر ہرگز ہرگز سُنہری جالیوں کی طرف آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی کعبے کے کعبے کو پیٹھ نہ کریں۔

پچاس ہزار اعتکاف کا ثواب

جب جب آپ مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کرنا نہ بھولیں اس طرح ہر بار آپ کو پچاس ہزار نفلی اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا اور ضمناً کھانا، پینا، افطار کرنا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا اعتکاف کی نیت اس طرح کریں۔

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف[1] ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیت کی۔

روزانہ پانچ حج کا ثواب

خصوصاً چالیس نمازیں بلکہ تمام فرض نمازیں مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں ادا کریں کہ تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے جو شخص وضو کر کے میری مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادہ سے نکلے یہ اُس کے لیے ایک حج کے برابر ہے۔ (وفاء الوفا)

سبحٰن اللہ عزوجل! اس طرح جو کوئی روزانہ پانچوں نمازیں مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرے۔ اُسے روزانہ پانچ حج کا ثواب ہاتھ آئے گا۔

---

[1] بابُ السّلام اور بابُ الرحمۃ سے مسجدِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہوں تو سامنے والے سُتون مبارک کو غور سے دیکھیں گے تو ان پر سنہری حرفوں میں مذکورہ الفاظ نیتِ اعتکاف اُبھرے ہوئے نظر آئیں گے جو زائرین کی یاددہانی کے لیے عُشّاق کے "دورِ خدمت" سے لکھے ہوئے ہیں سگِ مدینہ عُفی عنہ

روزانہ کتنی بار سلام عرض کریں؟

روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد یا صبح و شام دن میں ۲ دو بار یا جتنی بار میں آپ کا ذوق بڑھے اتنی بار دربارِ دربار میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوں۔

سلام زبانی ہی عرض کریں

وہاں جو بھی سلام عرض کریں وہ زبانی یاد کرنے کے بعد عرض کریں کتاب سے دیکھ کر سلام اور دعا کے صیغے وہاں پڑھنا عجیب سا لگتا ہے کیوں کہ ہمارا عقیدہ ہے اور حق بھی یہی ہے کہ ہمارے پیارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی حیات کے ساتھ حجرۂ مبارکہ میں قبلہ کی طرف رُخ کیئے تشریف فرما ہیں اور ہمارے دلوں تک کے خطرات سے آگاہ ہیں اس تصور کے قائم ہو جانے کے بعد کتاب میں سے دیکھ کر سلام وغیرہ عرض کرنا بظاہر بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے۔

مثلاً آپ کے پیر صاحب آپ کے سامنے موجود ہوں تو کیا آپ اُن کو کتاب سے پڑھ پڑھ کر سلام کریں گے یا زبانی ہی "یا حضرت! السلام علیکم" کہیں گے اُمید ہے آپ میرا مدعا سمجھ گئے ہوں گے یاد رکھیئے! بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بنے سجے الفاظ نہیں بلکہ دل دیکھے جاتے ہیں۔

مدینۂ منورہ (۱۴۰۵ھ) کی حاضری میں سگِ مدینہ کو ایک پیر بھائی نے یہ واقعہ سنایا تھا:۔

بڑھیا کو دیدار ہو گیا

دو یا تین سال پہلے کا واقعہ ہے ایک پچاسی ۸۵ سالہ بڑھیا حج کے لیے آئی تھی مدینۂ منورہ میں سنہری

جالیوں کے سامنے صلوٰۃ وسلام کے لیے حاضر ہوئی اور اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا شروع کیا ناگاہ ایک خاتون پر نظر پڑی جو ایک کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بڑے ہی عمدہ القاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کر رہی تھی یہ دیکھ کر بے چاری اَن پڑھ بڑھیا کا دل ڈوبنے لگا عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزوجل! میں تو پڑھی لکھی ہوں نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان القاب کے ساتھ سلام عرض کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان واقعی بہت ہی بلند و بالا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو انہیں کا سلام قبول فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے ظاہر ہے مجھ اَن پڑھ کا سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں پسند آئے گا دل بھر آیا، رو دھو کر چپ ہو رہی رات کو جب سوئی تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمّت کے والی سرکارِ عالی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے،

"مایوس کیوں ہوتی ہو ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔"

؎ تم اُس کے مددگار ہو تم اُس کے طرفدار جو تم کو نکمے سے نکما نظر آئے

؎ لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل!

اَلْاِنتِظار! اَلْاِنتِظار!

سبز سبز گنبد اور حجرۂ پاک (جس میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور ہے) پر نظر جمانا کارِ ثواب ہے زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گزارنے کی کوشش کریں مسجد شریف میں بیٹھے بیٹھے دُرود و سلام پڑھتے ہوئے حجرۂ مطہرہ پر جتنا ہو سکے نگاہِ عقیدت جمایا کریں اور

اس حسین تصوُّر میں ڈوب جایا کریں گویا عنقریب ہمارے میٹھے میٹھے آقا ﷺ حُجرۂ پاک سے باہر تشریف لانے والے ہیں، ہجر و فراق اور انتظارِ آقائے نامدار ﷺ میں اپنے آنسوؤں کو بہنے دیجئے۔ ؎

کیا خبر آج ہی دیدار کا ارماں نکلے !
اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے

دیدار ہوگیا

سگِ مدینہ کو سنہ ۱۴۰۰ھ کی حاضری میں مدینۂ پاک ہی میں کراچی کے ایک نوجوان حاجی نے بتایا کہ میں مسجدِ نبوی ﷺ میں رحمتِ عالم ﷺ کے حُجرۂ پاک کے پیچھے پُشتِ اطہر کی جانب سبز جالیوں کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ عین بیداری کے عالم میں میں نے دیکھا کہ اچانک سبز سبز جالیوں کی رُکاوٹ ہٹ گئی اور تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ ﷺ حُجرۂ پاک سے باہر تشریف لے آئے اور مجھ سے فرمانے لگے "مانگ کیا مانگتا ہے ؟" میں نُور کی تجلّیوں میں اس قدر گم ہوگیا کہ کچھ عرض کرنے کی جسارت ہی نہ ہوئی آہ ! میرے آقا ﷺ جلوہ دکھا کر مجھے تڑپتا چھوڑ کر اپنے حُجرۂ مطہّرہ میں تشریف لے گئے

؎

شربتِ دید نے اِک آگ لگائی دل میں
تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے

اِن دونوں مسجدوں میں غالباً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہوگا لہٰذا اس بات کا بالکل ہی خیال نہیں کرتے اور بلا تکلّف نمازی کے آگے سے گزر جاتے ہیں. حالانکہ ایسا کرنا حرام وگناہ ہے اور اس قدر عذاب ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کے عذاب سے واقف ہوتا تو گزرنے کے بجائے زمین میں دھنس جانے کو ترجیح دیتا۔ ہاں، دورانِ طواف کعبہ طواف کرنے والا نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔

جب گنبدِ خضرا نظر آئے

مدینۂ پاک کی حاضری کے دوران راہ چلتے جب کبھی سبز سبز گنبد کی زیارت نصیب ہو تو فوراً دست بستہ گنبد شریف کی طرف رُخ کر کے دُرود و سلام عرض کریں پھر آگے بڑھیں کوشش کریں کہ کسی بھی زاویہ سے گنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہو۔

گلیوں میں نہ تھوکیں

مدینے کی گلیوں میں تھوکا نہ کریں نہ ہی ناک صاف کریں جانتے نہیں ان گلیوں سے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ہیں۔

اے پائے نظر ہوش میں آ کوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
آنکھوں سے بھی چلنا تو یہاں بے ادبی ہے

مدینے کے روزے کی فضیلت

مدینۂ پاک کی حاضری کے دوران خوب نیکیاں کریں کہ یہاں ایک نیکی

پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ہے ہوسکے تو روزے ضرور رکھیں اِن شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ایک روزے پر آپ کو پچاس ہزار روزوں کا ثواب ملے گا اور خصوصاً گرمی میں تو ضرور روزہ رکھیں کہ اِس پر تو وعدۂ شفاعت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

مکہ مدینہ کی نیکیوں کا فرق

حرمینِ شریفین میں حاضری کے دوران دونوں مبارک مسجدوں میں ہوسکے تو ایک ایک بار قرآنِ پاک کا ختم شریف بھی کرنا چاہیئے کہ مکّے میں ایک لاکھ بار اور مدینے میں پچاس ہزار بار قرآنِ پاک پڑھنے کا ثواب ملے گا یہاں ذہن میں ایک سوال اُبھرتا ہے کہ جب مکّۂ مکرّمہ سے مدینۂ منوّرہ افضل ہے تو ثواب میں اتنا فرق کیوں؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ مکّۂ مکرّمہ میں جہاں ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے وہاں ایک گناہ بھی لاکھ گناہ کے برابر ہے جبکہ مدینۂ منوّرہ میں ایک گناہ کا ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے نیز مکّۂ مکرّمہ میں نیکیوں کی ظاہراً تعداد تو زیادہ ہے مگر مدینۂ پاک کے مقابلے میں "مالیت" کم ہے۔ اِس کو یُوں سمجھئے کہ مثلاً مکّۂ مکرّمہ میں "ایک روپیہ" خیرات کرنے پر "ایک لاکھ روپیہ" خیرات کرنے کا ثواب ملے گا تو مدینۂ پاک میں "ایک روپیہ" خیرات کرنے والے کو پچاس ہزار سَو سَو کے نوٹ" خیرات کرنے کا ثواب دیا جائے گا اب آپ ہی بتائیے کہ ایک ایک روپے والے لاکھ نوٹ مالیت میں زیادہ ہیں یا پچاس ہزار سَو سَو کے نوٹ؟

دوسروں کے جوتے پہننا کیسا؟

حرمینِ شریفین میں سگِ مدینہ نے دیکھا ہے کہ لوگ بِلا تکلّف دوسروں کے جوتے پہن کر چل دیتے ہیں ایسا ہرگز نہ کیا کریں اپنے جوتے سنبھال کر رکھا کریں۔

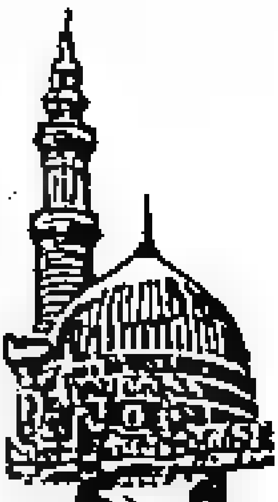
آپ کے جُوتے اگر کوئی اُٹھا کرلے بھی جائے تب بھی آپ کسی کے نہیں لے سکتے خواہ وہ دُوسرے کے جُوتے آپ کے جُوتوں جیسے ہی ہوں بلکہ اگر گمانِ غالب بھی یہی ہو کہ دُوسرا بھول میں آپ کے جُوتوں کو اپنے جُوتے سمجھ کر لے گیا ہے تب بھی آپ اُس کے چھوڑے ہوئے جُوتے نہیں پہن سکتے۔ اِن اَحکام کا ہر جگہ یعنی حَرَمَین شَرِیفَین میں بھی اور اپنے وطن میں بھی خیال رکھا کریں۔

آہ! جَنَّتُ البقیع

جَنَّتُ البَقِیع کے مَدفُونِین کی خِدمت میں باہَر ہی کھڑے ہو کر سلام عرض کریں اور باہَر ہی سے دُعا مانگیں کیونکہ نجدیوں نے جَنَّتُ البَقِیع شریف نیز جَنَّتُ المَعلیٰ (مَکَّۂ مُکَرَّمہ) دونوں مُقَدَّس قبرِستانوں کے مقبروں اور مزاروں کو نہایت ہی بے دَردی اور گستاخی کے ساتھ شہید کر دیا ہے ہزارہا صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور بے شمار اہلبیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین و اَولیائے کبار و عُشّاقِ زار رحمہم اللہ کے مزارات کے نُقوش تک مِٹا دیئے گئے ہیں آپ اگر اندر تشریف لے گئے تو آپ کو کیا معلوم کہ آپ کا پاؤں کسی صحابی یا کسی وَلی کے مزار شریف پر پڑ رہا ہے بلکہ عام مسلمانوں کی قبروں پر بھی پاؤں رکھنا حرام ہے جو راستہ قبریں مُنہَدِم کر کے بنایا جائے اُس پر چلنا حرام ہے بلکہ امامِ اَہلسنّت اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر کسی راستے کے بارے میں شک بھی ہو کہ یہ راستہ قبروں کو مِٹا کر بنایا گیا ہے تو اُس پر بھی چلنا حرام ہے۔ والعِیاذُ باللہِ تعالیٰ۔

اہلِ بقیع کو اِس طرح سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ



بقیع الغرقد اللھم اغفر لنا ولھم ربنا اغفر لنا
ولوالدینا ولاشتاذینا ولاخواننا واخواتنا ولاولادنا
ولاحفادنا ولاصحابنا ولاحبابنا ولمن لہ حق علینا
ولمن اوصانا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین
والمسلمات۔

ترجمہ: تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم ان شاء اللہ عزوجل تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ عزوجل بقیع والوں کی مغفرت فرما اے اللہ عزوجل ہم کو اور انہیں بخش دے اے اللہ عزوجل ہم کو اور ہمارے والدین کو اور اُستادوں اور بھائیوں بہنوں اور ہماری اولاد اور پوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور اُس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس نے ہمیں وصیت کی اور تمام مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو بخش دے

دلوں پر خنجر پھر جاتا

آہ! ایک وقت وہ تھا کہ جب حجازِ مقدس میں عاشقوں کی "خدمت" کا دور تھا اور اُس وقت کے خطیب و امام بھی عُشّاقِ اہلسنّت اور اہلِ محبت ہوا کرتے تھے جُمعہ کے خطبے میں دورانِ خطبہ جب خطیب صاحب مسجدِ نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم میں روضۂ انور کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ (یعنی اس نبی محترم پر درود و سلام ہو) کہتے تو ہزاروں عاشقانِ نبی کے دلوں پر خنجر پھر جاتا اور وہ از خود رفتگی کے عالم میں رونے لگ جایا کرتے۔

اَلوداعی حاضری

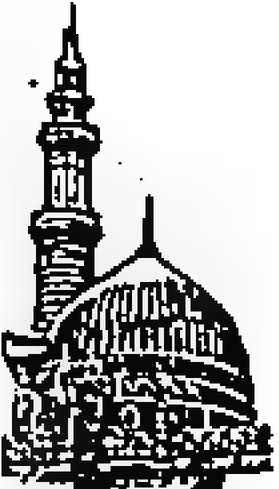
جب مدینۂ منورہ سے رُخصت ہونے کی جاں سوز گھڑی آئے تو روتے ہوئے یا ایسا نہ ہو سکے تو رونے جیسا منہ

بنائے مُواجہہ شریف میں حاضر ہوں اور درود کر سلام عرض کریں اور بار بار حاضری کا سُوال کریں اور مدینے میں ایمان وعافیت کے ساتھ موت اور جنّتُ البقیع میں دو گز زمین کی درخواست کریں بعدِ فراغت روتے ہوئے اُلٹے پاؤں پلٹیں اور بار بار دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حسرت بھری نظر سے دیکھیں جیسے کوئی بچہ اپنی ماں کی گود سے جُدا ہونے لگے تو بلک بلک کر روتا اور اُس کی طرف حسرت سے دیکھتا ہے کہ ماں اب بُلائے گی کہ اب بلائے گی اور بُلا کر شفقت سے مجھے سینے سے چمٹا لے گی اے کاش! کہ رخصت کے وقت ایسا ہو تو کیسی خوش نصیبی ہے بس سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سینے سے لگالیں اور بے قرار رُوح قدموں میں قربان ہو جائے ؂

ہے تمنائے عطار یارب عزوجل! اُن صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں یُوں موت آئے
جھوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ منورہ سے بوقتِ رخصتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر الوداعی سلام پڑھئے

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَہْدِ اِلَّا مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّ عَافِیَۃٍ وَّصِحَّۃٍ وَّ سَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ مِّتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَہَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَہْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ شَہَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ، سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْن، اٰمِیْن، اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ طٰہٰ وَ یٰسٓ ۔ ○



اَلْوَداع تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

آہ! اب وقتِ رخصت ہے آیا — اَلْوَداع تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم
صدمۂ ہجر کیسے سہوں گا — اَلْوَداع ......

بے قراری بڑھی جارہی ہے — ہجر کی اب گھڑی آرہی ہے
دل ہُوا جاتا ہے پارہ پارہ — اَلْوَداع ......

کس طرح شوق سے میں چلا تھا — دل کا غنچہ خوشی سے کھلا تھا
آہ! اب چھوٹتا ہے مدینہ — اَلْوَداع ......

کوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ! — اے معطّر معنبر ہواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا — اَلْوَداع ......

کاش! قسمت مرا ساتھ دیتی — موت بھی یاوری میری کرتی
جان قدموں پہ قربان کرتا — اَلْوَداع ......

سوزِ الفت سے جلتا رہوں میں — عشق میں تیرے گھلتا رہوں میں
چاہے دیوانہ سمجھے زمانہ — اَلْوَداع ......

میں جہاں بھی رہوں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم — ہو نظر میں مدینے کا جلوہ
التجا میری مقبول فرما — اَلْوَداع ......

کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں — نذر چند اشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مرا کُل اثاثہ — اَلْوَداع ......

آنکھ سے اب ہُوا خون جاری — روح پر بھی ہُوا رنج طاری
جلد عطار کو پھر بلانا — اَلْوَداع ......

مکّے مدینے کی زیارتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو مکّے مدینے کا ذرّہ ذرّہ زیارت گاہ ہے تاہم چند مقاماتِ مُعظَّمہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مکّہ کی زیارتیں

وِلادت گاہِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہِ صَفا کے کسی بھی قریبی دروازہ سے باہر آجائیں اور سیدھے ہاتھ پر پہاڑ کے نیچے مکانات کے ساتھ ساتھ چلیں تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر آپ کو یہ مُقدّس مکان نظر آجائے گا ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے یہاں مسجد تعمیر کروائی تھی آج کل اس مُقدّس ترین مکان کو مدرسہ اور لائبریری میں مُنتقِل کر دیا گیا ہے اور اس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے:

وِزَارَۃُ الْحَجِّ وَالْاَوْقَافِ، مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ

جَبَلِ ابُو قُبَیس

یہ مُقدّس پہاڑ بیتُ اللہ عزوجل شریف کے بالکل سامنے کوہِ صَفا کے قریب واقع ہے کہا جاتا ہے کہ یہ دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے نیز کہتے ہیں کہ حَجرِ اَسود جنّت سے یہیں نازِل ہوا تھا کہتے ہیں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ افروز ہو کر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے چونکہ مکّۂ مکرّمہ پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا ہے چنانچہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا لہٰذا بطورِ یادگار یہاں مسجدِ ہلال تعمیر کی گئی ہے بعض لوگ اِس کو مسجدِ بلال رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ پہاڑ پر اب شاہی محل تعمیر کر دیا گیا ہے اور افسوس! اس مسجد شریف کو شہید کر دیا گیا ہے ۱۴۰۹ھ کے موسمِ حج میں اس محل کے قریب بم کے دھماکے ہوئے تھے اور کئی لوگ مارے گئے تھے اس لیے اب محل کے گرد سخت پہرا رہتا ہے محل کی حفاظت کے پیشِ نظر اسی پہاڑ کی سرنگوں میں بنائے ہوئے وضو خانے بھی اب ختم کر دیئے گئے ہیں ایک روایت کے مطابق حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام اسی جبلِ ابو قبیس پر مدفون ہیں اور ایک روایت کے مطابق مسجدِ خیف میں جو کہ منیٰ میں ہے۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان

جب تک مکے مدینے کے سلطان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکۂ مکرمہ میں رہے اسی میں سکونت پذیر رہے شہزادیٔ کونین بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی یہیں ولادت ہوئی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے نزولِ وحی اسی میں ہوا مسجد حرام کے بعد مکۂ معظمہ میں اس سے بڑھ کر افضل کوئی جگہ نہیں مگر افسوس! کہ اب اس کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لیے یہاں ہموار فرش بنا دیا گیا ہے مروہ کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ المروہ سے نکل کر بائیں طرف حسرت بھری نگاہوں سے صرف اس مکانِ مبارک کی فضاؤں کی زیارت کر لیجئے

غارِ جبلِ ثور

یہ وہ مقدس غار ہے جہاں مکے مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیقِ خاص حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بوقتِ ہجرت تین ۳ رات قیام پذیر رہے۔ اسی جبلِ ثور پر قابیل نے سیدنا ہابیل رضی اللہ عنہ کو شہید کیا یہ غارِ مبارک

مکۂ مکرمہ کی دائیں جانب مسفلہ کی طرف کم و بیش ۴ کلومیٹر پر واقع ہے۔

غارِ حرا

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ظہورِ رسالت سے پہلے یہاں ذکر و فکر میں مشغول رہے ہیں یہ قبلہ رُخ واقع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی اسی غار میں اُتری وہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ سے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پانچ۵ آیتیں ہیں یہ غارِ مبارک مسجدِ الحرام سے جانبِ مشرق تقریباً چار کلومیٹر جبلِ نور پر واقع ہے غارِ حرا غارِ ثور سے افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ صحبت اور قرب کے سبب، کہا جاتا ہے کہ غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین۳ رات رہے اور غارِ حرا میں ایک ماہ سے

قسمت ثور و حرا کی حرص ہے   چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم (اعلیٰ حضرت)

دارِ ارقم رضی اللہ عنہ

اگر کوہِ صفا پر چڑھیں تو بائیں طرف کوہِ صفا سے بالکل متصل ہے۔ جب کفار کا خوف زیادہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی میں پوشیدہ طور پر رہے اس گھر میں کئی حضرات مشرف بہ اسلام ہوئے حضرت سیدنا حمزہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما اسی مکان میں داخلِ اسلام ہوئے اسی میں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ نازل ہوئی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان اور ولادت گاہِ شریف کے بعد مکہ میں اگر کسی مکان کو فضیلت حاصل ہے تو اسی مکان کو ہے اب اس کی بھی فضاؤں کی زیارت کر کے برکتیں حاصل کیجئے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا مکانِ مبارک

یہ مسفلہ میں واقع ہے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک مکان میں کئی بار تشریف لے گئے ہجرت کی رات بھی اسی مبارک مکان سے باہر تشریف لا کر غارِ ثور کی طرف روانہ ہوئے۔

بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ولادت یہیں ہوئی تھی عُشّاق نے یہاں بطورِ یادگار مسجد تعمیر کی تھی آہ! اب شاپنگ سینٹر کی خاطر اسے بھی شہید کر دیا گیا اس کی فضاؤں کی زیارت کیجئے اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دِل جلائیے۔

محلّہ مسفلہ

یہ محلہ بڑا تاریخی ہے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام یہیں رہا کرتے تھے۔ سیّدنا صدیق و فاروق اور سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہم بھی اسی محلہ میں قیام پذیر تھے یہ محلہ خانۂ کعبہ کے حصۂ دیوار مستجار کی جانب واقع ہے۔

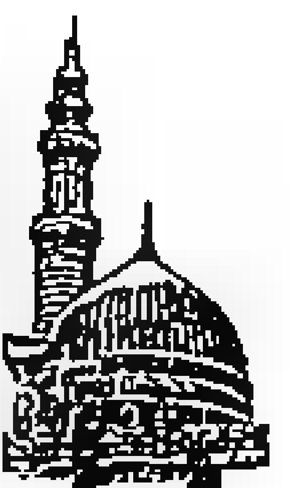
جنّتُ المعلیٰ

جنّتُ البقیع کے بعد جنّتُ المعلیٰ دُنیا کا سب سے افضل ترین قبرستان ہے یہاں اُمُّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور کئی صحابۂ تابعین علیہم الرضوان، اولیاء اور صالحین رحمہم اللہ کے مزاراتِ مقدسہ ہیں۔ آہ! اب ان کے قُبّے وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں مزارات کو مسمار کر کے ان میں راستے نکالے گئے ہیں لہٰذا باہر رہ کر دُور ہی سے سلام عرض کرنا مناسب ہے تاکہ ہمارے گندے پاؤں اہلُ اللہ عزوجل کے مزارات پر نہ پڑیں اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے قبروں میں رہنے والے مؤمنو اور مسلمانو اور ہم بھی ان شاء اللہ آپ سے ملنے والے ہیں ہم اللہ عزوجل کے پاس آپ کی اور اپنی عافیت کے طالب ہیں۔

اپنے، اپنے والدین اور تمام اُمّت کے لیے بالخصوص اہلِ جنّتُ المعلیٰ کے لیے دیر تک دُعا مانگ کر اور ایصالِ ثواب کر کے لوٹئے۔



مسجدِ جن یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ فجر میں قرآنِ پاک کی تلاوت سن کر یہاں جنات مسلمان ہوئے تھے

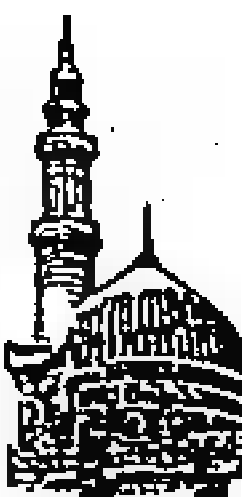
مسجد الرایۃ یہ مسجدِ جن کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے۔ رایۃ عربی میں "جھنڈے" کو کہتے ہیں یہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں فتحِ مکہ کے موقع پر ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا شریف نصب فرمایا تھا۔

مسجدِ خیف یہ منیٰ میں واقع ہے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے اور ستر انبیاء علیہم السلام یہاں مدفون ہیں زائرین کرام کو چاہیئے کہ یہاں انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں سلام عرض کریں اور دعا کریں۔

مسجدِ جعرانہ مکۂ مکرمہ سے جانبِ طائف تقریباً چھبیس ۲۶ کلومیٹر پر واقع ہے غزوۂ حنین سے واپسی پر حضورِ سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا تھا یہ نہایت ہی پُرسوز مقام ہے حضرت سیدنا عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ایک بار رات گزاری تو اس ایک رات میں ننو بار سرکارِ عالم مدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارِ فیض آثار سے خواب میں مشرف ہوئے۔

شہدائے حنین مسجدِ جعرانہ کی پچھلی طرف چند ہی گز کے فاصلے پر سڑک کے کنارے چار دیواری میں شہدائے حنین علیہم الرضوان مدفون ہیں۔

مزارِ میمونہ رضی اللہ عنہا مدینہ روڈ پر نواریہ کے قریب واقع ہے فی الحال یہاں کی حاضری کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ بس 2A میں سوار ہو جائیں یہ بس مدینہ روڈ پر تنعیم یعنی مسجدِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔



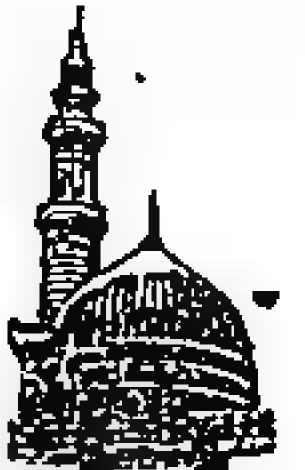
اس کا آخری اسٹاپ "دلہ شرکہ کیمپ" ہے جو مسجد الحرام سے تقریباً اکیس[۲۱] کلومیٹر ہے اس آخری اسٹاپ سے پہلے ایک اسٹاپ آتا ہے نوا ریہ، یہاں اُتر جائیں اور روڈ کے اُسی کنارے پر مکۂ مکرمہ کی طرف پلٹ کر چلنا شروع کریں دس[۱۰] یا پندرہ[۱۵] منٹ چلنے کے بعد روڈ کی اُسی جانب ایک چار دیواری نظر آئے گی اس پر لوہے کی جالی مبارک اور تالا نظر آئے گا اسی کے اندر اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا مزارِ فائض الانوار ہے۔

مسجد الحرام میں وہ گیارہ[۱۱] مقامات جہاں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی

(۱) بیتُ اللہ عزوجل شریف کے اندر (۲) مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے (۳) مطاف کے کنارے پر حجرِ اسود کی سیدھ میں (۴) حطیم اور بابُ الکعبہ کے درمیان رُکنِ عراقی کے قریب (۵) مقامِ حفرہ پر جو بابُ الکعبہ اور حطیم کے درمیان دیوارِ کعبہ کی جڑ میں ہے اس مقام کو "مقامِ اِمامتِ جبرئیل علیہ السلام" بھی کہتے ہیں شہنشاہِ دو[۲] عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام پر سیّدُنا جبرئیل علیہ السلام کو پانچ[۵] نمازوں میں اِمامت کا شرف بخشا اسی مُبارک مقام پر سیّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تعمیرِ کعبہ کے وقت مٹی کا گارا بنایا تھا (۶) بابُ الکعبہ کی طرف رُخ کر کے (دروازۂ کعبہ کی سیدھ میں نماز ادا کرنا تمام اطراف کی سیدھ سے افضل ہے[۱]) (۷) میزابِ رحمت کی طرف رُخ

---

[۱] کہا جاتا ہے پاک و ہند دروازۂ کعبہ ہی کی سمت واقع ہیں۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔ واللہ ورسولہٗ اعلم۔ سگِ مدینہ عفی عنہ



کرکے (کہا جاتا ہے کہ مزارِ پُر انوار میں بھی سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جانب رُخ کیئے تشریف فرما ہیں) (۸) تمام حطیم میں خصوصاً میزابِ رحمت کے نیچے (۹) رُکنِ اَسود اور رُکنِ یمانی کے درمیان (۱۰) رُکنِ شامی کے قریب، اس طرح کہ باب عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پُشتِ اقدس کے پیچھے ہوتا، خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کے اندر ہو کر نماز ادا فرماتے یا باہر (۱۱) حضرتِ سیّدنا آدم صفیّ اللہ علیہ السلام کے مُصلّے پر جو رُکنِ یمانی کے دائیں یا بائیں طرف ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مُصلّیٰ آدم علیہ السلام "مستجار" پر ہے۔

مدینے کی زیارتیں

ٹیکسی کے بارے میں ہدایت

مکۂ مکرّمہ سے مدینۂ منوّرہ جانے کے لیے ضرورتاً ٹیکسی کرائے پر لیں تو اس کی چھت پر جنگلہ (اسٹینڈ) ضرور دیکھ لیں تاکہ سامان رکھنے میں سہولت رہے نیز کرایہ طے کرنے سے پہلے یہ بھی طے کرلیں کہ ہمیں "مقامِ بدر" جانا ہے تو اس طرح آپ کو راہِ مدینہ میں ضمناً شہدائے بدر علیہم الرضوان کے مزارات پر حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے گی اور اگر پہلے سے طے نہیں کیا تو پھر ٹیکسی والے آپ کو نہیں لے جائیں گے یا پھر مزید کرایہ طلب کریں گے۔

① میدانِ بدر

مدینۂ پاک سے ٹھیک ایک سو پچاس ۱۵۰ کلومیٹر پر واقع ہے بدر شریف پہنچنے سے قبل دائیں جانب پہاڑ کے دامن میں حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ملے گا اسی جگہ تھوڑی ہی دور "ابا سعید" نامی گاؤں میں حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ جو غزوۂ بدر کے سب سے پہلے شہید ہیں ان کا مزار ہے، اس جگہ کو "واسطہ" کہتے ہیں اگر آپ نے ٹیکسی والے کو بہ صراحت یہ سب بتا دیا ہے تو آپ کو علاوہ شہدائے بدر کے ان ہر دو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے مزارات کی بھی زیارت ہو جائے گی۔

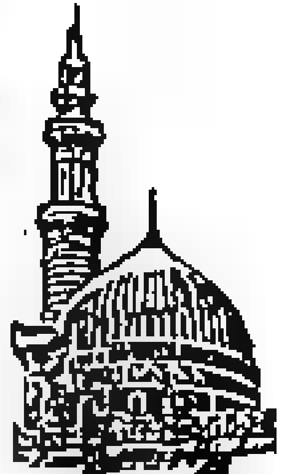
مدینۂ منورہ میں یقیناً سب سے عظیم ترین زیارت گاہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نیز مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہایت ہی بابرکت زیارت گاہ ہے۔

② مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ستون

یوں تو مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ستون بابرکت ہے تاہم آٹھ ستونوں کو خصوصی حیثیت حاصل ہے ان ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں اور "جنت کی کیاری" میں اگر آپ تلاش کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل مل جائیں گے انہیں تلاش کر کے ان کے پاس نوافل ضرور ادا کیجئے البتہ دو ستون اب حجرۂ مطہرہ کے اندر ہیں لہٰذا ان کی زیارت مشکل ہے آٹھوں ستونوں کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ اُسطوانۂ مُخَلَّقَہ

یہ ستون محرابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ہے اور منبر بننے سے پہلے اسی ستون مبارک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ بنا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اسطوانۂ حنّانہ اسی جگہ پر تھا جو فراقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں چیخیں مار کر رو دیا تھا۔



۲۔ اُسطوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ مُبارک سُتون روضۂ مُقدّس سے تیسرے ۳ نمبر پر ہے اور منبرِ مُنوّر سے بھی تیسرا ۳ نمبر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے اکثر یہاں نماز پڑھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اکثر بیٹھا کرتے تھے۔

۳۔ اُسطوانۂ توبہ

یہ حُجرۂ مُقدّسہ سے دوسرے ۲ نمبر پر واقع ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں نفل ادا فرماتے تھے مُسافر یا مہمان بھی یہاں ٹھہرتے تھے اسی جگہ بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم قرآن مجید اور اسلامی احکام کی تبلیغ فرماتے تھے اور اسی سُتون کا دوسرا نام "اُسطوانۂ ابو لبابہ رضی اللہ عنہ" ہے۔ کسی غلطی کے سرزد ہونے کی بناء پر بغرض قبولِ توبہ حضرتِ سیّدُنا ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اس سُتون کے ساتھ بندھوا دیا تھا اور ضروریاتِ انسانی کے لیے انہیں کھول دیا جاتا رات دن روتے رہتے اور فرماتے جب تک اللہ عزوجل میری توبہ قبول نہ فرمائے گا اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مُبارک ہاتھوں سے مجھے نہ کھولیں گے اُس وقت تک میں اپنے آپ کو بندھوائے رکھوں گا آخر کار اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے پندرھویں ۱۵ دن وحی نازل ہوئی اور آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دستِ پُر انوار سے کھولا۔

۴۔ اُسطوانۂ سریر

جب تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے لیے مسجد میں قیام فرماتے تو اسی جگہ چارپائی بچھاتے جو کھجور کی لکڑی وغیرہ سے بنی ہوئی تھی۔

۵۔ اُسطوانۂ حرس

حضرت مولیٰ علی مشکل کُشا کرّم اللہ وجہہ اکثر یہاں نفل ادا فرماتے اور حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہریداری کی خدمات انجام دیتے۔

۶. اُسطوانۂ وُفود قبائلِ عرب اپنے جو نمائندے وَفد کی صُورت میں دَربارِ رِسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کرتے تو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقام پر تشریف فرما ہو کر ان سے گفتگو فرماتے۔

۷. اُسطوانۂ جبریل علیہ السلام حضرت سیّدنا جبریل علیہ السلام اکثر یہیں وحی لے کر نازل ہوتے یہ سُتونِ مبارک سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حُجرۂ پاک سے مُتصل اور "اصحابِ صُفّہ رضوان اللہ علیہم" کے چبوترے کے ٹھیک سامنے قبلہ کی سمت سبز جالی مُبارک کے اندر ہے لہٰذا اس کی زیارت مُشکل ہے۔

۸. اُسطوانۂ تہجّد یہاں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجّد ادا فرماتے تھے یہ سُتون شریف جانبِ قبلہ حُجرۂ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میں سبز جالیوں کے اندر ہے باہر قرآنِ پاک رکھنے کی اَلماریوں کے سَبَب زیارت مُشکل ہے۔

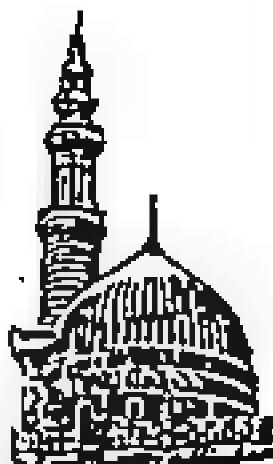
۳ جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُجرۂ مُبارکہ (جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزارِ پُر انوار ہے) اور مِنبرِ اقدس (جہاں آپ خُطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے) کے درمیان کا حصّہ "جنّت کی کیاری" ہے چنانچہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

میرے گھر اور مِنبر کی درمیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۴ مِحرابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سگِ مدینہ کی ناقص معلومات کے مُطابق مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پانچ مِحرابیں ہیں بخوفِ طوالت صرف سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مِحراب شریف کا ذِکر کیا جاتا ہے تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کافی روز تک



امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم "ستونِ عائشہ" رضی اللہ عنہا کے سامنے کھڑے ہو کر امامت فرماتے پھر "ستونِ حنانہ" کی جگہ کو شرفِ قیام سے نوازا یہ محراب شریف اسی جگہ پر بنی ہوئی ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین علیہم الرضوان کے دورِ مبارک میں محراب کی موجودہ صورت رائج نہیں تھی اس کو حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ولید بن عبد الملک کے حکم سے ایجاد کیا. اور یہ وہ "بدعتِ حسنہ" ہے جسے تمام اُمت نے قبول کیا اور اب دنیا بھر کی مساجد کی طاق نما محرابیں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی ایجادِ مبارک سے برکت لیے ہوئے ہیں.

۵ منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے، میرا منبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (خلاصۃ الوفاء) مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میرا منبر حوضِ کوثر پر ہے (اخبارِ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم) منبر شریف کا وہ گولہ جسے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھاما کرتے تھے صحابۂ کرام علیہم الرضوان (برکت کے لیے) اُس پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے. (طبقات ابن سعد)

۶ چبوترہ "اصحابِ صفہ" علیہم الرضوان

مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بابِ جبرئیل علیہ السلام سے داخل ہوں تو مقامِ تہجد کے پیچھے کی جانب یہ چبوترہ موجود ہے اِس کے اطراف میں تقریباً ۲ دو فٹ اونچی پیتل کی جالی کا خوبصورت حصار بنا ہوا ہے. یہاں زائرین کرام تلاوتِ قرآن مجید بھی کرتے ہیں اور نماز بھی ادا کرتے ہیں یہی وہ مقام ہے جہاں صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا ایک گروہ اسلامی تعلیم کے حصول اور تطہیرِ قلوب کی خاطر صبح شام قیام پذیر رہتا تھا تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کہیں سے صدقہ

پہنچتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اصحابِ صُفّہ علیہم الرضوان کے یہاں بھجوا دیتے اور اگر کہیں سے ہدیہ پہنچتا تو خود بھی تناول فرماتے اور اصحابِ صُفّہ علیہم الرضوان کو بھی شریک فرمالیتے۔

بائیس۲۲ مساجد

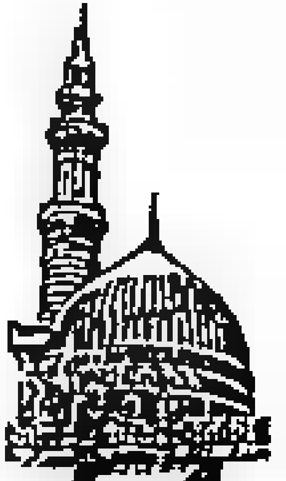
مدینہ منورہ اور اسکے گرد و نواح میں کم و بیش بائیس۲۲ مساجد ایسی ہیں جو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف منسوب ہیں ان میں سے کچھ شہید کر دی گئی ہیں اور کچھ باقی ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

۷ مسجدِ قبا

مدینۂ طیبہ سے تقریباً تین۳ کلو میٹر جنوب مغرب کی طرف "قُبا" ایک قدیمی گاؤں ہے جہاں یہ متبرک مسجد بنی ہوئی ہے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اس کے فضائل نہایت اہتمام سے بیان فرمائے گئے ہیں ہر سنیچر کو حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پیدل تو کبھی سواری پر تشریف لاکر دو۲ گانہ ادا فرماتے یہاں پر دو۲ رکعت نفل ادا کرنے پر "عُمرہ" کا ثواب ملتا ہے۔

۸ مساجدِ خمسہ۵

مدینۂ طیبہ کے شمال مغربی طرف سلع پہاڑ کے دامن میں پانچ۵ مسجدیں ایک دوسرے کے قریب قریب واقع ہیں ایک مسجد ٹیلہ پر واقع ہے جس پر چڑھنے کے لیے سیڑھیاں بھی ہیں اسے مسجدُ الفتح کہتے ہیں "غزوۂ احزاب" کے موقع پر (جسے غزوۂ خندق بھی کہا جاتا ہے) حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدُ الفتح کے مقام پر تین۳ دن پیر، منگل، بدھ مسلمانوں کی فتح و نصرت کے لیے دعاء فرمائی تیسرے۳ دن فتح کی بشارت ملی اور ایسی فتح کامل حاصل ہوئی کہ اس کے بعد ہمیشہ کفار مغلوب رہے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب



مجھے مشکل پیش آتی ہے تو مسجدِ فتح میں جا کر دعا مانگتا ہوں تو مشکل حل ہو جاتی ہے۔

بقیہ چار مسجدوں کے نام یہ ہیں:-

(۱) مسجدِ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) مسجدِ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم (۳) مسجدِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (یہ مسجد اب وہاں متعارف نہیں ہے) (۴) مسجدِ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

⑨ مسجدِ غمامہ

مکۂ مکرمہ یا جدہ شریف سے جب مدینۂ منورہ آتے ہیں تو مسجدِ نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم آنے سے قبل اونچے قبّوں والی ایک نہایت ہی خوبصورت مسجد آتی ہے یہی "مسجدِ غمامہ" ہے ہمارے پیارے مکی و مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر نمازِ عید ادا فرمائی ہے یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا فرمائی دعا فرماتے ہی بادل گھر گئے اور بارش برسنی شروع ہو گئی "بادل" کو عربی میں غمامہ کہتے ہیں اسی نسبت سے اسے "مسجدِ غمامہ" کہتے ہیں۔

⑩ مسجدِ اجابہ

اس مقام پر ایک بار ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ دو رکعت ادا فرمائی اور ۳ تین دعائیں فرمائیں ان میں سے ۲ دو قبول ہوئیں اور ایک سے روک دیا گیا وہ ۳ تین دعائیں یہ تھیں،

۱۔ یا اللہ عزوجل! میری امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

۲۔ یا اللہ عزوجل! میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

۳۔ یا اللہ عزوجل! میری امت آپس میں نہ لڑے۔ (منع فرما دیا گیا)

⑪ مسجدِ قبلتین

یہ مبارک مسجد "وادیٔ عقیق" میں واقع ہے مساجدِ خمسہ بھی اس کے قریب واقع ہیں "بیرِ رومہ" (سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا

کنواں) مدینۂ منوّرہ سے جاتے ہوئے اس مسجد شریف کے دائیں جانب ہے مدینہ یونیورسٹی کی عمارت بھی بالکل سامنے دکھائی دیتی ہے حضور پُر نور فیض گنجور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نمازِ ظہر ادا فرمائی ہے یہ مسجد مقدس "بنو سلیم" کے نام سے متعارف تھی کیونکہ یہاں قبیلہ بنو سلیم آباد تھا ابھی ظہر کی دو رکعت ادا فرمائی ہیں کہ تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہو گیا باقی دو بیت اللہ شریف عزوجل کی طرف منہ کر کے ادا فرمائیں اس وجہ سے اس کا نام مسجد قبلتین ہوا بیت المقدس کی طرف قبلہ کا نشان دیوار میں موجود ہے جو کعبہ کی طرف منہ کریں تو عین پیٹھ کے پیچھے ہے زائرین اس نشان کو بھی مس کر کے تبرک حاصل کرتے ہیں۔

۱۲ جبلِ اُحُد

جبلِ اُحد مدینۂ منوّرہ سے جانبِ شمال واقع ایک نہایت ہی مقدس پہاڑ ہے سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں" ایک اور موقع پر فرمایا "جب اس کے قریب سے گزرو تو اس کے درختوں سے کچھ نہ کچھ کھاؤ اگرچہ کوئی عام گھاس ہی کیوں نہ ہو" (وفاء الوفاء)

۱۳ مزارِ سیدنا ہارون علیہ السلام

سیدنا ہارون علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزارِ پُر انوار جبلِ اُحد پر واقع ہے مگر افسوس! اب اس کی زیارت بے حد مشکل ہے بس پہاڑ کے نیچے ہی سے سلام عرض کر لیجئے۔

۱۴ مزارِ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

آپ غزوۂ اُحد (۳ھ) میں شہید ہوئے تھے آپ کا مزار اُحد شریف کے دامن میں واقع ہے ساتھ ہی حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے مزارات بھی ہیں نیز بشمول

شہدائے اُحد بھی وہیں آرام فرما ہیں۔

شہدائے اُحد علیہم الرضوان کو سلام کرنے کی فضیلت

سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں، جو شخص ان شہدائے اُحد سے گزرے اور ان کو سلام کرے یہ قیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں شہدائے اُحد اور بالخصوص مزار سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے بارہا جواب سلام کی آواز سنی گئی ہے (جذب القلوب)

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاكُمْ وَمَاْوٰكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ! سلام ہو آپ پر اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان! سلام ہو آپ پر اے اللہ عزوجل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان! سلام ہو آپ پر اے اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان! سلام ہو آپ پر اے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان! سلام ہو آپ پر اے شہیدوں کے سردار رضی اللہ عنہ! اور اے اللہ عزوجل کے شیر اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر! سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ! سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار مصعب بن عمیر! اللہ عزوجل آپ سب سے راضی ہو اور راضی کیا اُس نے تمہیں بہترین رضا سے اور بنایا جنت کو تمہارا ٹھکانہ اور جائے پناہ سلام ہو آپ سب پر اور اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں۔

شُہدائے اُحد کو مجموعی سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُہَدَآءُ یَا نُجَبَاءُ یَا نُقَبَاءُ یَا اَھْلَ الصِّدْقِ وَ الْوَفَآءِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ، سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُہَدَآءَ اُحُدٍ کَآفَّۃً عَآمَّۃً وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط

ترجمہ: آپ پر سلام اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شریفو! اے سردارو! اے اصحابِ صدق و صفا! سلام ہو آپ پر اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والو! آپ نے جہاد کا حق ادا کردیا سلام ہو آپ پر، اس لیے کہ آپ نے صبر کیا تو کیا ہی عمدہ گھر جنّت کا، سلام ہو آپ سب پر اے اُحُد کے شہیدو! آپ سب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔"

زائروں کو مفید مشورہ

میٹھے میٹھے مدینے کے زائرو! حصولِ برکت کے لیے چند مشہور زیارت گاہوں کا تذکرہ کر دیا گیا ہے مگر ان کو پڑھ کر ہر شخص ان مقامات پر پہنچ نہیں سکتا زیارت کی دو[۲] صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر صبح کو گاڑیوں والے آوازیں لگاتے رہتے ہیں، زیارہ! زیارہ! آپ ان کی گاڑیوں میں سوار ہو جائیں یہ آپ کو خمسہ[۵] مساجد، مسجدِ قبا اور مزارِ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ لے جائیں گے مزید زیارتیں مثلاً حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ، غارِ سجدہ، میدانِ خندق، میدانِ خاکِ شفا، نشانِ سرِ مبارک، سرکارِ عالم مدار کی طرف منسوب کنوئیں اور دیگر مساجدِ مبارکہ وغیرہ وغیرہ کے لیے آپ کو ایسا آدمی تلاش کرنا ہوگا جو اُجرت لے کر زیارتیں کراتا ہو اس میں شک نہیں کہ بے ادبوں نے متعدد مساجد اور مقامات

مُتبرکہ کو شہید کر دیا ہے تاہم عمارات چُھپا دینے سے کیا ہوتا ہے اِن رَحمت والی فضاؤں کو کون بدل سکتا ہے؟ آپ اِن مُتبرک فضاؤں ہی کی زیارت کر کے برکتیں حاصل کر لیں جب کبھی عُشّاق کی قسمت جاگی اور اِن کو "خِدمت" مُیَسّر آئی تو اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اُنہیں سابقہ بُنیادوں پر پھر عمارات تعمیر ہو جائیں گی.

۷۸۶

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ

حج وعمرہ والوں کیلئے بے حد مفید و دلچسپ

سوال جواب

اِن صفحات میں

بالخصوص "جنایات" یعنی غلطیاں اور انکے کفارے سوالاً جواباً پیش کئے گئے ہیں

جرم اور اُن کے کفّارے

مدینہ

سُوال و جواب کے مُطالعہ سے قبل چند ضروری اِصطلاحات وغیرہ ذہن نشین کر لیجئے:۔

"دَم" وغیرہ کی تعریف

(۱) دَم یعنی ایک بکرا (اس میں نر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اُونٹ کا ساتواں حصّہ سب شامل ہیں)
(۲) بدَنہ یعنی اُونٹ یا گائے یہ تمام جانور اُنہیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔
(۳) صدقہ یعنی صدقۂ فطر کی مقدار[1]

دَم وغیرہ میں رعایت

اگر بیماری، سخت سردی، سخت گرمی، پھوڑے اور زخم یا جوؤں کی شدید تکلیف کی وجہ سے کوئی جرم ہوا تو اسے جرمِ غیر اختیاری کہتے ہیں اگر کوئی ایسا جرمِ غیر اختیاری صادر ہوا جس پر دَم واجب ہوتا ہے تو اس صورت میں اختیار ہے کہ چاہے تو دَم دے دے اور اگر چاہے تو دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو صدقہ دیدے اگر ایک ہی مسکین کو چھ صدقے دے دیئے تو یہ ایک ہی شمار ہوگا لہٰذا یہ ضروری ہے کہ الگ الگ چھ مساکین کو دے۔ دوسری رعایت یہ ہے کہ اگر چاہے تو دَم کے بدلے چھ مساکین

---

[1] آج کل کے حساب سے دو کلو اور تقریباً پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم یا اس کے دُگنے جَو یا کھجور یا اس کی رقم۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ)

کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تیسری رعایت یہ ہے کہ اگر صدقہ وغیرہ نہیں دینا چاہتا تو تین روزے رکھ لے "دَم" ادا ہو گیا اگر کوئی ایسا جرم غیر اختیاری کیا جس پر صدقہ واجب ہوتا ہے تو اختیار ہے کہ صدقے کے بجائے ایک روزہ رکھ لے۔

کفارے کے روزے کا ضروری مسئلہ

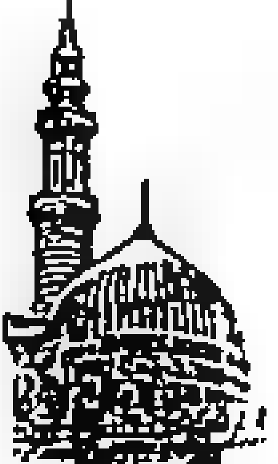
اگر کفارے کے روزے رکھیں تو یہ شرط ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے پہلے نیت کر لیں کہ یہ فلاں کفارے کا روزہ ہے ان روزوں کے لیے نہ احرام شرط ہے نہ ان کا پے در پے ہونا ضروری۔ صدقہ اور روزہ کی ادائیگی اپنے وطن میں بھی کر سکتے ہیں البتہ صدقہ اور کھانا اگر حرم کے مساکین کو پیش کر دیا جائے تو یہ افضل ہے دَم اور بدنہ کے جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے۔

شکرانے کی قربانی کا گوشت آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور مالدار کو بھی کھلا سکتے ہیں مگر "دَم" وغیرہ کا گوشت صرف محتاجوں کا حق ہے نہ خود کھا سکتے ہیں نہ غنی کو کھلا سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل سے ڈریئے!

میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جان بوجھ کر "جرم" کرتے ہیں اور کفارہ بھی نہیں دیتے یہاں دو گناہ ہوئے ایک تو جان بوجھ کر جرم کرنے کا، دوسرا کفارہ نہ دینے کا۔ لہٰذا کفارہ بھی دینا ہو گا اور توبہ بھی واجب ہو گی۔ ہاں اگر نادانستہ یا مجبوراً جرم کرنا پڑا یا بے خیالی میں ہو گیا تو کفارہ کافی ہے توبہ واجب نہیں اور یہ بھی یاد رکھئے کہ:۔

جرم چاہے یاد سے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا



ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اپنی مرضی سے کیا ہو یا دوسرے نے اس کے حکم سے کیا ہر صورت میں کفارہ لازمی ہے اگر نہیں دیا تو گنہگار ہوگا جب خرچ سر پر آتا ہے بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں اللہ عزوجل معاف فرمائے گا اور پھر وہ دم وغیرہ نہیں دیتے تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ دم وغیرہ اللہ عزوجل ہی کے حکم سے واجب ہوا ہے اور جان بوجھ کر ٹال مٹول کرنا حکمِ خداوندی عزوجل کی مخالفت ہے جو بذاتِ خود سخت ترین جرم ہے اللہ عزوجل ہدایت نصیب فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبیِ الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

جہاں ایک کفارہ (یعنی ایک دم یا ایک صدقہ) کا حکم ہے وہاں قارن کے لیے دو کفارے ہیں نابالغ اگر جرم کرے تو کوئی کفارہ نہیں۔

طوافِ زیارت کے بارے میں سوال وجواب

سوال: حائضہ کی نشست محفوظ ہے طوافِ زیارت کا کیا کرے؟

جواب: ممکن ہو تو نشست منسوخ کرائے اور بعدِ طہارت طوافِ زیارت کرے اگر نشست منسوخ کرانے میں اپنی یا ہمسفروں کی دشواری ہو تو مجبوری کی صورت میں طوافِ زیارت کرلے مگر بدنہ یعنی گائے یا اونٹ کی قربانی لازم آئے گی اور توبہ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا حرام ہے اگر بارھویں کے غروبِ آفتاب تک طہارت کر کے

طَوافُ الزِّیارۃ کا اِعادہ کرنے میں کامیاب ہوگئی تو کفّارہ ساقِط ہوگیا اور بارھویں کے بَعد اگر پاک ہونے کے بَعد موقع مِل گیا اور اِعادہ کرلیا تو بَدَنہ ساقِط ہوگیا مگر دَم دینا ہوگا۔

سُوال: خَواتین حَیض رَوکنے کی گولیاں اِستعمال کرتی ہیں جس سے باری کے دِنوں میں حَیض نہیں آتا تو اِن باری کے دِنوں میں جبکہ حَیض بَند ہو طَوافُ الزِّیارۃ کرسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: کرسکتی ہیں۔

سُوال: جَنابَت (یعنی اِحتِلام کی حالت میں) دسویں کو کسی نے طَوافُ الزِّیارۃ کرلیا پھر گیارھویں کو یاد آیا، تو کیا سزا ہے؟

جواب: اِس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ لوٹانا) واجِب ہے اگر بارھویں کے غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے پاکی کی حالت میں اِعادہ کرلیا تو کوئی کفّارہ نہیں، اگر بارھویں کے بَعد کیا تو دَم، اور اگر اِعادہ کیا ہی نہیں تو بَدَنہ دے

سُوال: اگر کسی نے بے وُضو طَوافُ الزِّیارۃ کرلیا تو کیا حُکم ہے؟

جواب: دَم واجِب ہوگیا ہاں اِعادہ کرنا مُستَحَب ہے نیز اِعادہ کرلینے سے دَم بھی واجِب نہ رہا، بلکہ بارھویں کے بَعد بھی اگر اِعادہ کرلیا تو دَم ساقِط ہوگیا۔

سُوال: ناپاک کپڑوں میں طَوافُ الزِّیارۃ کیا تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: کوئی کفّارہ نہیں اَلبتّہ ناپاک کپڑوں میں ہر قِسم کا طَواف مَکروہ ہے۔

سُوال: دسویں کو طَوافُ الزِّیارۃ کے لیے حاضِر ہوئے مگر غَلَطی سے نَفلی طَواف کی

نِیّت کرلی اب کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: آپ کا طَواف ِ زیارت اَدا ہوگیا یہ بات ذِہن نَشین کرلیجئے کہ طَواف میں نِیّت ضَرور فَرض ہے کہ اس کے بِغیر طَواف ہوتا ہی نہیں مگر اس میں یہ شَرط نہیں کہ کِسی مُعَیَّن (یعنی مَخصُوص) طَواف کی نِیّت کی جائے ہر طَواف فَقط نِیّتِ طَواف سے اَدا ہوجاتا ہے۔ بلکہ جس طَواف کو کِسی خاص وَقت کے ساتھ مَخصُوص کردیا گیا ہے اگر اُس مَخصُوص وَقت میں آپ نے کِسی دُوسرے طَواف کی نِیّت کی بھی جب بھی یہ دُوسرا نہ ہوگا بلکہ وُہ ہوگا جو مَخصُوص ہے۔ مَثَلاً عُمرہ کا اِحرام باندھ کر باہر سے حاضِر ہوئے اور عُمرہ کے طَواف کی نِیّت نہ کی بلکہ صِرف مُطلَقاً طَواف کی نِیّت کی بلکہ نَفلی طَواف کی نِیّت کی ہر صُورت میں یہ عُمرہ ہی کا طَواف مانا جائے گا اِسی طرح "قِران" کا اِحرام باندھ کر حاضِر ہوئے اور آنے کے بَعد جو پہلا طَواف کیا وُہ عُمرہ کا ہے اور دُوسرا طَواف، "طَوافِ قُدُوم"

سوال: طَوافِ زِیارت کے چار پھیرے کرکے وَطَن چلا گیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اِس طَواف میں چار پھیرے فَرض ہیں اور ساتوں پُورے کرنا واجِب، اگر سات میں سے ایک پھیرا بھی کم رہ گیا تو دَم واجب ہے اور دَم صِرف حُدُودِ حَرَم میں دیا جاسکتا ہے لہٰذا کِسی شَناسا وغیرہ کے ذریعہ حَرَم میں قُربانی کرادیں

سُوال: اگر طَوافِ زِیارت کئے بِغیر وَطَن چلا گیا تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: کفّارے سے گُزارہ نہیں کیونکہ حَج ہی نہ ہوا اب لازِمی ہے کہ دُوبارہ مَکَّۂ مُکَرَّمہ

آئیں اور طواف زیارت کریں جب تک طواف زیارت نہیں کریں گے.
عورتیں حلال نہ ہوں گی چاہے برسوں گزر جائیں.

طواف رخصت کے بارے میں سوال و جواب

سوال، طواف رخصت کرلیا پھر گاڑی لیٹ ہوگئی اب نماز کے لیے مسجد الحرام جا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جاسکتے ہیں بلکہ جتنی بار موقع ملے مزید طواف وغیرہ بھی کرسکتے ہیں.

سوال، اگر حج کے بعد وطن روانگی سے قبل دو دن جدہ شریف میں کسی عزیز کے ہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے اور پھر بعد میں عزم مدینہ ہے تو طواف رخصت کب کریں؟

جواب: جدہ شریف جانے سے پہلے کرلیجئے کنز الدقائق میں ہے کہ طواف زیارت کے بعد اگر کوئی نفلی طواف ادا کیا تو وہی طواف رخصت ہے کیونکہ آفاقی کے لیے طواف زیارت کے فوراً بعد طواف رخصت کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور آگے گزرا کہ ہر طواف مطلقاً طواف کی نیت سے بھی ادا ہوجاتا ہے. الحاصل اگر روانگی سے قبل طواف زیارت کے بعد اگر کوئی نفلی طواف کرلیا ہے تو طواف رخصت ادا ہوگیا.

سوال، وقت رخصت آفاقی عورت کو حیض آگیا طواف رخصت کا کیا کرے؟ رک جائے یا دم دے کر چلی جائے؟

جواب: اِس پر اب طواف رُخصت واجب نہ رہا جاسکتی ہے دَم کی بھی حاجت نہیں۔

سوال: طوافِ رُخصت کا ایک پھیرا چھوٹ گیا تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: کُل (یعنی ساتوں پھیرے) یا اکثر (یعنی چار یا زائد) کے ترک پر دَم ہے اور تین یا اِس سے کم پھیروں کے ترک پر ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ

سوال: کیا عُمرہ کرنے والے پر بھی طوافِ رُخصت واجب ہے؟

جواب: جی نہیں، یہ صرف آفاقی حاجی پر وقتِ رُخصت واجب ہے۔

طواف کے بارے میں مُتفرق سوال و جواب

سوال: بِھیڑ کے سبب یا بے خیالی میں کسی طواف کے دَوران تھوڑی دیر کیلئے اگر سینہ یا پیٹھ کعبہ کو ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب: طواف میں سینہ یا پیٹھ کئے جتنا فاصلہ طے کیا، ہو اُتنے فاصلے کا اِعادہ کریں۔ اور افضل یہ ہے کہ وہ پھیرا نئے سرے سے کرلیں۔

سوال: کیا دورانِ طواف دُعا کے لیے رُک سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں، چلتے چلتے دُعائیں پڑھیں۔

سوال: نفلی طواف بے وُضو کرنا کیسا؟ کوئی کفارہ وغیرہ؟

جواب: حرام ہے طوافِ زیارت کے علاوہ کوئی سا بھی طواف ہو[1] (خواہ نفل ہی کیوں نہ ہو) اِس کے کُل (یعنی سات) یا اکثر (یعنی چار) پھیرے ناپاکی (یعنی

---

[1] طوافِ زیارت بے وُضو کرنے پر دَم واجب ہے تفصیل صفحہ ... پر ملاحظہ فرمائیں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ

غسل فرض ہوتے) کی حالت میں کئے تو دم واجب ہے اور اگر بے وضو کئے تو صدقہ اور اگر تین پھیرے جنابت (یعنی ناپاکی) کی حالت میں کئے تو ہر پھیرے کے بدلے میں صدقہ، اگر آپ مکۂ معظمہ میں موجود ہیں تو ان سب صورتوں میں اعادہ کر لینے سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

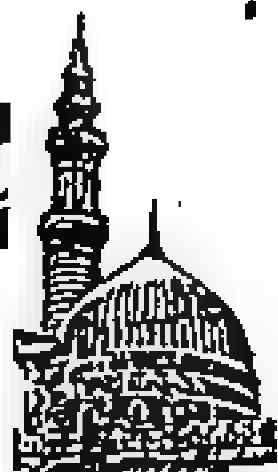
سوال، اگر دورانِ طواف پھیروں کی گنتی بھول گئے یا تعداد کے بارے میں شک واقع ہوا اس پریشانی کا کیا حل ہے؟

جواب: اگر یہ طواف فرض (مثلاً طوافِ زیارت) یا واجب (مثلاً طوافِ وداع) ہے۔ تو نئے سرے سے شروع کریں اور اگر یہ طواف فرض یا واجب نہیں۔ مثلاً طوافِ قدوم (کہ یہ سنت ہے) یا کوئی نفلی طواف ہے تو ایسے موقع پر گمانِ غالب پر عمل کریں۔

سوال: اگر تیسرے پھیرے میں وضو ٹوٹ گیا اور نیا وضو کرنے چلے گئے تو اب واپس آکر طواف کس طرح شروع کریں؟

جواب چاہیں تو ساتوں پھیرے نئے سرے سے کریں اور یہ بھی اختیار ہے کہ جہاں سے چھوڑا وہیں سے شروع کریں چار سے کم کا یہی حکم ہے ہاں، اگر چار یا زیادہ پھیرے کر لیے تھے تو اب نئے سرے سے نہیں کر سکتے جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے کرنا ہوگا حجرِ اسود سے بھی شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

سوال: طواف میں آٹھویں پھیرے کو ساتواں گمان کیا اب یاد آگیا کہ یہ تو آٹھواں



ہے اب کیا کرے؟

جواب: اسی پر طواف ختم کردیں ہاں، اگر جان بوجھ کر آٹھواں پھیرا شروع کیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہو گیا اب اس کے بھی سات پھیرے پورے کریں۔

سوال: عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا چھوٹ گیا تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: اس کا اگر ایک پھیرا بھی چھوٹ گیا تو دم واجب ہے اگر بالکل طواف نہ کیا یا اکثر (یعنی چار پھیرے) ترک کئے تو کفارہ نہیں، بلکہ ان کا ادا کرنا لازم ہے۔

سوال: قارن یا مفرد نے طوافِ قدوم ترک کیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اس پر کوئی کفارہ نہیں لیکن سنّتِ مؤکدہ کا تارک ہوا اور بُرا کیا۔

اِضطباع اور رَمل کے بارے میں سوال و جواب

سوال: اگر طواف کے پہلے پھیرے میں رَمل کرنا بھول گئے تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب، رَمل صرف ابتدائی تین پھیروں میں سنّت ہے لہٰذا اگر پہلے میں نہ کیا تو دُوسرے اور تیسرے (ان دو پھیروں) میں کرلیں اور اگر ابتدائی دو پھیروں میں رہ گیا تو صرف تیسرے میں کرلیں اور اگر شروع کے تینوں پھیروں میں نہ کیا تو اب باقی چار پھیروں میں نہیں کرسکتے۔

سوال: اگر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے رَمل کرنا دشوار ہو تو کیا کریں؟

جواب: اگر دورانِ طواف کعبۂ مشرّفہ سے دُور رہنے میں رَمل ہو سکتا ہے تو افضل

یہ ہے کہ دُور سے طواف کریں اور اگر موقع ملتا ہی نہیں تو دورانِ طواف
رَمل کی خاطر رُکنے کی اجازت نہیں بلا رَمل طواف جاری رکھیں اور جہاں
جہاں موقع ہاتھ آئے اُتنا فاصلہ رَمل کرلیں۔

سُوال: جس طواف میں اضطباع اور رَمل کرنا تھا اُس میں نہ کیا، تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: اِضطباع یا رَمل کے ترک پر کوئی کفّارہ نہیں اَلبتّہ عظیم سُنّت سے محرومی ضرور ہے۔

سُوال: بعض لوگ ساتوں پھیروں میں رَمل کرتے ہیں یہ کرنا کیسا؟ کوئی جُرمانہ وغیرہ؟

جواب: جہالت ہے خلافِ سُنّت ہونے کے سبب مکروہ ہے مگر کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں۔

سُوال: لوگوں کی اکثریت اِحرام کی حالت میں کندھا کھلا لیے پھرتی ہے کیا یہ
دُرُست ہے؟

جواب: سُنّت کے خِلاف ہے اِضطباع (یعنی سیدھا کندھا کھلا رکھنا) صرف
اُس طواف کے ساتوں پھیروں میں سُنّت ہے جس کے بعد سَعی ہے۔
طواف کے فوراً بعد کندھا ڈھک لینا چاہیئے۔

سُوال: کندھا کھلا ہونے کی صُورت میں نمازِ واجبُ الطّواف اَدا کرنا کیسا؟

جواب: ہر قسم کی نماز مکروہ ہے۔

سُوال: سَعی کے دوران کندھا کھلا رکھنا کیسا ہے؟

جواب: سُنّت کے خِلاف ہے سَعی میں بھی اور اُس کے علاوہ بھی دونوں کندھے،
پیٹ، پیٹھ وغیرہ سب چُھپے ہوئے رکھنا سُنّت ہے۔

سُوال: طوافِ قُدوم میں رَمل کرنا سُنّت ہے یا نہیں؟

جواب: رَمَل صرف اُس طَوَاف میں سُنّت ہے جس کے بَعد سَعی ہو ہاں اگر طَوَافِ قُدُوم کے بَعد حج کی سَعی سے فارِغ ہو لینے کا ارادہ ہو، تو اب طَوَافِ قُدُوم میں بھی رَمَل کرنا سنّت ہے۔

سَعی کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: حج یا عُمرَہ کی سَعی مُطلَقاً نہ کی، اور وَطَن چلا گیا، اب کیا کرے؟

جواب: حج ہو یا عُمرَہ، سَعی وَاجِب ہے تو جس نے بالکل سَعی نہ کی، یا چار یا چار سے زیادہ پھیرے تَرک کر دیئے تو دَم وَاجِب ہے چار سے کَم پھیرے اگر تَرک کیئے تو ہر پھیرے کے بَدلے میں صَدَقہ دے۔

سُوال: شَوقیہ طور پر گاڑی پر سَعی کرنا کیسا ہے؟

جواب: سَعی پیدل کرنا ضَرُوری ہے بِلا عُذر سَواری پر کی، تو دَم لازِم آئے گا۔

سُوال: سَعی کے چار پھیرے کر لیے اور عُمرَہ کا اِحرام کھول دیا یعنی حَلق وغیرہ کرا لیا اب کیا کرے؟

جواب: تین صَدَقے دے ہاں، اگر بَعدِ حَلق وغیرہ کے بھی اَدا کر لے تو کفّارہ ساقِط ہو جائے گا یاد رہے کہ سَعی کے لیے زمانۂ حج یا اِحرام شَرط نہیں اگر ادا نہ کی ہو، تو عُمر بھر میں جب بھی سَعی بجا لائے، ادا ہو جائے گی۔

سُوال: اگر حج یا عُمرَہ کی سَعی طَوَاف سے پہلے کر لی، تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: سَعی کا طَوَاف کے بَعد ہونا ضَرُوری ہے اگر پہلے کریں گے تو دَم وَاجِب ہو

گا ہاں، اگر طواف کے بعد دوبارہ سعی کرلی تو کفارہ ساقط ہوگیا۔

سُوال: بے وضو سعی کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کرسکتے ہیں مگر باوضو مستحب ہے۔

سُوال: حائضہ نے اگر سعی کی، تو کوئی کفارہ؟

جواب: مرد یا عورت اگر ناپاکی کی حالت میں بھی سعی کریں، تو سعی دُرست ہے۔

سُوال: اگر حج کا اِحرام باندھنے کے بعد نفلی طواف میں سعی نہ کی ہو تو طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کے لیے اِحرام ضروری ہے، یا نہیں؟

جواب: اِحرام کی ضرورت نہیں۔

سُوال: جس طرح نفلی طواف کیا جاتا ہے کیا اُسی طرح نفلی سعی بھی کی جاسکتی ہے؟

جواب: سعی کا تعلق صرف حج و عمرہ سے ہے نفلی سعی منقول نہیں۔

ہم بستری کے بارے میں سُوال و جواب

سُوال: کیا حج فاسد بھی ہوسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، اگر مُحرِم نے وُقوفِ عرفات سے قبل ہمبستری کرلی تو حج فاسد ہوجائے گا اِس میں دَم بھی لازِم ہوگا اور آئندہ سال قضا بھی کرنی ہوگی۔ اگر عورت بھی مُحرِمہ تھی تو دونوں پر یہی کفارہ ہے لیکن حج فاسد ہوجانے کے باوجود تمام اَفعالِ حج بدستور ادا کرنے ہوں گے اور اُن کا اِحرام بھی ابھی باقی ہے۔

سُوال: اگر مسئلہ معلوم نہ ہو اور بھول سے جماع کر بیٹھا پھر؟

جواب: بھول کر ہم بستری کی ہو یا جان بوجھ کر اپنی مرضی سے کی ہو یا با لجبر ہر حال میں حج فاسد ہو جائے گا اور دم دینا پڑے گا بلکہ دُوسری مجلس میں دُوسری بار اگر جماع کر بیٹھا تو دُوسرا دم بھی دینا ہو گا ہاں، ترکِ حج کا اِرادہ کر لینے کے بعد جماع سے دم لازم نہ ہو گا۔

سُوال: اگر کوئی حاجی وُقُوفِ عرفات کے بعد حلق و طوافُ الزِّیارۃ سے قبل جماع کر لے، تو اُس کا کیا کفّارہ ہے؟

جواب: اُس کا حج نہ جائے گا مگر اُس پر بدنہ واجب ہو جائے گا اور اگر حلق کے بعد مگر طواف سے قبل کیا تو دم لازم ہو گا اور بہتر اب بھی بدنہ ہے اور اگر حلق و طواف کے بعد (چاہے ابھی جمرات کی رمی باقی ہو) کیا، تو کوئی کفّارہ نہیں۔

سُوال: کیا جماع سے حاجی کا "اِحرام" ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں، اِحرام بدستور باقی ہے جو چیزیں محرم کے لیے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی تمام اَحکام ہیں۔

سُوال: اگر حج فاسد ہو جائے اور اُسی وقت نیا اِحرام اُسی سال کے حج کے لیے اگر باندھ لے، تو؟

جواب: اِس طرح نہ کفّارے سے خلاصی ہو گی، نہ اب اِس سال کا حج ہو سکے گا کہ وہ تو فاسد ہو چکا اَلْبتّہ تمام اَفعالِ حج بجا لانے ضَرُوری ہیں بہرحال آئندہ سال کی قضا سے بچ نہیں سکے گا۔

سوال: متمتع نے عمرہ کرکے احرام کھول دیا ہے اور ابھی مناسکِ حج شروع ہونے میں کئی روز باقی ہیں، بیوی کے ساتھ خلوت کرسکتا ہے، یا نہیں؟

جواب: جب تک حج کا احرام نہیں باندھا خلوت کرسکتا ہے۔

سوال: اگر عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد طواف وغیرہ سے قبل ہم بستری کرلی تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: عمرہ میں طواف کے چار پھیرے کرنے سے پہلے اگر جماع کیا تو عمرہ فاسد ہوگیا عمرہ پھر سے کرے اور دم بھی دینا ہوگا اگر چار پھیرے یا مکمل طواف کے بعد کیا، تو صرف دم واجب ہوا عمرہ صحیح ہوگیا۔

سوال: اگر معتمر (یعنی عمرہ کرنے والا) طواف وسعی کے بعد، مگر سر منڈانے سے پہلے جماع میں مبتلا ہوگیا، پھر تو کوئی سزا نہیں؟

جواب: کیوں نہیں اب بھی دم واجب ہوگا حلق یا قصر کرانے کے بعد ہی بیوی حلال ہوگی۔

بوس و کنار کے بارے میں سوال و جواب

سوال: احرام کی حالت میں بیوی کو ہاتھ لگانا کیسا؟

جواب: بیوی کو بلا شہوت ہاتھ لگانا جائز ہے مگر شہوت کے ساتھ بدن کو چھونا حرام ہے اگر شہوت کی حالت میں بوس و کنار کیا، یا جسم کو چھوا تو دم واجب ہوجائے گا۔

سوال: کیا محرمہ (یعنی احرام والی) پر بھی اس صورت میں کوئی کفارہ ہے؟

جواب: اگر محرمہ کو بھی مرد کے ان افعال سے لذت آئے تو اسے بھی دم دینا پڑیگا۔

سُوال: اگر معاذَ اللہ عزوجل مَرد نے مَرد کے بدن کو شہوت کے ساتھ چھوا، تو اُس کا کوئی کفّارہ؟

جواب: اِس پر بھی وُہی کفّارہ ہے یعنی دَم واجب ہوگا اگر دونوں[2] کو شہوت ہوئی اور دُوسرا بھی مُحرِم ہے تو اس پر بھی دَم واجب ہوگا۔

سُوال: اگر تصوُّر جم جائے یا شرمگاہ پر نظر پڑ جائے، اور اِنزال ہو جائے تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: اِس صُورت میں کوئی کفّارہ نہیں، رہا غیر عورت پر نظر ڈالنا یا اُس کا تصوُّر باندھنا یہ اِحرام کے علاوہ بھی سخت گُناہ ہے اور اِحرام کی حالت میں میاں بیوی بھی اِحتیاط رکھیں۔

سُوال: اگر اِحتِلام ہو جائے تو؟

جواب: کوئی کفّارہ نہیں۔

سُوال: اگر مَعاذَ اللہ کوئی مُشت زَنی (یعنی ہینڈ پریکٹس) کا مُرتکب ہوا، تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: اگر اِنزال ہو گیا، تو دَم واجب ہے ورنہ یہ فِعل خواہ اِحرام ہو یا نہ ہو بہر حال ناجائز و حرام ہے مگر کفّارہ نہیں۔

ایک اَہم سُوال

اگر اَمرد (یعنی خوبصورت مرد)[1] سے مصافحہ کیا اور شہوت غالب آگئی، تو کوئی سزا؟

جواب: دَم واجب ہو گیا اِس میں اَمرد اور غیر اَمرد کی کوئی قید نہیں اگر دونوں[2] کو شہوت ہوئی اور دُوسرا بھی مُحرِم ہے تو وہ بھی دَم دے۔

---

[1] وہ لڑکا یا مرد جس کو دیکھنے یا چھونے سے شہوت آتی ہو، اِحرام ہو یا نہ ہو، اس سے دُور رہنا لازِمی ہے اگر مُصافحہ کرنے سے یا اُسے چھونے سے یا اُس کے ساتھ گفتگو کرنے سے شہوت بھڑکتی ہو تو اب اُس کے ساتھ یہ اَفعال کرنے جائز نہیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ

ناخن تراشنے کے بارے میں سوال و جواب

سوال: احرام کی حالت میں ناخن کاٹنا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے مگر کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ اب بڑھنے کے قابل نہ رہا، تو اس کا بقیہ حصّہ کاٹ لیا، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: مسئلہ معلوم نہیں تھا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے ناخن کاٹ لیے اب کیا ہوگا؟

جواب: جاننا یا نہ جاننا یہاں عذر نہیں ہوتا، خواہ بھول کر جرم کریں، یا جان بوجھ کر اپنی مرضی سے کریں یا کوئی زبردستی کرائے کفارہ ہر صورت میں دینا ہوگا۔

سوال: تو ان کا کفارہ بھی بتا دیجئے؟

جواب: اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن ایک ہی مجلس میں کاٹے تو ایک دم واجب ہوا اور اگر دو مجلسوں میں کاٹے مثلاً دونوں ہاتھوں کے ناخن ایک مجلس میں کاٹ لیے پھر بعد میں دوسری مجلس میں دونوں کے، تو دو دم واجب ہوئے اسی طرح اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن چار مجلسوں میں کاٹے تو چار دم واجب ہوں گے

سوال: ابھی ہاتھ کی چار انگلیوں کے ناخن کاٹے تھے کہ یاد آگیا کہ احرام سے ہے، تو اب کیا سزا ہے؟

جواب: پانچ انگلیوں سے کم میں فی انگلی ایک ایک صدقہ واجب ہوگا لہٰذا چار صدقے واجب ہوئے۔

سوال: ناخن اگر دانت سے کتر ڈالے، تو کیا سزا ہے؟

جواب: خواہ بلیڈ سے کاٹیں یا چاقو سے، ناخن تراش (یعنی نیل کٹر) سے تراشیں یا دانتوں سے کتریں سب کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال: محرم کسی دوسرے کے ناخن کاٹ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کاٹ سکتا، اس کے وہی احکام ہیں، جو دوسرے کے بال مونڈنے کے ہیں۔

بال دور کرنے کے احکام پر سوال و جواب

مدینہ

سوال: اگر معاذ اللہ کسی محرم نے اپنی داڑھی منڈا دی، تو کیا سزا ہے؟

جواب: داڑھی منڈانا یا خشخشی کرادینا ویسے بھی حرام ہے اور احرام کی حالت میں سخت حرام البتہ احرام کی حالت میں سر کے بال بھی نہیں کاٹ سکتے تو اگر چوتھائی (¼) سر یا داڑھی کے بال یا اس سے بھی زائد کسی طرح دور کئے تو دم واجب ہو گیا، اور چوتھائی (¼) سے کم میں صدقہ

سوال: عورت اپنے بال لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، عورت اگر پورے سر یا چوتھائی (¼) سر کے بال ایک پورے کے برابر لے تو دم دے اور کم میں صدقہ

سوال: کیا محرم موئے زیر ناف بھی نہیں لے سکتا؟

جواب: جی نہیں، اگر آدھے یا اس سے بھی زیادہ لیے، تو صدقہ واجب ہوگا اور تمام لے لیے تو دم۔

سوال: بغل کے بالوں کے بارے میں بھی ارشاد ہو۔

جواب: بغل کے بال لینے میں دم واجب ہو جاتا ہے دونوں بغلوں کا ایک ہی حکم ہے ہاں اگر ایک بغل کے بال لینے کے بعد کفارہ دے دیا اور اب دوسری بغل کے بال کاٹے تو دوسرا کفارہ دینا ہوگا۔

سوال: اگر ادھوری بغل کے بال اتارے تھے اور یاد آگیا اور رک گئے تو کیا اب بھی دم واجب ہوگا؟

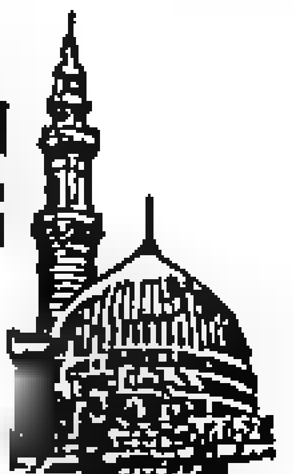
جواب: نہیں، آدھی بلکہ اس سے بھی زائد بال لیے، تو صدقہ واجب ہے اور دم صرف بغل کے سارے بال لینے پر ہے۔

سوال: سر، داڑھی، بغلیں وغیرہ سب ایک ہی مجلس میں مونڈا دیئے تو کتنے کفارے ہوں گے؟

جواب: خواہ سر سے لے کر پاؤں تک سارے بدن کے بال ایک ہی مجلس میں مونڈائیں، تو ایک ہی دم واجب ہوگا اگر الگ الگ اعضاء کے الگ الگ جلسوں میں مونڈائیں گے تو اتنے ہی کفارے ہوں گے۔

سوال: اگر وضو کرنے میں بال جھڑتے ہوں، تو کیا اس پر بھی کفارہ ہے؟

جواب: کیوں نہیں! وضو کرنے میں، کھجانے میں یا کنگھا کرنے میں اگر دو یا تین بال گرے، تو ہر بال کے بدلے میں ایک ایک مٹھی اناج یا ایک ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارہ خیرات کریں اور تین سے زیادہ گریں، تو صدقہ دینا ہوگا۔



سُوال: اگر کھانا پکانے میں چولہے کی گرمی سے کچھ بال جل گئے تو؟

جواب: صدقہ دینا ہوگا

سُوال: مونچھ صاف کرادی، کیا کفارہ ہے؟

جواب: مونچھ اگرچہ پوری مونڈائیں یا کترائیں، صدقہ ہے۔

سُوال: اگر سینے کے بال مونڈادیئے تو کیا کرے؟

جواب: سر، داڑھی، گردن، بغلیں اور موئے زیرِ ناف کے علاوہ باقی اعضاء کے بال مونڈانے میں صرف صدقہ ہے۔

سُوال: بال جھڑنے کی بیماری ہو اور خود بخود بال جھڑتے ہوں تو اس پر کوئی رعایت ہے یا نہیں؟

جواب: کیوں نہیں، اگر بغیر ہاتھ لگائے خود بخود بال گر جائے، بلکہ اگر خود بخود تمام بال بھی جھڑ جائیں کوئی کفارہ نہیں۔

سُوال: مُحرِم نے دوسرے مُحرِم کا سر مونڈا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اگر احرام کھولنے کا وقت آگیا ہے مثلاً دونوں عمرہ والوں نے طواف وسعی سے فراغت حاصل کرلی ہے تو اب دونوں ایک دوسرے کے بال مونڈ سکتے ہیں۔
اگر ابھی احرام کھولنے کا وقت نہیں آیا، تو اس پر کفارے کی صورت مختلف ہے۔
اگر مُحرِم نے مُحرِم کا سر مونڈا تو جس کا سر مونڈا گیا اس پر تو کفارہ ہے ہی، مونڈنے والے پر بھی صدقہ ہے اور اگر مُحرِم نے غیر مُحرِم کا سر مونڈا یا مونچھیں یا ناخن تراشے، تو مساکین کو کچھ خیرات کردے۔

سوال : غیر مُحرِم، مُحرِم کا سر مُونڈ سکتا ہے، یا نہیں ؟
جواب : وقت سے پہلے نہیں مُونڈ سکتا، اگر مُونڈے گا، تو مُحرِم پر تو کفارہ ہے ہی، غیر مُحرِم کو بھی صدقہ دینا پڑے گا۔
سوال : کوئی بال خُود بخُود جھڑ کر آنکھ میں آگیا، تو کیا کریں ؟
جواب : نکال لیں، کوئی کفارہ نہیں
سوال : قارِن نے عُمرہ اَدا کرنے کے بَعد اگر سر مُنڈوا دیا، تو کیا سزا ہے ؟
جواب : دو دم دے کیونکہ قارِن پر جُرم ہونے کی صُورت میں دُگنا کفارہ ہوتا ہے۔
سوال : کیا قارِن فراغتِ حج کے بَعد جب عُمرہ اَدا کرے، تو اُس میں بھی حلق نہیں کرا سکتا ؟
جواب : مناسکِ حج سے فراغت کے بَعد قِران، تمتّع اور اِفراد کے اَحکام ختم ہو گئے اب آپ جتنے عُمرے اَدا کریں ہر بار حلق یا تقصیر کرائیں، کہ واجب ہے ورنہ اب نہ کرانے پر ایک ایک دم دینا پڑے گا۔

خُوشبُو کے بارے میں سُوال و جواب

سوال : احرام کی حالت میں عطر کی شیشی ہاتھ میں لی اور ہاتھ میں خوشبو لگ گئی تو کیا کفارہ ہے ؟
جواب : اگر لوگ دیکھ کر کہیں، کہ یہ بہت سی خُوشبُو لگ گئی ہے اگرچہ عُضو کے تھوڑے سے حصے میں لگی ہو، تو دم واجب ہے ورنہ معمُولی سی خوشبو بھی جسم پر لگ گئی تو صدقہ ہے
سوال : سر میں خُوشبُودار تیل ڈال لیا، تو کیا کرے ؟

جواب: اگر کوئی بڑا عضو مثلاً ران، مُنہ، پنڈلی یا سَر سارے کا سارا خُوشبُو سے آلُودہ ہو جائے خَواہ خُوشبُودار تیل کے ذریعہ ہو یا عطر سے، دَم واجب ہو جائے گا.

سُوال: چُھونے یا اِحرام کے کپڑے پر خُوشبُو لگ گئی یا کسی نے لگا دی، تو؟

جواب: خُوشبُو کی مِقدار دیکھی جائے، زیادہ ہے، تو دَم اور کم ہے، تو صَدَقہ.

سُوال: اُس چُھونے پر ہم اُس وَقت مَوجُود نہ ہوں یا وہ اِحرام کا کپڑا اگر اُس وَقت ہمارے جسم پر نہ ہو، تو کیا حُکم ہے؟

جواب: اگر آپ اُسے استعمال نہ کریں، تو کوئی کفّارہ نہیں.

سُوال: جو خُوشبُو نیّتِ احرام سے پہلے بدن یا اِحرام کی چادروں پر لگائی تھی، کیا نیّتِ اِحرام کے بعد اُس خُوشبُو کو زائل کرنا ضَرُوری ہے؟

جواب: نہیں، اُن دَونوں خُوشبُودار چادروں کو بھی اِستِعمال کرنے کی اِجازت ہے، چاہے اُن میں کتنی ہی مَہک ہو.

سُوال: اِحتِلام ہو گیا یا کسی وجہ سے اِحرام کی ایک یا دَونوں چادریں ناپاک ہو گئیں اب دُوسری چادریں مَوجُود تو ہیں مگر ان میں پہلے کی خُوشبُو لگی ہوئی ہے انہیں پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر خُوشبُو مَہک رہی ہے، تو نہیں پہن سکتے اور اگر مَہک اُڑ چکی ہے، تو پہننے میں حَرَج نہیں صِرف ان دو خُوشبُودار چادروں کو مُحرِم پہن سکتا ہے، جن پر اُس نے قَبلِ نیّتِ اِحرام خُوشبُو لگائی تھی اور انہیں کو پہن کر اِحرام کی نیّت کی تھی اِن دو کے علاوہ اگر کوئی سی بھی خُوشبُودار چادر پہنیں گے تو کفّارہ لازِم آئے گا لہٰذا بِغیر خُوشبُو

کی چادر اگر میسّر نہیں، تو جو پہنی ہوئی ہیں اُنہیں کو اُتار کر پاک کر کے پھر پہن لیں۔

سُوال: اِحرام کی حالت میں حجرِ اَسود کا بوسہ لینے میں اگر خُوشبُو لگ گئی تو کیا کریں؟

جواب: اگر بہت سی لگ گئی، تو دَم اور تھوڑی سی لگی، تو صَدَقہ دیں۔

سُوال: اِحرام کی نیّت کر لینے کے بعد ایئرپورٹ وغیرہ پر لوگ اِحرام والے حاجی صاحب کو گلاب یا موتیا کے پھولوں کا گجرا ڈالتے ہیں یہ کیسا؟

جواب: ممنوع ہے۔

سُوال: مُحرِم خُوشبُودار پھول سُونگھ سکتا ہے، یا نہیں؟

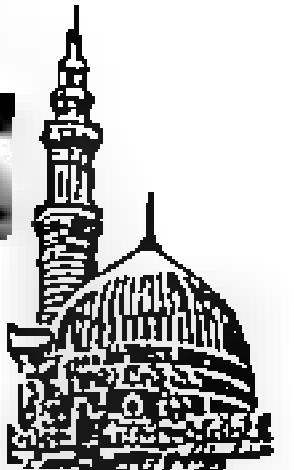
جواب: نہیں، خُوشبُودار پھل جیسا کہ لیموں، نارنگی وغیرہ یا پھول جیسا کہ گلاب، چنبیلی وغیرہ سُونگھنا مکرُوہ ہے، مگر کفّارہ نہیں۔

سُوال: مُحرِم اِلائچی والا پان کھا سکتا ہے، یا نہیں؟

جواب: حَرام ہے نہیں کھا سکتا اگر خالِص خُوشبُو جیسے اِلائچی، لَونگ، دار چینی اِتنی کھائی، کہ مُنہ کے اکثر حِصّے میں لگ گئی، تو دَم وَاجب ہو گیا اور کم میں صَدَقہ۔

سُوال: خُوشبُودار زَردہ، بریانی اور قورمہ کھا سکتے ہیں، یا نہیں؟

جواب: جو خُوشبُو کھانے میں پکالی گئی ہو، چاہے اب بھی اُس سے خُوشبُو آ رہی ہو اُسے کھانے میں مضائِقہ نہیں اسی طرح خُوشبُو پکاتے وقت تو نہیں ڈالی تھی اُوپر ڈال دی تھی مگر اب اُس کی مہک اُڑ گئی اُس کا کھانا بھی جائز ہے اگر بغیر پکائی ہوئی خُوشبُو کھانے یا مَعجون وغیرہ دوا میں ملا دی گئی تو اب اُس کے اَجزاءِ غذا یا دوا وغیرہ سے خُوشبُو اَشیاء کے اَجزاء سے زیادہ ہیں، تو وہ خالِص خُوشبُو کے حُکم



میں ہے اور کفارہ ہے کہ منہ کے اکثر حصے میں خوشبو لگ گئی تو دم اور کم میں لگی تو صدقہ اور اگر اناج وغیرہ کی مقدار زیادہ ہے۔ اور خالص خوشبو کی مقدار کم تو کوئی کفارہ نہیں۔ ہاں خالص خوشبو کی مہک آتی ہو، تو مکروہ ہے۔

سوال: احرام کی حالت میں خوشبودار شربت پینا کیسا؟

جواب: پینے کی چیز میں اگر خوشبو ملائی اگر خوشبو غالب ہے (تو دم ہے) یا خوشبو کم ہے مگر اسے) تین بار یا زیادہ پیا، تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (بہار شریعت)

سوال: محرم ناریل کا تیل سر وغیرہ میں لگا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی حرج نہیں، البتہ تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو یہ جسم پر نہیں لگا سکتے ہاں ان کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے میں کفارہ واجب نہیں۔

سوال: احرام کی حالت میں آنکھوں میں خوشبودار سرمہ لگانا کیسا؟

جواب: حرام ہے اس کی ایک یا دو سلائی لگائی، تو صدقہ واجب اور تین یا زیادہ سلائیاں لگانے میں دم واجب ہو جائے گا۔ (رکن دین، کتاب الحج)

سوال: خوشبو لگالی اور کفارہ بھی دے دیا، تو اب لگی رہنے دیں یا کیا کریں؟

جواب: خوشبو لگانا جب جرم ٹھہرا، تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد اگر زائل نہ کیا، تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔

سلے ہوئے کپڑے وغیرہ کے متعلق سوال وجواب

سُوال: مُحرِم نے اگر بھول کر سِلا ہوا لباس پہن لیا اور دس[1] منٹ کے بعد یاد آتے ہی اُتار دیا تو کوئی کفارہ وغیرہ ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔ اگرچہ ایک لمحے کے لیے پہنا ہو جان بُوجھ کر پہنا ہو یا بھُولے سے صدقہ واجب ہو گیا اور اگر چار پہر[2] یا اس سے زیادہ چاہے لگاتار کئی دن تک پہنے رہا دَم واجب ہوگا۔

سُوال: اگر ٹوپی یا عمامہ یا احرام ہی کی چادر مُحرِم نے سَر پر اوڑھ لی تو اس کی کیا سزا ہے؟

جواب: مَرد سارا سَر یا سَر کا چوتھائی حصہ یا مَرد خواہ عورت مُنہ کی ٹکلی ساری یا چوتھائی حصہ چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپائیں تو دَم ہے اور چوتھائی سے کم چار پہر تک یا چار پہر سے کم اگرچہ سارا مُنہ یا سَر، تو صدقہ ہے اور چہارم سے کم کو چار پہر سے کم تک چھپائیں تو کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔

سُوال: نزلہ میں کپڑے سے ناک پُونچھ سکتے ہیں یا نہیں؟

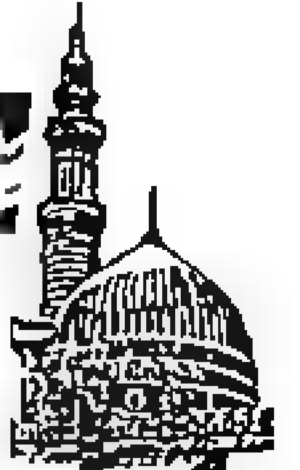
جواب: بے خُوشبو کے ٹشو پیپر میسّر ہوں تو اُس سے ناک پُونچھ لیں، یہی مناسب ہے ورنہ کپڑا یا تولیہ ناک سے تھوڑی دُور رکھ کر اس میں ناک سِنک لیں۔

سُوال: سوتے وقت بے سِلی چادر اوڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بے سِلی ایک بلکہ ایک سے زیادہ چادریں بھی چہرے کو بچا کر اوڑھنے میں کوئی

---

[2] چار پہر یعنی ایک دن یا ایک رات کی مقدار، مثلاً طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب یا غروبِ آفتاب سے طلوعِ آفتاب یا دوپہر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دوپہر تک۔ (حاشیہ انوار البشارۃ)



حرج نہیں، خواہ پاؤں پورے ڈھک جائیں۔

سُوال: اگر نیند میں چادر مُنہ پر اوڑھ لی، تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: حرج ہے سوتے میں بھی جُرم پر کفّارہ ہے۔

سُوال: اگر مُحرِم نے سر پر کوئی بڑا سا برتن اُٹھا لیا، تو کیا کفّارہ دینا ہوگا؟

جواب: کوئی کفّارہ نہیں، مُحرِم سر پر غلّہ کی بوری، لگن، برتن، تختہ وغیرہ اُٹھا لے، تو جائز ہے۔ ہاں، کپڑے کی گٹھڑی اُٹھائے، تو کفّارہ ہے اور مُحرِمہ کپڑے کی گٹھڑی بھی اُٹھا سکتی ہے کیونکہ اُس کو تو سر ڈھکنے کی بھی اجازت ہے۔

سُوال: اگر بھُولے سے سِلے ہوئے کپڑے پہن کر احرام کی نیّت کرلی اب نیّت کے بعد فوراً سِلے ہوئے کپڑے اُتار کر بے سِلے پہن لیے تو کیا جرمانہ ہے؟

جواب: صَدقہ دے۔

سُوال: اگر نیّتِ احرام سے پہلے سر ننگا کرنا بھُول گیا۔ بعدِ نیّت فوراً سر ننگا کرلیا تو کوئی کفّارہ؟

جواب: صَدقہ دیں۔

سُوال: بھیڑ میں دُوسرے کی چادر سے ہمارا مُنہ یا سر ڈھک گیا، اس میں ہمارا تو کوئی قصُور نہیں، کیا اب بھی کوئی سزا ہے؟

جواب: آپ کو صَدقہ دینا ہوگا اس میں یہ ہے کہ آپ کو گناہ نہیں ہوگا ورنہ قصداً اگر سر یا مُنہ ڈھکتے، تو گناہ بھی ہوتا اور کفّارہ بھی۔

سُوال: کیا بیماری وغیرہ کی مجبوری سے سِلا ہوا لباس پہننے میں کفّارے ہیں؟

جواب: جی ہاں، بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت پیش آئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری[1] ہے اگر چار پہر پہنے یا زیادہ، تو دم اور کم میں صدقہ اور اگر اس بیماری میں اس جگہ ضرورت ایک کپڑے کی تھی اور دو پہن لیے مثلاً ضرورت کرتے کی تھی اور بسلائی والا بنیان بھی پہن لیا تو اس صورت میں کفارہ تو ایک ہی ہوگا مگر گنہگار ہوا اور اگر دوسرا کپڑا دوسری جگہ پہن لیا مثلاً ضرورت پاجامے کی تھی اور کرتہ بھی پہن لیا تو ایک جرم غیر اختیاری ہوا اور ایک جرم اختیاری۔

سوال: اگر بغیر ضرورت سارے کپڑے پہن لیے تو کتنے کفارے دینا ہوں گے؟

جواب: اگر بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لیے تو ایک ہی جرم ہے دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک ضرورت سے ہو اور دوسرا بلا ضرورت۔

سوال: اگر منہ دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا، یا سر پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا، تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: محرم موزے پہن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں پہن سکتا اگر پہنے گا، تو وہی کفارہ ہے جو سلا ہوا لباس پہننے کا ہے۔

سوال: اگر کندھے پر سلے ہوئے کپڑے ڈال لیے، تو کیا سزا ہے؟

جواب: جائز ہے، کوئی کفارہ نہیں۔

وقوفِ عرفات کے بارے میں سوال و جواب

---

[1] جرم غیر اختیاری کا مسئلہ صفحہ ۱۸۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

سُوال: جو حاجی غُروبِ آفتاب سے قبل مَیدانِ عَرَفات سے نکل جائے اُس کے بارے میں کیا حُکم ہے؟

جواب: اُس پر دَم واجِب ہو گیا ہاں اگر غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے حُدُودِ عَرَفات میں واپس داخِل ہو گیا تو دَم ساقِط ہو جائے گا۔

سُوال: کیا دَسْوِیں رات کو بھی وُقُوفِ عَرَفات ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، کیونکہ وُقُوف کا وَقت نَوِیں ذُوالحِجّہ کے اِبتِداءِ وَقتِ ظُہر سے لے کر دَسْوِیں کی طُلُوعِ فَجر تک ہے اِس دَوران ایک لَمحے کے لئے بھی جو مُسلمان اِحرام کے ساتھ مَیدانِ عَرَفات میں داخِل ہو گیا تو اُس کا حج ہو گیا یہاں تک کہ اگر کوئی اِحرام کے ساتھ ہوائی جہاز میں اِس کی فضاؤں سے گزر گیا وہ بھی حاجی ہو گیا۔

وُقُوفِ مُزدَلِفہ کے بارے میں سُوال جواب

سُوال: مُزدَلِفہ سے اگر دَسْوِیں کی راتوں رات مِنٰی چلا گیا، تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: دَم واجِب ہو گیا کیونکہ دَسْوِیں کی صُبح یہاں کا وُقُوف واجِب ہے خواہ ایک ہی لَمحہ کا ہو۔

سُوال: اگر مُزدَلِفہ میں دَسْوِیں رات کوئی سخت بیمار ہو گیا کہ راتوں رات اُسے مَکّۂ مُکرَّمہ جانا پڑا اور اس سے وُقُوفِ مُزدَلِفہ فوت ہو گیا، تو کیا کرے؟

جواب: اگر کمزور یا عورت یا مریض ہے اور اُسے بھیڑ بھاڑ میں ضَرر (یعنی اِیذا) کا اندیشہ

ہے اس وجہ سے راتوں رات چلا گیا، تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

رمی کے متعلق سوال و جواب

سوال: کیا عورت کو بھی رمی کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، اگر نہیں کرے گی، تو دم واجب ہوگا۔

سوال: اگر عورت کسی کو وکیل کر دے، تو کوئی حرج ہے یا نہیں؟

جواب: عورت ہو یا مرد، اس وقت تک کسی کو وکیل نہیں کر سکتے جب تک اس قدر مریض نہ ہو جائیں کہ سواری پر بھی جمرہ تک نہ پہنچ سکیں اگر اس قدر بیمار نہیں ہیں پھر بھی کسی عورت یا مرد نے دوسرے کو وکیل کر دیا اور خود رمی نہیں کی، تو دم واجب ہو جائے گا۔

سوال: اگر کسی دن کی رمی رہ گئی، تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: دم واجب ہوگیا۔

سوال: اگر بالکل رمی کی نہیں، تو کتنے دم واجب ہوں گے؟

جواب: خواہ ایک دن کی رہ گئی یا سب دنوں کی صرف ایک ہی دم واجب ہوگا۔

سوال: اگر رمی خلاف ترتیب ہوگئی، تو کیا کرے؟

جواب: خلاف ترتیب رمی کرنا مکروہ ہے کوئی کفارہ وغیرہ نہیں، بہتر یہ ہے کہ اعادہ کر لے

سوال: اگر کسی دن کی اکثر رمی ترک کر دی، مثلاً دس میں کو صرف تین کنکریاں ماریں، تو کیا سزا ہے؟

جواب: دَم واجِب ہوگیا۔

سُوال: اگر کسی دن آدھی سے زیادہ ماریں مثلاً گیارھویں کو تین شیطانوں کو اکیس کنکریاں مارنی تھیں مگر گیارہ ماریں، تو کیا سزا ہے؟

جواب: فی کنکری ایک ایک صدقہ دینا ہوگا۔

قُربانی اور حلق سے مُتعلّق سُوال و جواب

سُوال: دسویں کی رمی کے بعد اگر جدّہ شریف میں جاکر تمتّع کی قُربانی اور حلق کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کرسکتے، کیونکہ جدّہ شریف حُدُودِ حرم سے باہر ہے جبکہ تمتّع اور قِران کی قُربانی اور حلق کا حُدُودِ حرم میں ہونا واجب ہے۔ لہٰذا اگر یہ دونوں کام جدّہ میں کریں گے تو دو دَم واجب ہوجائیں گے۔

سُوال: مُفرِد حلق کہاں کرائے؟

جواب: اُسے بھی حُدُودِ حرم میں حلق یا قصر کرانا واجب ہے۔

سُوال: اگر کسی حاجی نے بارھویں کے بعد حلق کیا، تو اُس پر کیا جُرمانہ عائد ہوگا؟

جواب: دَم دینا ہوگا۔

سُوال: اگر حجِ اِفراد والے نے قُربانی سے پہلے ہی حلق کردیا، تو کیا کوئی سزا ہے؟

جواب: نہیں، کیونکہ مُفرِد پر قُربانی واجب نہیں اُس کے لیے مُستحب ہے اگر قُربانی کرنا چاہے تو اُس کے لیے افضل یہ ہے کہ پہلے حلق کرے پھر قربانی۔

سُوال: مُتمتّع اور قارِن نے اگر رمی سے پہلے قُربانی کردی یا قُربانی سے پہلے حلق کر دیا، تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: اِن دونوں صُورتوں میں دَم دینا ہوگا۔

سُوال: اگر حاجی نے بارھویں کے بعد حَرَم سے باہَر سَر مُنڈوایا، تو کیا سزا ہوگی؟

جواب: دو دَم، ایک حَرَم سے باہَر حلق کرانے کا، دوسرا بارھویں کے بعد ہونے کا (دُرِّ مُختار)

سُوال: اگر عُمرہ کا حلق حَرَم سے باہَر کرانا چاہے، تو کراسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کراسکتا کرائے گا تو دَم واجب ہوگا ہاں اِس کے لیے وَقت کی کوئی قَید نہیں۔ (دُرِّ مُختار)

سُوال: بعض لوگ قینچی سے دو تین جگہ سے چند بال کاٹ لیتے ہیں اِس طرح قَصر ہوجائے گا، یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگا۔

سُوال: جو لوگ جدّہ شریف وغیرہ میں کام کرتے ہیں اُن میں سے اکثر لوگ عُمرہ میں سَر کے چند بال ہی کٹوانے پر اکتفا کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے جب پہلی بار عُمرہ کیا تھا اُس میں حلق کرالیا تھا اب بار بار ضَروری نہیں اِن کی دلیل کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: اِن کا یہ جواب شریعت کے مُعاملے میں جُرأت ہے کوئی چاہے ہزار بار عُمرہ کرے، ہر بار حلق یا قَصر کرانا پڑے گا خواہ وہ کعبہ شریف کا مُتولّی ہی کیوں نہ ہو۔

سُوال: اگر سَر پر سِرے سے بال ہی نہ ہوں، تو؟

جواب: خواہ بال ہوں یا نہ ہوں خواہ قدرتی گنج ہی کیوں نہ ہو ہر صورت میں اُسترا پھروانا واجب ہے۔ ہاں، جس کے سر پر بکثرت پھڑیاں یا زخم ہوں اور حلق یا قصر ممکن نہ ہو، وہ معذور ہے اور اُسے مُعاف ہے۔

متفرق سوال و جواب

سوال: اگر مُحرِم کا سر پھٹ گیا یا منہ پر زخم ہو گیا اور بصورتِ مجبوری اُس نے سر یا منہ پر پٹی باندھ لی، تو اُس پر کوئی گناہ تو نہیں؟

جواب: مجبوری کی صورت میں گناہ نہیں ہو گا البتہ "جرمِ غیر اختیاری" کا کفّارہ دینا آئے گا لہٰذا اگر دن یا رات یا اس سے زیادہ دیر تک چار اُنگل چوڑی پٹی باندھی کہ چوتھائی یا اس سے زیادہ سر یا منہ چھپ گیا تو دم اور کم میں صدقہ واجب ہو گا "جرمِ غیر اختیاری" کی تفصیل ص۱۸۳ پر ملاحظہ فرمائیں) اس کے علاوہ جسم کے دُوسرے اعضا پر نیز عورت کے سر پر بھی مجبوراً پٹی باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سوال: مُتَمَتِّع اور قارِن حج کے انتظار میں ہیں اس دوران عُمرہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: قارِن کا احرام تو ابھی باقی ہے یہ تو کر ہی نہیں سکتا رہا مُتَمَتِّع، تو اس بارے میں عُلماء کا اختلاف ہے بہتر یہی ہے کہ صرف نفلی طواف جتنے کرنا چاہے کرتا رہے، اگر عُمرہ کر بھی لے تو بعض عُلماء کے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہاں، مناسکِ حج سے فراغت کے بعد مُتَمَتِّع، قارِن، مُفرِد ہر کوئی عُمرہ کر سکتے ہیں یہ یاد رہے کہ ایامِ تشریق یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ ان پانچ دِنوں میں عُمرہ کرنا مکروہ

تحریمی ہے اگر عمرہ کیا تو دَم لازم آئے گا۔ (تنویر، دُرِّ مختار)

سُوال: کھانا کھانے کے بعد مُحرِم صابُن سے ہاتھ دھوسکتا ہے، یا نہیں؟

جواب: چکناہٹ دُور کرنے کے لیے بغیر خُوشبُو کے صابُن سے ہاتھ دھوسکتا ہے اگر خُوشبُو دار صابون سے دھوئے اور دیکھنے والا اسے خُوشبُو ہی کہے۔ اب اگر وہ بتائے کہ زیادہ خُوشبُو لگی ہے تو دَم واجب ہوگا اور اگر کم کہے، تو صَدَقہ۔

سُوال: وُضُو کے بعد مُحرِم کا رُومال سے ہاتھ مُنہ پونچھنا کیسا ہے؟

جواب: مُنہ پر کپڑا نہیں لگا سکتے۔ جسم کا باقی حصّہ اتنی احتیاط کے ساتھ پونچھ سکتے ہیں، کہ مَیل بھی نہ چُھوٹے اور بال بھی نہ ٹُوٹے۔

سُوال: مُحرِمہ مُنہ پر اس طرح کمانی دار نقاب ڈالے، جو چہرے پر مَس نہ ہو اس کی اجازت ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر چہرے پر مَس نہیں ہوتا، تو ڈال سکتی ہے تاہم اس میں بعض مسائل ضرور پیدا ہوسکتے ہیں مثلاً ہوا چلی یا غلطی ہی سے اپنا ہاتھ نقاب پر رکھ لیا جس کے سبب چہرے تھوڑی سی دیر کے لیے بھی اگر چوتھائی یا زیادہ چہرے پر نقاب لگ گیا، تو صَدَقہ واجب ہوجائے گا۔

سُوال: حلق کراتے وقت مُحرِم سر پر صابُون لگائے، یا نہیں؟

جواب: خُوشبُودار صابُون نہ لگائے۔

سُوال: مُحرِم گھٹنوں میں مُنہ رکھ کر سو سکتا ہے، یا نہیں؟ کوئی جرمانہ وغیرہ؟

جواب: نہیں سو سکتا، کیونکہ اس سے چہرے پر کپڑا لگے گا۔ مُنہ چُھپانے پر جرمانے کے

مسائل آگے گزرے

سوال: ماہواری کی حالت میں عورت احرام کی نیت کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتی ہے مگر احرام کے نفل ادا نہیں کر سکتی نیز طواف پاک ہونے کے بعد کرے۔

سوال: سلائی والے چپل پہننا کیسا ہے؟

جواب: وسط قدم یعنی قدم کا ابھرا ہوا حصہ اگر نہ چھپائے، تو بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: احرام میں گرہ لگانے کی اجازت ہے، یا نہیں؟

جواب: مکروہ ہے۔

سوال: عموماً حجاج احتیاطاً ایک "دم" دیتے ہیں یہ کیسا؟ اگر بعد کو معلوم ہوا کہ واقعی ایک دم واجب ہوا تھا تو وہ "دم احتیاطی" کافی ہوگا، یا نہیں؟

جواب: دم واجب ہونے کے بعد دیا تھا، تو کافی ہو جائے گا اور اگر پہلے دم دے دیا اور اس کے بعد کسی غلطی وغیرہ میں دم واجب ہوا تو وہ گزشتہ دم کافی نہ ہوگا۔

سوال: محرم ناک یا کان کا میل نکال سکتا ہے، یا نہیں؟

جواب: وضو میں ناک صاف کرنا سنت ہے بلکہ غسل میں اگر ناک میں رینٹھ سوکھ گئی ہو، تو چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے لہٰذا احرام میں ناک صاف کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پلکوں وغیرہ میں اگر آنکھ کی چیپڑ سوکھ گئی ہے، تو اُسے وضو میں چھڑانا فرض ہے رہا کان کا میل نکالنا، تو چونکہ کان کے سوراخ کے اندر پانی بہانا نہ وضو میں ہے۔ نہ غسل میں لہٰذا اس کا حکم وہی ہوگا جو بدن کے میل کا ہے یعنی

اِس کا چھڑانا مکروہ ہے۔

سُوال، عوامُ النّاس میں یہ جو مشہور ہے، کہ جُمعہ کو جو حج ہو، وہ حجِ اکبر ہے یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: دراصل عُمرہ کو حجِ اَصغر کہا جاتا ہے لہٰذا اس کے مقابلے میں حج کو حجِ اکبر کہتے ہیں اِس میں دِن کی کوئی قید نہیں مولینا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں،

نہیں کچھ جمعہ پر موقوف افضال و کرم اُن کا
جو وُہ مقبول فرمالیں تو ہر حج، حجِ اکبر ہے

سُوال: تو کیا جمعہ کے حج کی کوئی بھی فضیلت نہیں؟

جواب: خیر ایسا بھی نہیں، عُشّاق کے لیے اس کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ سرکارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجِ وداع جمعہ کو واقع ہوا تھا یہی نسبت تمام فضائل کی اصل ہے نیز "مراقی الفلاح" میں ہے کہ جمعہ کا حج ستّر حج کے برابر ہے۔

حج کے لیے سُوال کرنا کیسا؟

سُوال، بعض غریب عُشّاق جذبۂ عشق سے مغلوب ہو کر سفرِ حج کے لیے لوگوں سے مالی امداد کا سُوال کرتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: حرام ہے سُلطانِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے، "جو شخص لوگوں سے سُوال کرے حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچے ہیں، جن کی طاقت نہیں رکھتا، تو قیامت کے دِن اِس طرح آئے گا، کہ اُس

کی حاجت نہیں، اور اگر "میقات" سے باہر (مثلاً مدینۂ پاک، طائف، ریاض وغیرہ) جائیں تو اب بغیر احرام کے واپس آنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، دُرِّ مختار)

سُوال: اگر کوئی شخص جدّہ شریف میں کام کرتا ہو، تو اپنے وطن مثلاً پاکستان سے کام کے لیے جدّہ شریف آیا تو کیا احرام لازمی ہے؟

جواب: اگر نیّت ہی جدّہ شریف جانے کی ہے، تو اب احرام کی حاجت نہیں بلکہ اب جدّہ شریف سے مکّۂ معظّمہ بھی بغیر احرام کے جا سکتا ہے، لہٰذا جو شخص حرم میں بغیر احرام جانا چاہتا ہو وہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اس کا ارادہ پہلے مثلاً جدّہ شریف جانے کا ہو نیز مکّۂ معظّمہ حج و عُمرہ کے ارادے سے نہ جاتا ہو مثلاً تجارت کے لیے جدّہ شریف جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مکّۂ مکرّمہ کا ارادہ ہے اگر پہلے ہی سے مکّۂ پاک کا ارادہ ہے تو بغیر احرام نہیں جا سکتا۔ جو شخص دُوسرے کی طرف سے حجِّ بدل کو جاتا ہے اُسے یہ حیلہ جائز نہیں۔
(دُرِّ مختار، رَدُّ المحتار)

مدینہ ۵۸۶ مکہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اپنے حج وزیارت میں سوز وگداز اور کیف ومستی پیدا کرنے کیلئے اشکبار آنکھوں سے

۲۵ حکایاتِ حجاج

ضرور پڑھئے

ورق اُلٹئے.....!

حج وزیارت میں مزید سوز وگداز اور کیف ومستی پیدا کرنے کے لئے عاشقِ ماہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیحضرت عظیم البرکت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تاریخ عرس (۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ) کی نسبت سے پچیس حکایات حجاج پیش خدمت ہیں۔ آخر میں خود امام اہلسنّت کی بیداری میں دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمان افروز حکایت پیش کی گئی ہے۔ اشکبار آنکھوں سے پڑھئے اور جھومئے۔

(۱) میں کیوں نہ روؤں!

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ جب حج کے لئے مکۂ مکرمہ تشریف لے گئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے روئے کہ چیخیں نکل گئیں کسی نے کہا کہ سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ گئی ہیں آپ اس قدر زور سے گریہ نہ فرمائیں تو فرمایا:

"کیوں نہ روؤں شاید اللہ تعالیٰ میرے رونے کی وجہ سے مجھ پر رحمت کی نظر فرمائے اور میں کل قیامت کے دن اس کے نزدیک کامیاب ہو جاؤں۔"

پھر آپ نے طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز پڑھی جب سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے تر تھی۔ (روض الریاحین)

اے زائرِ مدینہ! تو خوشی سے ہنس رہا ہے ۔۔۔ دلِ غمزدہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی!

(۲) لبیک کہتے ہی بے ہوش ہو گئے

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے جب عزم حج بیت اللہ عزوجل کیا اور احرام باندھا تو چہرۂ مبارکہ زرد ہو گیا اور لبیک نہ کہہ سکے لوگوں نے عرض کیا آپ "لبیک" نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں جواب میں "لا لبیک" نہ کہہ دیا جائے! لوگوں نے عرض کیا احرام باندھ کر لبیک کہنا ضروری ہے آپ نے لبیک پڑھا تو بے ہوش ہو کر سواری پر سے گر پڑے اور اختتام حج تک یہی صورت رہی کہ جب بھی لبیک کہتے بے ہوش ہو جاتے۔ (تہذیب التہذیب)

انگلیاں کانوں میں دے دے کے سنا کرتے ہیں ۔۔۔ خلوتِ دل میں عجب شور ہے برپا تیرا

(۳) اپاہج حاجی

حضرت سیدنا شقیق بلخی فرماتے ہیں کہ میں نے مکۂ مکرمہ کے راستہ میں ایک اپاہج کو دیکھا جو گھسٹ کر چل رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگا سمرقند سے میں نے پھر پوچھا کتنا عرصہ ہوا وہاں سے چلے ہوئے؟ اس نے کہا دس برس سے زیادہ ہو گئے ہیں میں بڑے تعجب سے اس کو دیکھنے لگا! اس پر وہ بولا اے شقیق! کیا دیکھ رہے ہو! میں نے کہا تمہاری کمزوری اور سفر کی درازی نے مجھے متعجب کر دیا کہنے لگا اے شقیق! سفر کی دوری کو میرا شوق قریب کر دے گا اور میری کمزوری کا سہارا میرا مولیٰ عزوجل ہے اے شقیق! تم ایک ضعیف بندے سے تعجب کر رہے ہو اس کو تو اس کا مالک اٹھائے ہوئے لیے جا رہا ہے۔ ؎

ناتوانی کا الم ہم ضعفا کو کیا ہو! ۔۔۔ ہاتھ پکڑے ہوئے مولیٰ عزوجل کی توانائی ہے

پھر اس نے دو اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

(۱) میرے آقا عزوجل! میں تیری زیارت کو آ رہا ہوں اور عشق کی منزل کٹھن لیکن شوق اس شخص کی مدد کیا کرتا

ہے جس کی مال مدد نہیں کرتا (۲) وہ عاشق ہرگز نہیں ہے جس کو راستے کی ہلاکت کا خوف ہو اور نہ [redacted] عاشق ہے جس کو راستوں کی سختی نے چلنے سے روک دیا ہے

ہم کو تو ان کے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

۴ جان قربان کر دی

حضرت سیدنا مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ شریف کے لیے جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک نوجوان دیکھا جو بغیر سواری و زادِ راہ کے پیدل چل رہا تھا میں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا میں نے پوچھا اے نوجوان! کہاں سے آ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا اسی (یعنی اللہ عزوجل) کے پاس سے میں نے کہا کہاں جا رہے ہو؟ کہا اسی (یعنی اللہ) کے پاس میں نے کہا زادِ راہ کہاں ہے؟ بولا، اسی (یعنی اللہ عزوجل) کے ذمہ ہے! میں نے کہا یہ طویل راستہ بغیر پانی و توشہ کے طے نہیں ہوگا تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولا جی ہاں میں نے گھر سے نکلتے وقت پانچ حروف زادِ راہ کے طور پر لے لیے تھے میں نے کہا وہ پانچ حروف کون سے ہیں؟ اس نے کہا اللہ کا یہ فرمان کٓھٰیٰعٓصٓ۔ میں نے کہا ان حروف کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا کاف کے معنی کفایت کرنے والا ھا کے معنی ہدایت کرنے والا یا کے معنی پناہ دینے والا عین کے معنی جاننے والا صاد کے معنی سچا تو جس کا ساتھی کافی و ہادی و مؤوی و عالم اور صادق ہو وہ کیسے ضائع یا پریشان ہو سکتا ہے! اور اس کو کیا ضرورت ہے کہ زادِ راہ اور پانی اٹھائے پھرے۔

حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا کلام سن کر میں بے حد متاثر ہوا اور اس کو اپنا قمیص پیش کیا اس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا اے شیخ! دنیا کے قمیص سے ننگا رہنا بہتر ہے کیونکہ دنیا کی حلال چیزوں پر حساب ہے اور اس کی حرام چیزوں پر عذاب ہے جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو اس نے منہ آسمان کی طرف اٹھایا اور مناجات کرنے لگا اے وہ پاک ذات! جس کو بندوں کی اطاعت سے خوشی ہوتی ہے اور بندوں کے گناہوں سے کچھ نقصان نہیں ہوتا مجھے وہ چیز عطا فرما جس سے تجھے خوشی ہوتی ہے اور وہ چیز معاف فرما دے جس سے تیرا کوئی نقصان نہیں۔

جب لوگوں نے احرام باندھ کر "لَبَّیْکَ" کہا تو وہ خاموش تھا میں نے کہا تم "لَبَّیْکَ" کیوں نہیں کہتے؟ اس نے کہا، مجھے ڈر ہے کہ میں کہوں "لَبَّیْکَ" اور وہ فرمائے "لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ وَلَا اَسْمَعُ کَلَامَکَ وَلَا اَنْظُرُ اِلَیْکَ" یعنی نہ تیری لبیک قبول ہے اور نہ سعدیک اور نہ میں تیرا کلام سنوں اور نہ تیری طرف دیکھوں۔

پھر وہ چلا گیا تو میں نے اس کو سارے راستہ میں کہیں نہ دیکھا منٰی پہنچ کر دیکھا کہ وہ کچھ عربی اشعار پڑھ رہا تھا جن کا ترجمہ ہے،

(۱) بے شک وہ محبوب جس کو میرا خون پسندیدہ ہے تو میرا خون اس کے لئے حلال ہے حرم میں بھی اور اس کے باہر بھی (۲) خدا عزوجل کی قسم! اگر میری روح کو علم ہو جائے کہ وہ کس ذاتِ اقدس سے محبت کرتی ہے تو وہ قدم کے بجائے سر کے بل کھڑی ہو جائے (۳) اے مجھے ملامت کرنے والے! اس کے عشق میں مجھے ملامت نہ کر اگر تجھے وہ نظر آ جائے جو میں دیکھتا ہوں تو تو کبھی بھی مجھے ملامت نہ کرے (۴) لوگ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں اگر وہ اللہ عزوجل کا طواف

کرتے تو حرم سے بھی بے نیاز ہو جاتے (۵) لوگوں نے عید کے دن بھیڑ، بکریوں اور اونٹوں کی قربانی کی اور محبوب نے اس دن میری جان کی قربانی کی (۶) لوگوں کا حج ہو ا ہے اور میرا حج بذات خود میرا محبوب ہے لوگوں نے قربانیاں ہدیہ کیں اور میں نے اپنی جان اور اپنے خون کی قربانی کا تحفہ پیش کیا۔

پھر وہ گڑگڑا کر عرض گزار ہوا! اے اللہ عزوجل! لوگوں نے قربانیاں کیں اور تیرا تقرب حاصل کیا اور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں جس کے ساتھ میں تیرا تقرب حاصل کروں، سوائے اپنی جان کے، تو اس کو تیری بارگاہ میں نذر کرتا ہوں تو اسکو قبول فرما پھر اُس نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گرا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر یکایک غیب سے یہ صدا سنائی دینے لگی، "یہ اللہ عزوجل کا پیارا ہے جو اللہ عزوجل کے عشق کی تلوار سے قتل ہوا ہے" پھر میں نے اس کی تجہیز و تکفین کی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (روض الریاحین)

کیا نذر کریں جاناں، کیا چیز ہماری ہے ۔۔۔ یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

⑤ پُراسرار حاجی

حضرت سیدنا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے میدانِ عرفات میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نہایت درد و سوز کے ساتھ روتے ہوئے عربی میں یہ اشعار پڑھ رہا ہے ترجمہ یہ ہے:

(۱) وہ ذات ہر عیب سے پاک ہے اگر ہم اپنی آنکھوں سے کانٹوں اور گرم سوئیوں پر بھی اس کو سجدہ کریں تو پھر بھی اس کی نعمتوں کا حق دسواں حصہ بلکہ دسویں کا دسواں نہیں بلکہ اس کا بھی دسواں حصہ حق ادا نہ ہو (۲) اے پاک ذات! میں نے کتنی مرتبہ لغزشیں کیں اور کبھی اپنی لغزشوں اور نافرمانیوں میں تجھے یاد نہ کیا اور اے میرے مالک عزوجل! تو ہمیشہ مجھے ذرہ ذرہ یاد فرماتا رہا (۳) میں نے کتنی مرتبہ گناہوں کے وقت جہالت سے اپنا پردہ فاش کیا اور تو نے ہمیشہ مجھ پر لطف و کرم کیا اور اپنے حلم کے ساتھ میری پردہ پوشی فرمائی۔

حضرت سیدنا بشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا جب میں نے اُس کو نہ دیکھا تو لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون تھا؟ تو کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ حضرت ابو عبیدہ خواص رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے خواص (یعنی خوبیوں) میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے ستر برس تک خوفِ خدا عزوجل کے سبب آسمان کی طرف منہ نہیں اٹھایا رحمۃ اللہ علیہ

(روض الریاحین)

بے نوا مفلس و محتاج و گدا کون؟ کہ میں ۔۔۔ صاحب جود و کرم وصف ہے کس کا؟ تیرا

⑥ بغیر حج کئے حاجی!

حضرت سیدنا ربیع بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی، ہم دونوں ایک قافلہ کے ساتھ حج کے لیے جا رہے تھے جب ہم کوفہ میں پہنچے تو میں ضروریاتِ سفر خریدنے کے لیے بازاروں میں پھر رہا تھا میں نے دیکھا کہ ایک ویران سی جگہ پر ایک خچر مرا ہوا پڑا تھا اور ایک عورت جس کے کپڑے بہت پرانے اور بوسیدہ ہو چکے تھے وہ چاقو سے اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر ایک ٹوکری میں رکھ رہی تھی میں نے خیال کیا کہ یہ مردار گوشت لے جا رہی ہے اس پر خاموش نہیں رہنا چاہیئے ممکن ہے کہ یہ کوئی بھٹیاری عورت ہو کہ یہی پکا کر لوگوں کو کھلا دے میں چپکے سے اس کے پیچھے ہو لیا۔

وہ عورت ایک بڑے مکان میں جس کا دروازہ بھی اونچا تھا پہنچی اور دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی، کون ہے؟ اس نے کہا، کھولو میں ہی بدحال ہوں دروازہ کھلا اور اس میں سے چار لڑکیاں آئیں جن سے بدحالی اور مصیبت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے اس عورت نے اندر جا کر وہ ٹوکری ان لڑکیوں کے سامنے رکھ دی اور روتے ہوئے کہا کہ اس کو پکالو اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اختیار ہے لوگوں کے دل اسی کے قبضے میں ہیں۔

وہ لڑکیاں اس گوشت کو کاٹ کاٹ کر آگ پر بھوننے لگیں مجھے سخت رنج ہوا میں نے باہر سے آواز دی اے اللہ عزوجل کی بندی! خدا کے لئے اس کو نہ کھانا وہ بولی تو کون ہے؟ میں نے کہا، میں ایک پردیسی آدمی ہوں، بولی، اے پردیسی! ہم خود ہی مقدر کے قیدی ہیں۔ تین سال سے ہمارا کوئی معین و مددگار نہیں اب تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟

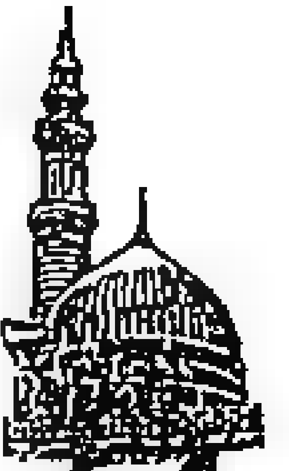
میں نے کہا، مجوسیوں کے ایک فرقہ کے سوا کسی مذہب میں مردار کا کھانا جائز نہیں وہ بولی، ہم خاندانِ نبوت کے شریف (سید) ہیں ان لڑکیوں کا باپ بڑا نیک تھا وہ اپنے ہی جیسوں سے ان کا نکاح کرنا چاہتا تھا اس کی نوبت نہ آئی اور اس کا انتقال ہو گیا جو ترکہ اس نے چھوڑا تھا وہ ختم ہو گیا ہمیں معلوم ہے کہ مردار کھانا جائز نہیں لیکن حالتِ اضطرار میں جائز ہو جاتا ہے اور ہمارا چار دن کا فاقہ ہے۔

سید گھرانے کے ان حالات کو سن کر مجھے رونا آ گیا اور میں روتے ہوئے انتہائی بے چینی کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا بھائی کے پاس آ کر میں نے بھائی سے کہا کہ میرا ارادہ حج کا نہیں ہے اس نے مجھے بہت سمجھایا اور حج کے فضائل بتائے کہ حاجی ایسی حالت میں لوٹتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا وغیرہ وغیرہ۔

مگر میں نے باہر اپنے کپڑے، احرام کی چادریں اور جو سامان میرے ساتھ تھا جس میں چھ سو درہم نقد بھی تھے سب لیا اور چلا بازار آ کر ایک سو درہم کا آٹا اور ایک سو درہم کا کپڑا خریدا اور باقی چار سو درہم آٹے میں چھپا دیئے اور ساداتِ کرام کے گھر پہنچا اور سب سامان کپڑے اور آٹا وغیرہ ان کو پیش کر دیا اس عورت نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس طرح دعا دی:

"اے ابن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ! اللہ عزوجل تیرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کرے اور تجھے حج کا ثواب اور اپنی جنت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کا ایسا بدل عطا فرمائے جو تجھ پر بھی ظاہر ہو جائے"۔ سب سے بڑی لڑکی نے دعا دی: "اللہ عزوجل تیرا اجر دگنا کرے اور تیرے گناہ معاف فرمائے"۔ دوسری نے اس طرح دعا دی: "اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بہت زیادہ عطا فرمائے جتنا تو نے ہمیں دیا" تیسری نے دعا دیتے ہوئے کہا: "اللہ عزوجل ہمارے نانا جان رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرا حشر کرے" چوتھی نے جو سب سے چھوٹی تھی اس نے یوں دعا دی: "اے اللہ عزوجل! جس نے ہم پر احسان کیا تو اس کا نعم البدل اس کو جلدی عطا کر اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما"

حجاج کا قافلہ روانہ ہو گیا اور میں کوفہ ہی میں مجبوراً پڑا رہا یہاں تک کہ وہ سب لوگ حج سے فارغ ہو کر واپس بھی آ گئے مجھے خیال تھا کہ ان حجاج کا استقبال کروں اور ان سے اپنے لئے دعا کراؤں کہ کسی مقبول کی دعا میرے حق میں قبول ہو جائے جب حجاج کا قافلہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا تو مجھے اپنے حج کی سعادت سے محروم



جانے پر بہت افسوس ہوا اور میرے آنسو نکل آئے۔

جب میں ان حاجیوں سے ملا تو میں نے کہا، "اللہ تعالیٰ تمہارا حج قبول فرمائے اور تمہارے اخراجات کا بدل عطا فرمائے۔" ان میں سے ایک نے کہا کہ "یہ دعا کیسی؟" میں نے کہا، "ایسے شخص کی دعا جو دروازہ تک پہنچ کر حاضری سے محروم رہا ہو۔" وہ کہنے لگا، بڑے تعجب کی بات ہے اب تو وہاں جانے سے انکار کرتا ہے، کیا تو ہمارے ساتھ عرفات کے میدان میں نہیں تھا؟ کیا تو نے ہمارے ساتھ شیطان کو کنکریاں نہیں ماری تھیں؟ اور کیا تو نے ہمارے ساتھ طواف نہیں کئے؟ میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یہ اللہ عزوجل کا لطف و کرم ہے۔

اتنے میں میرے شہر کے حاجیوں کا قافلہ بھی آگیا، میں نے ان سے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری سعی مشکور فرمائے اور تمہارا حج قبول فرمائے، وہ بھی یہی کہنے لگے کہ تو ہمارے ساتھ عرفات میں نہ تھا؟ یا رمی جمرات نہیں کی؟ اب انکار کرتا ہے! ان میں سے ایک شخص آگے بڑھتا ہوا میرے قریب آیا اور کہا کہ بھائی اب انکار کیوں کرتے ہو؟ کیا بات ہے آخر تم ہمارے ساتھ مکہ شریف میں نہیں تھے یا مدینۂ پاک میں نہیں تھے؟ یہ دیکھو تمہارے ساتھ ہونے کی دلیل کہ جب ہم روضۂ اطہر کی زیارت کر کے باب جبریل علیہ السلام سے باہر آرہے تھے تو اس وقت بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے تم نے یہ تھیلی مجھے بطورِ امانت دی تھی، جس کی مہر پر لکھا ہوا ہے:

مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ   یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے نفع پاتا ہے

یہ لو اپنی تھیلی حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا عزوجل کی قسم! میں نے اس تھیلی کو اس سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہ تھا، میں نے تھیلی لے کر اپنے پاس رکھ لی، عشاء کی نماز پڑھ کر اپنا وظیفہ پورا کیا اور اسی سوچ میں جاگتا رہا کہ آخر یہ قصہ کیا ہے! اسی میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں نے مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا اور دست بوسی کی، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرماتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور فرمایا،

اے ربیع! آخر ہم کتنے گواہ اس پر قائم کریں کہ تو نے حج کیا تو مانتا ہی نہیں، سن! بات یہ ہے کہ جب تو نے اس خاتون پر، جو میری اولاد میں سے تھی احسان کیا اور اپنا زادِ راہ ایثار کر کے اپنا حج ملتوی کر دیا تو میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ وہ اس کا نعم البدل تجھے عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ تیری صورت پر پیدا فرمایا اور حکم دیا کہ وہ قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کیا کرے اور دنیا میں تجھے یہ عوض دیا کہ چھ سو درہم کے بدلے چھ سو دینار (سونے کی اشرفیاں) عطا فرمائیں تو اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر حضور فیض گنجور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی الفاظ ارشاد فرمائے کہ مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ (یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے نفع پاتا ہے) ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں سو کر اٹھا اور اس تھیلی کو کھولا تو اس میں چھ سو اشرفیاں تھیں۔ (رشفۃ الصادی)

تیرے قدموں کا تبرک یدِ بیضائے کلیم
تیرے ہاتھوں کا دیا فضلِ مسیحائی ہے

(۷) شیخ شبلی رضی اللہ عنہ کا حج

حضرت سیدنا شبلی رحمۃ اللہ علیہ جب عرفات میں پہنچے تو بالکل چپ رہے سورج غروب ہونے تک کوئی لفظ بھی منہ سے نہ نکالا جب وہاں سے منٰی کی طرف چلے اور مُزدَلِفہ کے نشانات سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے روتے ہوئے انہوں نے چند اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

(۱) میں چل رہا ہوں اس حال میں کہ میں نے اپنے دل پر تیری محبت کی مہر لگا دی تاکہ اس دل پر تیرے سوا کسی کا گزر نہ ہو (۲) اے کاش! مجھ میں یہ استطاعت ہوتی کہ میں اپنی آنکھوں کو بند رکھتا اور اس وقت تک کسی کو نہ دیکھتا جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا (۳) اہلِ محبت میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو ایک ہی کے ہو کر رہتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں دوسرے کی بھی شرکت ہوتی ہے (۴) جب آنکھوں سے آنسو نکل کر رخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کون بناوٹی رونا رو رہا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ (رَوضُ الرَّیاحِین)

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

(۸) چھ لاکھ میں سے صرف چھ

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ جوہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال میں عرفات کے میدان میں تھا میری ذرا سی آنکھ لگی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا ہے؟

اس نے جواب دیا کہ چھ لاکھ آدمیوں نے! مگر ان میں سے قبول صرف چھ ہی آدمیوں کا ہوا ہے۔ یہ بات سن کر مجھے بہت رنج ہوا دل چاہا کہ اپنی حالت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دوں اتنے میں پہلے فرشتے نے دوسرے سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ جن کا حج قبول نہیں ہوا کیا معاملہ کیا؟ دوسرے فرشتے نے کہا کہ کریم عزوجل نے نظرِ کرم فرمائی اور چھ مقبولین کے طفیل چھ لاکھ کا حج بھی قبول فرما لیا ہے اور یہ اللہ عزوجل کا فضل ہے اور وہ اپنا فضل جسے چاہے عطا فرمائے وہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔ (رَوضُ الرَّیاحِین)

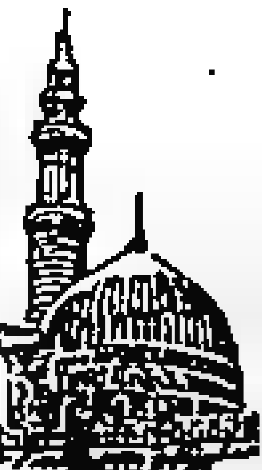
اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمتِ بے کس نواز کا

(۹) غیبی انگور

حضرت سیدنا لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کے لیے پیدل چلتا ہوا مکہ مکرمہ پہنچا عصر کی نماز کے وقت جبلِ ابی قبیس[1] پر گیا تو وہاں ایک بزرگ کو دیکھا کہ بیٹھے دعائیں مانگ رہے ہیں اور یَارَبِّ یَارَبِّ اتنی مرتبہ کہا کہ دم گھٹنے لگا پھر اسی طرح لگا تار یَارَبَّاہ یَارَبَّاہ کہا پھر اسی طرح ایک سانس میں یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ کہا پھر اسی طرح یَا حَیُّ یَا حَیُّ کہا پھر اسی طرح یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ پھر یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ پھر یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن کہتے رہے اس کے بعد کہا،

---

[1] جبلِ ابی قبیس مسجدِ حرام کے باہر رکنِ اسود کے مقابل ہے کہا جاتا ہے یہ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ معجزہ شقُّ القمر یہیں ظہور پذیر ہوا تھا (وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم) عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سگِ مدینہ عفی عنہ



اللہ عزوجل! میرا انگوروں کو دل چاہتا ہے وہ عطا فرما اور میری چادریں پرانی ہو گئی ہیں۔

سیدنا لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خدا کی قسم! اسی وقت میں نے ان کے پاس ایک ٹوکری انگوروں سے بھری ہوئی رکھی دیکھی حالانکہ اس وقت روئے زمین پر کہیں انگور نہیں تھے اور ساتھ ہی دو نئی چادریں رکھی ہوئی دیکھیں جب وہ کھانے لگے تو میں نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ کھاؤں گا۔ فرمایا، کیوں؟ میں نے کہا، اس لیے کہ جب آپ دعا فرما رہے تھے تو میں آمین آمین کہہ رہا تھا فرمایا، اچھا آؤ اور کھاؤ لیکن کچھ ساتھ نہ لے جانا میں نے آگے بڑھ کر ان کے ساتھ انگور کھانے شروع کر دیئے وہ انگور ایسے عجیب ولذیذ تھے کہ میں نے ان جیسے انگور ہرگز کبھی نہیں کھائے تھے ان میں بیج بھی نہ تھا میں نے خوب پیٹ بھر کر کھائے مگر لطف یہ کہ ٹوکری میں کچھ کمی نہ ہوئی پھر وہ فرمانے لگے کہ ان دونوں چادروں میں سے ایک پسند کر لے میں نے کہا کہ چادر کی مجھے ضرورت نہیں ہے فرمایا، اچھا ذرا سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ میں ان کو پہن لوں میں ایک طرف ہٹ گیا تو انہوں نے ایک تو تہبند کے طور پر باندھ لی اور دوسری اوڑھ لی اور جو چادریں پہلے سے پہنے ہوئے تھے ان کو ہاتھ میں لے کر پہاڑ کے نیچے اترے میں بھی پیچھے ہو لیا جب صفا و مروہ کے درمیان پہنچے تو ایک سائل نے عرض کیا،

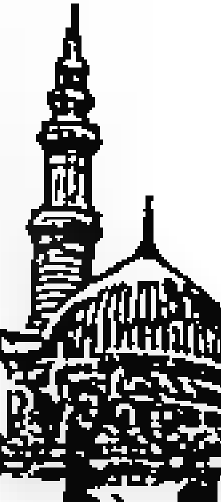
اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہ کپڑا مجھے پہنا دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کا حلہ پہنائے تو انہوں نے وہ دونوں چادریں اس کو دے دیں میں نے اس سائل کے پاس جا کر اس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اس نے کہا، "حضرت سیدنا امام جعفر صادق ہیں" میں نے پھر ان کو ڈھونڈا تاکہ ان سے کچھ سنوں اور نفع حاصل کروں مگر افسوس! میں ان کو نہ پا سکا رضی اللہ عنہ۔ (روض الریاحین)

کیوں کہوں بے کس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں ~~~ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا ~~~ (ذوق نعت)

کیوں کرے میرے کام نہیں غیب سے حسن رضی اللہ عنہ ~~~ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا (ذوق نعت)

(۱۰) امدادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نوجوان طوافِ کعبہ کرتے ہوئے فقط درود شریف ہی پڑھ رہا تھا کسی نے اس سے کہا کیا تجھے کوئی اور دعائے طواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اس نے کہا، ہاں دعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حج کے لیے نکلے تھے تو میرے والد راستہ میں بیمار پڑ گئے اور مر گئے تو کچھ وقت کے بعد ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا آنکھیں پھر گئیں اور پیٹ پھول گیا میں بہت رویا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون افسوس! میرے والد مسافری کے عالم میں وطن سے دور جنگل میں انتقال کر گئے جب رات ہو گئی تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک حسین و جمیل ہستی کی زیارت کی جو سفید لباس میں ملبوس تھے اور خوشبو سے مہک رہے تھے انہوں نے میرے والد صاحب کی میت کے قریب تشریف لا کر اپنا نورانی ہاتھ ان کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا دیکھتے ہی دیکھتے میرے مرحوم باپ کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہو گیا اور پیٹ بھی اصلی حالت پر آ گیا جب وہ بزرگ واپس جانے لگے تو میں نے ان کا دامنِ اقدس تھام لیا اور عرض کی،



اے میرے سردار! آپ کو اُس کی قسم جس نے آپ کو اس جنگل میں میرے والدِ مرحوم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے آپ کون ہیں؟

تو آپ نے فرمایا، تو ہمیں نہیں پہچانتا؟ ہم تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں تیرا یہ باپ بہت گنہگار تھا مگر یہ ہم پر دُرود شریف بہت پڑھتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازِل ہوئی تو اس نے ہم سے فریاد کی لہٰذا ہم نے اِس کی فریاد رسی کی ہے اور ہم ہر اُس شخص کی فریاد رسی کرتے ہیں جو اس دُنیا میں ہم پر زیادہ دُرُود بھیجتا ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (روض الرّیاحین)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش)

⑪ دیکھو! مدینہ آگیا

حضرتِ سیّدنا ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں شدّتِ پیاس سے بے تاب ہو کر گر پڑا، تو کسی نے میرے مُنہ پر پانی چھڑکا، میں نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھا کہ ایک حسین شخص خوبصورت گھوڑے پر سوار کھڑا ہے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ سوار ہو جاؤ ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ اُنہوں نے کہا دیکھو کیا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا یہ تو مدینہ منوّرہ ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا اُترو اور جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرو اور یہ بھی عرض کرنا کہ خضر علیہ السلام نے بھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ علیہ السلام (روض الرّیاحین)

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

⑫ سبز گھوڑے سوار

حضرتِ سیّدنا شیخ ابو عمران واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکّہ مکرّمہ سے سُوئے مدینہ منوّرہ، سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ فائض الانوار کے دیدار کی نیّت سے چلا، راستہ میں مجھے اتنی سخت پیاس لگی کہ میں اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا اور اُسی مایوسی کی حالت میں ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا، دفعۃً سبز لباس میں ملبوس ایک سوار سبز گھوڑے پر نمودار ہوئے اور میرے پاس آگئے اُن کے گھوڑے کی لگام اور زین بھی سبز تھی نیز اُن کے ہاتھ میں پیالہ بھی سبز اور اُس میں شربت بھی سبز رنگ ہی کا تھا وہ انہوں نے مجھے دیا اور فرمایا پیو! میں نے تین سانس میں پیا مگر اُس پیالہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا پھر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا، مدینہ منوّرہ تاکہ نبیِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ساتھیوں حضرتِ سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمتِ سراپا عظمت میں سلام عرض کروں۔

تو فرمایا جب تم وہاں پہنچو اور حضور سراپا نور شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرتِ سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمتِ بابرکت میں سلام عرض کر لو تو ان تینوں بلند و بالا ہستیوں سے عرض کرنا کہ رضوان (داروغۂ جنّت فرشتہ، خازنِ جنّت) بھی آپ حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے۔ (روض الرّیاحین)

جاں بلب ہوں جاں بلب پر رحم کر اے لبِ عیسیٰ علیہ السلام دوراں الغیاث (حدائقِ بخشش)

⑬ بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ملک یمن کے شہر صنعاء سے بارادۂ حج چلا تو شہر کے بہت سے لوگ مجھے رخصت کرنے کے لیے شہر سے

باہر تک آئے ان میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تم مدینہ منورہ پہنچو تو میری طرف سے بھی حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمت میں سلام عرض کر دینا۔

جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس آدمی کا سلام پہنچانا بھول گیا جب مدینہ منورہ سے رخصت ہو کر ذوالحلیفہ پہنچا اور احرام باندھنے کا ارادہ کیا، تو مجھے اس آدمی کا سلام پہنچانا یاد آیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے واپس آنے تک میرے اونٹ کا خیال رکھنا مجھے مدینہ طیبہ ایک ضروری کام کے لیے جانا پڑ گیا ہے ساتھیوں نے کہا کہ اب قافلہ کی روانگی کا وقت ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر تم قافلہ سے جدا ہو گئے تو پھر اس قافلہ کو مکہ معظمہ تک بھی نہ پاسکو گے میں نے کہا تو پھر میری سواری کو بھی اپنے ساتھ لیتے جانا

چنانچہ میں واپس مدینہ منورہ آیا اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اس شخص کا سلام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے تاجدار اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی خدمت بابرکت میں پیش کیا رات ہو چکی تھی میں مسجد شریف سے باہر نکلا تو ایک شخص ذوالحلیفہ کی طرف سے آتا ہوا ملا میں نے اس سے قافلہ کے متعلق پوچھا اس نے بتایا کہ قافلہ روانہ ہو چکا ہے میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شریف میں لوٹ آیا اور خیال کیا کہ کسی دوسرے قافلہ کے ساتھ چلا جاؤں گا اور سو گیا۔

آخر شب میں میں نے تاجدار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی زیارت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہی وہ شخص ہے حضور اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا، "ابوالوفاء" میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری کنیت تو ابوالعباس ہے فرمایا، تم ابوالوفاء (یعنی وفادار) ہو" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد حرام (یعنی مکہ مکرمہ) میں رکھ دیا میں نے مکہ معظمہ میں آٹھ دن تک قیام کیا اس کے بعد میرے ساتھیوں کا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا۔ رحمۃ اللہ علیہ

(روض الریاحین)

عزیزوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے   بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم (حدائق بخشش)

۱۴ دستِ مبارک کا نظارہ

حضرت الشیخ السید احمد الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ روضۂ انور پر حاضر ہوئے تو عربی میں دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے،

(۱) دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس میں بھیجا کرتا تھا، تو وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارکہ کو چوما کرتی تھی (۲) اور اب بدن کے ساتھ حاضر ہو کر ملنے کی باری آئی ہے تو اپنا دست مبارک دراز فرمائیے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔ جونہی اشعار ختم ہوئے دست انور قبر منور سے باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔

(الحاوی للفتاوی)

واہ! کیا جود و کرم ہے شہ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم تیرا   "نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

۱۵ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ

حضرت السید نور الدین الایجی رحمۃ اللہ علیہ جب روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے تو عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو جتنے لوگ اُس وقت وہاں حاضر تھے اُن سب نے سُنا کر روضۂ انور سے جواب آیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ (یعنی اور تجھ پر سلام ہو اے میرے بیٹے!) (اَلحاوی للفتاوٰی)

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت ۔ ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو (ذوقِ نعت)

۱۶ جوابِ سلام آیا

حضرت شیخ ابو نصر عبد الواحد بن عبد الملک بن محمد بن ابو سعید الصوفی الکرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فارغ ہو کر مدینۂ منورہ روضۂ انور پر حاضر ہوا حجرہ شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت شیخ ابو بکر الدیار بکری تشریف لائے اور چہرۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، تو میں نے اور تمام حاضرین نے سُنا کر روضۂ شریفہ کے اندر سے آواز آئی، وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَبَا بَکْرٍ! (اَلحاوی للفتاوٰی)

وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام
اِس جوابِ سلام کے صدقے، تاقیامت ہوں بے شمار سلام

۱۷ عُشّاق پر کرم

حضرت سیدنا ابو الحسن بنان الحمال فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض دوستوں نے ہمیں بتایا کہ مکۂ مکرمہ میں ایک بزرگ جو ابن ثابت کے نام سے مشہور تھے رہتے تھے متواتر ساٹھ سال تک وہ ہر سال فقط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرنے کی نیت سے مدینۂ منورہ حاضر ہوتے رہے ایک سال کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تو ایک دن اُنہوں نے اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے کچھ غنودگی کی حالت میں حضورِ اکرم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے،

ابنِ ثابت! تم ہماری زیارت کو نہ آئے تو ہم تمہاری زیارت کو آگئے (اَلحاوی للفتاوٰی)

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آگیا ۔ خود آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرف

۱۸ قابلِ رشک موت

ایک عورت نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے حضورِ اکرم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کرا دو تو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے لیے پردہ اُٹھا دیا۔

وہ خاتون (زیارت کر کے اس قدر) روئی کہ وہیں اُس کا انتقال ہو گیا رضی اللہ عنہا (شفا شریف)

اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت ۔ خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو (ذوقِ نعت)

۱۹ میں سرکار کے پاس آیا ہوں

حضرت سیدنا داؤد بن ابی صالح علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دن خلیفہ مروان تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوا تو اُس نے ایک شخص کو قبرِ منور پر منہ رکھے ہوئے دیکھا تو اُس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ وہ شخص بولا ہاں جانتا

ہوں؟ کہ کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ میزبانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ باعظمت میں حاضر ہوا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا اور میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ دین پر اُس وقت نہ روؤ جب کہ اس کا والی اہل ہو لیکن اُس وقت ضرور روؤ جب کہ اس کا والی نااہل ہو۔ (المستدرک للحاکم)

عشاقِ روضہ سجدے میں سُوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے (حدائقِ بخشش)

(۲۰) روضۂ پاک سے بشارت

حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ فائض الانوار میں جلوہ گری کے تین روز بعد ایک بَدْو حاضر ہوا اور اپنے آپ کو قبرِ منور پر گرا دیا اور اس کی خاکِ پاک اپنے سر پر ڈالی اور یوں عرض گزار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو کچھ آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے سُنا ہے وہ ہم نے آپ سے سُنا ہے (اور وہ یہ ہے) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ پ۵ ع۹

ترجمہ: اور اگر جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ عزوجل سے معافی چاہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ عزوجل کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنزالایمان)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کئے ہیں) اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں، قبرِ انور سے آواز آئی، قَدْ غُفِرَ لَکَ یعنی تحقیق تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔ (جذب القلوب)

عیب محشر میں کھلا ہی چاہتے تھے بیں زنار
ڈھک کے پردہ اپنے دامن کا چھپایا شکریہ
شکریہ کیونکر ادا ہو آپ کا یامصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم!
کہ پڑوسی خلد میں اپنا بنایا شکریہ

(۲۱) سرکار نے کھانا بھجوایا

حضرت سیدنا امام ابوبکر بن مقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سیدنا طبرانی اور حضرت سیدنا ابو الشیخ رحمہم اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ میں حاضر تھے دو دن تک کھانا نہیں ملا تھا بھوک سے بدحال تھے جب عشاء کا وقت آیا تو میں روضۂ پاک پر حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اَلْجُوْع! یعنی اے اللہ کے رسول! بھوک!

میں نے اس کے سوا اور کچھ زبان سے نہ کہا اور لوٹ آیا میں اور ابوالشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھے ہوئے کسی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے، اتنے میں کسی نے ہمارے مکان پر دستک دی ہم نے جب دروازہ کھولا تو ایک علوی صاحب اپنے دو غلاموں کے ہمراہ تشریف لائے، دونوں کے پاس کھانے سے بھری ہوئی ایک ایک ٹوکری تھی۔ وہ علوی بزرگ کہنے لگے، شاید آپ حضرات نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھوک کی شکایت کی ہے۔ کیونکہ میں نے خواب میں سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات کے بارے میں فرمارہے تھے "ان کو کھانا کھلاؤ"

بہر حال اُنہوں نے ہمارے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور جو کچھ بچ گیا وہ اُنہوں نے ہمیں دیدیا اور تشریف لے گئے (جذب القلوب)

○ سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں — سُلطان وگدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

۲۲ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی عطا فرمائی

حضرتِ سیدنا ابن الجلاء فرماتے ہیں کہ میں مدینۂ منورہ میں حاضر ہوا اور مجھ پر دو ایک فاقے گزرے سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر عرض کی: اَنَا ضَیْفُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا مہمان ہوں۔

پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا والیٔ دو جہاں رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی اور میں خواب ہی میں کھانے لگا ابھی آدھی ختم کی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی مزید آدھی ابھی ہاتھ میں باقی تھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جذب القلوب)

؎ منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے — جس کو مری سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکڑا نہ ملا ہو (ذوقِ نعت)

۲۳ میں آپ کا مہمان ہوں

حضرتِ سیدنا ابوبکر اقطع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینۂ پاک حاضر ہوا پانچ روز فاقے میں گزر گئے کوئی چیز چکھنے تک کو نہ ملی چھٹے روز روضۂ مبارک پر حاضر ہو کر عرض کی، اَنَا ضَیْفُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا مہمان ہوں۔ اِس کے بعد خواب میں دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ، سکونِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں آپ کی دائیں طرف حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں طرف حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سامنے حضرتِ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں حضرتِ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم مجھ سے فرما رہے ہیں، "اُٹھ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں" میں نے اُٹھ کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مُبارک کو چُوما سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روٹی عطا فرمائی میں کھانے لگا جب بیدار ہوا تو روٹی کا ٹکڑا ابھی تک میرے ہاتھ میں موجود تھا (جذب القلوب)

؎ آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں — ہم غلاموں کو ملیں خوانِ مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم!

۲۴ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے درہم عطا فرمائے

حضرتِ سیدنا احمد بن محمد صوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا یہاں تک کہ میری کھال سب گل گئی بالآخر میں مدینۂ منورہ حاضر ہوا اور میں نے بے کسوں کے دلوں کے چین سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں سلام عرض کیا اور سوگیا مجھے شاہِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، "احمد! تو آگیا، دیکھ تیرا کیا حال ہو گیا ہے!" میں نے عرض کیا، اَنَا جَائِعٌ اَنَا ضَیْفُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھوکا ہوں میں آپ کا مہمان ہوں۔ سرکارِ دو جہاں مالکِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "ہاتھ کھول!" جب میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو اس میں چند درہم تھے جب آنکھ کھلی تو وہ درہم میرے ہاتھ میں موجود تھے میں نے بازار سے جا کر روٹی اور فالودہ خرید کر کھایا۔ (جذب القلوب)

؎ منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی — دُوری قبول وعرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

۶۵ امامِ اہلسنّت اور دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین و ملّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ زبردست عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متبحر عالم تھے کم و بیش پچاس علوم پر دسترس رکھتے تھے علمائے حرمین طیبین نے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد کہا آپ نے دین کو باطل کی آمیزش سے پاک کر کے احیائے سنّت کے لیے زبردست کام کیا ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں جو شمعِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدھم پڑتی جارہی تھی اُسے ازسرِ نو فروزاں کیا آپ بلاشک فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے بارہا مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تھے۔

دُوسری بار جب مدینۂ پاک کی حاضری ہوئی تو بیداری میں زیارت کی حسرت لیے مواجہہ شریف میں پوری رات حاضر ہو کر درودِ پاک کا ورد کرتے رہے پہلی رات کی قسمت میں یہ سعادت نہ تھی دُوسری رات آگئی تو مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے اور دردِ فراق سے بے تاب ہو کر ایک نعتیہ غزل پیش کی جس کے چند اشعار یہ ہیں: ؎

وُہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قدسی — کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں — مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں — دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا علیہ الرحمۃ — تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

مقطع میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ازراہِ تواضع اپنے آپ کو "کُتّا" فرمایا ہے۔ لیکن میں نے ادباً اس جگہ "شیدا" لکھ دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ آپ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں درُود و سلام پیش کرتے رہے آخر کار راحتُ العاشقین مرادُ المشتاقین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عاشقِ حقیقی کے حالِ زار پر خاص کرم فرمایا انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور ...... قسمت انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی نقاب رُخ اُٹھ گیا خوش نصیب عاشق نے عین بیداری میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا چشمانِ سر سے دیدار کیا۔

؎
شربتِ دید نے اِک آگ لگائی دل میں — تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے — تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا
سجدہ کرتا اگر اس کی اجازت ہوتی — کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا عزوجل نے نہ دیا

استعمال میں آنے والے بعض عربی الفاظ

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
وَاحِدٌ	ایک	مِائَةٌ	سو	سَیَّارَةٌ	موٹر	أَخُوِیْ	میرا بھائی
اِثْنَیْنِ	دو	مِائَتَیْنِ	دو سو	طَیَّارَةٌ	ہوائی جہاز	أَبُوِیْ	میرا باپ
ثَلَاثٌ	تین	أَلْفٌ	ہزار	عَرَبِیَّةٌ	گاڑی	أُمِّیْ	میری ماں
أَرْبَعٌ	چار	مُوْیَا	پانی	عَرَبَجِیٌّ	گاڑی بان	أُخْتِیْ	میری بہن
خَمْسٌ	پانچ	حَبْلٌ	رسی	بَابٌ	دروازہ	خَادِمٌ	نوکر
سِتٌّ	چھ	فِرَاشٌ	بستر	فُلُوْسٌ	پیسہ	کُوْفِیَّةٌ	ٹوپی
سَبْعٌ	سات	ثَلْجٌ	برف	مَوْزٌ	کیلا	عِمَامَةٌ	پگڑی
ثَمَانِیَةٌ	آٹھ	خُبْزٌ	خمیری روٹی	بُرْتُقَالٌ	نارنگی	ثَوْبٌ	پیرہن
تِسْعٌ	نو	عَیْشٌ	روٹی	تِیْنٌ	انجیر	قُمَاشٌ	کپڑا
عَشْرٌ	دس	عَیْشٌ إِفْرَنْجِیٌّ	ڈبل روٹی	لَوْزٌ	بادام	مِنْدِیْلٌ	رومال
أَحَدَ عَشَرَ	گیارہ	بَیْضٌ	انڈا	حَبْحَبٌ	تربوز	إِحْرَامٌ	بڑا رومال
اِثْنَا عَشَرَ	بارہ	رُزٌّ	چاول	تُفَّاحٌ	سیب	مِلْعَقَةٌ	چمچہ
عِشْرِیْنَ	بیس	لَحْمٌ	گوشت	سُوْقٌ	بازار	صَحْنٌ	رکابی
ثَلٰثِیْنَ	تیس	دَقِیْقٌ	آٹا	بَابُوْرٌ	جہاز	دَجَاجَةٌ	مرغی
أَرْبَعِیْنَ	چالیس	بَصَلٌ	پیاز	بَحْرٌ	دریا	نَامُوْسٌ	مچھر
خَمْسِیْنَ	پچاس	عَدَسٌ	مسور	سَاعَةٌ	گھڑی، گھنٹہ	نَارٌ	آگ
سِتِّیْنَ	ساٹھ	بَقْلٌ	ترکاری	دَقِیْقَة (دَکِیکَه)	منٹ	فَحْمٌ	کوئلہ
سَبْعِیْنَ	ستر	شَارِعٌ	بڑا راستہ	خَوَائِجٌ	اسباب سامان	دَافُوْرٌ	چولھا
ثَمَانِیْنَ	اسی	جُمْرُکٌ	کسٹم	عَفْشٌ	سامان	بَطْحَا	ٹی
تِسْعِیْنَ	نوے	بَیْتٌ	گھر	قِثَّاءٌ	ککڑی	شَرِکَةٌ	کمپنی

عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
حَلِيْبٌ	دودھ	فِلْفِلٌ	مرچ	شُلْ	اٹھا	جَوَازٌ	پاسپورٹ
لَبَنٌ	دہی	نَعْنَاعٌ	پودینہ	اَلْنُجِيْ	میں جاتا ہوں	رُسُوْمٌ	ٹیکس
جَمَلٌ	اونٹ	تُنْبُوْلٌ	پان	اِسْقِ	پلایئے	اَلْيَوْمُ	آج
بَقَرَةٌ	گائے	فُوْفَلٌ	سپاری	خُذْ	لیجئے	بُكْرَةٌ	آئندہ کل
غَنَمٌ	بکری	عُلْبَةٌ	ڈبہ	شُفْ	دیکھئے	اَمْسِ	گزشتہ کل
مِرْوَشٌ	غسل خانہ	كُلْ	کھا	جِئْتُ	میں آیا	اَلْعَامُ	سال
رِجَالٌ	مرد	تَنَكَةٌ	ڈبہ	طَيِّبٌ	اچھا	ذِرَاعٌ	گز
حَرِيْمٌ	عورت	رُكَّةٌ	پانی ڈالنا	كَمْ	کتنا	شَهْرٌ	مہینہ
طِفْلٌ	بچہ	فِنْجَانٌ	پیالہ	اَيْشْ	کیا	طَرِيْقٌ	راستہ
وَلَدٌ	بیٹا	سَمْنٌ	گھی	اِنْزِلُوْا	اتر جاؤ	حَمَّالٌ	مزدور
كِبْرِيْتٌ	ماچس	مَرَقَةٌ	شوربہ	كَمْ تَأْخُذُ	کتنا لے گا	مِلْحٌ	نمک
اِبْرَةٌ	سوئی	زَلَطَةٌ	چٹنی	اَلْبَرِيْدُ	ڈاکخانہ	مَكْتَبٌ	دفتر
وَرَقٌ	کاغذ	تَمْرٌ	کھجور	بَرْقِيَّةٌ	تار	كَثِيْرٌ	بہت
ظَرْفٌ	لفافہ	كُحْلٌ	سرمہ	فَوْقَ	اوپر	جِدًّا	بہت
مَطَرٌ	بارش	تَعَالْ	آیئے	وَرَاءَ	پیچھے	شُقَّة	فلیٹ
جَرِيْدَةٌ	اخبار	اِمْشِ	چلئے	بَعِيْدٌ	دور	عِمَارَةٌ	بلڈنگ
جِدَارٌ	دیوار	وَدِّ	لے جا	قُدَّامٌ	آگے	بَاصٌ	بس
اِدَامٌ	سالن	اَعْطِ	دے	كَبِيْرٌ	بڑا	مَطَارٌ	ایئرپورٹ
بَامِيَةٌ	بھنڈی	اِشْرَبْ	پیجئے	صَغِيْرٌ	چھوٹا	قِرْطَاسٌ	کاغذ
شَائِيْ	چائے	اَرُوْحُ	میں جاتا ہوں	عَالِيْ	اونچا	زُبْدَةٌ	مکھن
فُجْلٌ	مولی	رُحْ	جا	رِبَاطٌ	مسافرخانہ	فُنْدُقٌ	ہوٹل
ثُوْمٌ	لہسن	قَرِيْبٌ	نزدیک	حَرِيْرٌ	ریشم	سَمَكٌ	مچھلی

مکتبۃ المدینہ کی معیاری کتابیں: مولانا محمد الیاس رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف

نمبر شمار	موضوع			عام قیمت
۱	خزینۂ رحمت			روپے ۲۱/-
۲	بہارِ اسلام حصہ اوّل			۲۱/-
۳	خزینۃ النسواں مع عورتوں کی نماز			۸/-
۴	فاتحہ کا طریقہ			۱/۵۰
۵	بہارِ درود شریف			۲/-
۶	تقریبات کے ناسور			۸/-
۷	بہارِ دعا			۵/-
۸	اچھے ماحول کی برکتیں			۶/-
۹	خزینۂ مسواک			۸/-
۱۰	المعلم المتعلم			۶/-
۱۱	بہارِ اسلام حصہ دوئم			زیرِ نظر
۱۲	مقامِ عورت			۱۲/-

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مایۂ ناز تصانیف

نمبر شمار	کتاب کا نام		عام ہدیہ
۱	فیضانِ سنّت (سنتوں کا روح پرور مجموعہ)		۹۰/=
۲	ضمیمۂ فیضانِ سنّت (بے شمار سنتوں کا روح پرور مجموعہ)		۶/=
۳	امر بالمعروف و نہی عن المنکر (ماخوذ از فیضانِ سنت)		۲۱/=
۴	داڑھی منڈانا حرام ہے (" " ")		۴/=
۵	فضائلِ نوافل (" " ")		۲/=
۶	سنّتِ اعتکاف (" " ")		۶/=
۷	نماز کا جائزہ (نماز کے فقہی مسائل فضائل و آداب)		۵/=
۸	تذکرۂ امام احمد رضا (سیرت مجدد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)		۲/=
۹	مکتوباتِ مدینہ (مرتب الحاج گل احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ) بی اے (امیر اہلسنت کے مختلف ممالک اور دوسرے شہروں کے لکھے ہوئے خطوط کا مجموعہ)		۶/-
۱۰	میرا سینہ مدینہ ہو (نعتوں کا مجموعہ)		۱/۵۰
۱۱	مدینے کی دھول (" " ")		۱/۵۰
۱۲	سوزِ بلال رضی اللہ عنہ (" " ")		۱/۵۰
۱۳	آرزوئے بقیع (" " ")		۴/=
۱۴	میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ (" " ")		۱/۵۰
۱۵	مثنوئ عطار (" " ")		۱/۵۰
۱۶	مدینے کی مٹھاس (" " ")		۴/=
۱۷	رحمت کے پھول (" " ")		۶/=
۱۸	آدابِ مدینہ (زائرین مدینہ اور عاشقین مدینہ کے لئے انمول سوغات)		۶/=
۱۹	شجرۂ قادریہ عطاریہ (وظائف کا مجموعہ)		۲/=

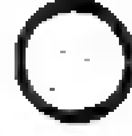
مکتبۃ المدینہ کی معیاری کتابیں

نمبر شمار	کتاب کا نام	مُصنّف		عام قیمت
۱	تحفۂ آخرت (نوافل و ظائف کا مجموعہ)	محمد توفیق قادری		۴/۰ روپے
۲	موعظۂ حسنہ	حضرت امام محمد بن ابوبکر العصفوری رحمۃ اللہ علیہ		۹/۰
۳	سُرورِ خاطر	الامام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ		۹/۰
۴	اخلاق الصالحین	حضرت مولانا ابو یوسف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ		۷/۰
۵	مدینہ ڈائری			۸/۰
۶	توحید و شرک	علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ		۴/۰
۷	رحمانی قاعدہ	قاری عبدالرحمٰن شجاع آبادی		۱/۵۰
۸	آبِ کوثر	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب		۲۱/۰
۹	مُکاشفۃ القلوب	حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مترجم علامہ مولانا عطا اللہ		۴۰/۰
۱۰	احکامِ تصویر	امام اہلسنت اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ		۶/۰
۱۱	قاطعِ لذات			۶/۰
۱۲	بابُ الجنۃ	مُرتّب الحاج گل محمد احمد قادری (بی اے) دامت برکاتہم العالیہ		۶/۰
۱۳	اوقات نماز اور شجرہ عطاریہ			۱/۵۰
۱۴	سرمایۂ آخرت	مولانا محمد رمضان علی قادری		۱۲/۰
۱۵	مُعاوِنِ تجوید			۴/۰

نمبر شمار	کتاب کا نام		عام ہدیہ
۲۰	الوصایا من المدینۃ المنورہ (امیرِ اہلسنت کی ۴۰ عدد وصیتیں)		۱/۵۰
۲۱	وسوسے اور اُن کا علاج (وسوسوں سے بچنے کا علاج)		۲/۵۰
۲۲	سفینۂ مدینہ (نعتوں کا مجموعہ)		۱/۵۰
۲۳	سحابِ مدینہ (〃 〃)		۸/۰
۲۴	مدینے کا حرم (〃 〃)		۱/۵۰
۲۵	رفیق الحرمین (حج کے مسائل پر)		۱۲/-

۷۸۶
مدینہ
۹۲

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ



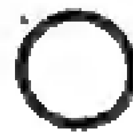
امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو البلال

مُحَمَّد اِلیاس قادری

دامت برکاتہم عالیہ کے

ایمان افروز و اصلاحی بیانات کی

کیسٹوں اور مایۂ ناز کتب کا مرکز



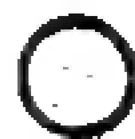
مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی۔ فون ۲۰۳۳۱۱

اسید می پرنٹرز(فون: ۲۰۳۶۸۰ کھارادر کراچی

۷۸۶
صلی اللہ
۹۲

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ



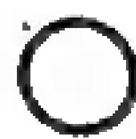
امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابُوالبلال

مُحمّد الیاسؔ قادری

دامت برکاتہم عالیہ کے

ایمان افروز و اصلاحی بیانات کی

کیسٹوں اور مایۂ ناز کتب کا مرکز



مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی۔ فون ۲۰۳۳۱۱

ایڈمی پرنٹرز (فون: ۲۰۳۶۸۰) کھارادر، کراچی